عمران سیریز
سنیک کلرز
مظہر کلیم ایم اے

گوجر خاں سے سہیل عباس مرزا لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے روحانیت پر لکھے گئے ناول بے حد پسند ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ آپ نے ایک ناول میں حروف مقطعات کے بارے میں لکھا ہے کیا آپ اس کی تشریح کریں گے۔ تاکہ مجھے ان کے بارے میں معلوم ہو سکے۔

محترم سہیل عباس مرزا صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انشاء اللہ آئندہ بھی روحانیت کے سلسلہ کے ناول شائع ہوتے رہیں گے۔ جہاں تک حروف مقطعات کا تعلق ہے تو قرآن مجید کی بعض سورتوں کے آغاز میں یہ حروف مقطعات موجود ہیں جنہیں اکٹھا پڑھنے کی بجائے علیحدہ علیحدہ حرف کی صورت میں پڑھا جاتا ہے جیسے ا۔ل۔م۔ ان کو ہی حروف مقطعات کہا جاتا ہے۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جوانا ڈائننگ ٹیبل پر اخبار اپنے سامنے پھیلائے اسے پڑھنے میں مصروف تھا وہ اور جوزف ناشتہ کر چکے تھے اور جوزف ناشتے کے بعد برتن سمیٹ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ جوانا نے اخبار کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ جوزف کو چونکہ اخبار وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے اخبار صرف جوانا ہی پڑھتا تھا اور چونکہ یہاں رانا ہاؤس میں اس کے لئے کوئی کام نہ تھا اس لئے اس نے اپنی مصروفیات اخبارات وغیرہ پڑھنے تک ہی محدود کر لی تھی۔ وہ اخبار پڑھتے پڑھتے یکلخت چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا اخبار میں سے کسی نے ہاتھ نکال کر تمہیں تھپڑ مار دیا ہے"...... اچانک جوزف نے ڈائننگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ کافی کے برتن اٹھائے ہوئے تھا کیونکہ ناشتے کے بعد وہ

دونوں اطمینان سے بیٹھ کر کافی پینے کے عادی تھے۔

"جوزف مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس ملک کی پولیس وغیرہ آخر کیا کرتی رہتی ہے۔ میں تو روزانہ اخبارات میں خبریں پڑھ پڑھ کر حیران ہوتا رہتا ہوں۔ یہاں تو نہ کسی کی عزت محفوظ ہے اور نہ جان"۔ جوانا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دنیا میں ہر قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں حیرت والی کون سی بات ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہوتے تو رہتے ہیں لیکن حکومت اور پولیس بہرحال مجرموں کو تو پکڑتی ہی ہے۔ یہاں تو مجھے آج تک ایسی کوئی خبر نظر نہیں آئی جس میں مجرموں کو پکڑے جانے کے بارے میں لکھا گیا ہو۔ بس یہی نظر آتا ہے کہ ڈاکے پڑ رہے ہیں، دہشت گردی ہو رہی ہے، تاوان کے لئے لوگ اغوا کئے جا رہے ہیں۔ شریف لوگوں کی جوان لڑکیاں دن دہاڑے اغوا کر لی جاتی ہیں"...... جوانا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ایکریمیا میں جرائم نہیں ہوتے جو تم اس قدر حیران ہو رہے ہو"...... جوزف نے کافی کی پیالی جوانا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ہوتے ہیں بلکہ شاید یہاں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن وہاں کی پولیس بہرحال حرکت میں رہتی ہے اور عام اور شریف لوگوں کے خلاف جرائم کی شرح خاصی کم ہوتی ہے۔ جو جرائم ہوتے ہیں وہ

بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں لیکن یہاں تو عام لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے"...... جوانا نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں اخبار نہیں پڑھتا"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو کوئی حل نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"حل سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ ہمارے پاس اس کا کیا حل ہے"...... جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک حل ہے تو سہی اگر تم ساتھ دو"...... جوانا نے کہا۔

"کیسا حل۔ کھل کر بات کرو"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں رانا ہاؤس میں بے کار بیٹھنے کی بجائے ہمیں کوئی ایسی تنظیم بنانی چاہئے جو ایسے بدمعاشوں اور غنڈوں کی سرکوبی کرے جنہوں نے عوام کی زندگی کو اجیرن بنایا ہوا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ویسے بھی میں رانا ہاؤس نہیں چھوڑ سکتا اور نہ ہی یہاں کسی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ ہیڈ کوارٹر، گاڑیاں اور اسلحہ وغیرہ کی ضرورت ہو گی اور دوسری بات یہ کہ اس طرح ہم بھی جرائم پیشہ بن جائیں گے اور تم جانتے ہو کہ باس کو جب معلوم ہوا کہ ہم نے جرائم کو اختیار کر لیا ہے تو اس کا کیا ردعمل ہو گا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"ہم کیسے جرائم پیشہ ہو جائیں گے۔ ہم تو جرائم کی سرکوبی کرنے کا کام کریں گے"....... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم کیا کرو گے۔ یہی کہ جا کر ان غنڈوں، بدمعاشوں سے لڑو گے۔ انہیں ہلاک کرو گے اور کیا کرو گے"....... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہی ہو گا"....... جوانا نے کہا۔

"لیکن تمہارے پاس اس کا کیا جواز ہے۔ کیا تم کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو اور تمہیں کون یہ اختیار دے گا کہ تم جس کو چاہو قتل کرو، جس کو چاہو زدو کوب کرو۔ یہ تو سب کچھ بذات خود جرائم کی صف میں آتا ہے"....... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جوزف کی بات بہرحال اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"ٹائیگر کیا کرتا ہے۔ وہ بھی تو یہی کچھ کرتا ہے لیکن اسے تو ماسٹر نے کبھی جرائم پیشہ نہیں کہا"....... اچانک ایک خیال کے آتے ہی جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسے اس کا اختیار باس نے دیا ہے اور باس یہ اختیار دے سکتا ہے"....... جوزف نے کہا۔

"وہ کیسے۔ ماسٹر کا تو کوئی تعلق براہ راست کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے۔ وہ تو فری لانسر ہیں البتہ چیف ان کی خدمات ہائر کر

لیتا ہے اور بس"....... جوانا نے کہا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے اس لئے بہتر ہے کہ اس بارے میں مت سوچو۔ مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے کہ باس جو چاہے کر سکتا ہے"....... جوزف نے بات کو بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔ کیا واقعی ماسٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے"....... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ بات تم نے کس بنا پر کہہ دی ہے۔ کیا تمہارے سامنے میں اور باس چیف سے بات چیت نہیں کرتے رہتے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ احمق ہیں انہیں پتہ نہ چل جاتا"....... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یاد ہے۔ زیرو لاسٹری والے کیس میں جب اس جادوگر نما آدمی فرینکسٹائن نے ماسٹر کے بارے میں تفصیل بتائی تھی تو اس وقت اس نے کہا تھا کہ ماسٹر سیکرٹ سروس کا چیف ہے لیکن میں نے اس بنیاد پر اسے جھوٹا سمجھا تھا کہ ایسا ممکن ہی نہیں۔ وہی باتیں جو تم کہہ رہے ہو لیکن اب تم نے خود ہی ایسی بات کی ہے کہ ماسٹر جسے چاہے اختیار دے سکتا ہے اس لئے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے"....... جوانا نے کہا۔

"خاصی پرانی بات کر رہے ہو"....... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہے تو خاصی پرانی بات لیکن بہرحال یہ میرے ذہن میں موجود تھی"...... جوانا نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے باس کو نمائندہ خصوصی بنایا ہوا ہے۔ معلوم ہے ناں"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن"...... جوانا نے کہا۔

"تو پھر تمہیں یہ بات پوچھنی ہی نہیں چاہئے تھی۔ نمائندہ جب بنایا جاتا ہے تو اسے وہ تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں جس کا وہ نمائندہ ہوتا ہے اور نمائندہ خصوصی کا مطلب ہے کہ خصوصی اختیارات بھی اسے حاصل ہوتے ہیں اس لئے بطور نمائندہ خصوصی باس کے پاس وہ سب اختیارات موجود ہیں جو چیف کے پاس ہیں اور چیف کے اختیارات کے بارے میں تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... جوزف نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ ویسے ایک بات ہے جوزف جب تم موڈ میں ہوتے ہو تو ایسی باتیں کرتے ہو کہ مجھے شک پڑتا ہے کہ ماسٹر جن ڈگریوں کا اعلان کرتا رہتا ہے وہ ڈگریاں ماسٹر کی بجائے تم نے حاصل کر رکھی ہیں لیکن جب تم موڈ میں نہ ہو تو مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ تم صدیوں پہلے کے افریقہ کے آدمی ہو جسے جدید دنیا کی ہوا تک نہیں لگی"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں ہزار بار بتایا ہے کہ میں باس کا غلام ہوں اور

غلام کا کام صرف حکم کی تعمیل کرنا ہوتی ہے۔ غلام اپنا ذہن استعمال نہیں کر سکتا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر کیوں نہ ماسٹر سے بات کی جائے"...... جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس کبھی تمہیں اس کی اجازت نہیں دے گا"...... جوزف نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ باس ایسی عامیانہ حرکتوں کا قائل ہی نہیں ہے۔ ٹائیگر کو بھی اس نے صرف اس لئے اجازت دے رکھی ہے کہ ٹائیگر کے ذریعے وہ زیر زمین دنیا کی معلومات حاصل کرتا ہے اور ان معلومات کو وہ سیکرٹ سروس کے مشن کے سلسلے میں استعمال کرتا ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کچھ بھی ہو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو سبق سکھاؤں جو شریف لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور پھر دندناتے پھرتے ہیں"...... جوانا نے کہا لیکن جوزف نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے کافی کے برتن سمیٹے اور ڈائننگ روم سے باہر نکل گیا اور جوانا نے ہونٹ بھینچ کر دوبارہ اخبار اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"ایسی کون سی بات ہے جس نے تمہیں باس کی اجازت کے بغیر

کوئی فیصلہ کر لینے کی ہمت دی ہے"...... تھوڑی دیر بعد جوزف نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ ماسٹر کی مرضی کے بغیر فیصلہ۔ کیا مطلب"۔ جوانا نے چونک کر اخبار ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابھی کہا ہے کہ تم نے فیصلہ کر لیا ہے حالانکہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ باس اس کی اجازت نہ دے گا۔ اس کا مطلب تو یہی نکلتا ہے کہ تم باس کی مرضی کے بغیر فیصلہ کرنے کے قابل ہو گئے ہو۔ ظاہر ہے یہ بات کسی خبر کو پڑھ کر ہی تمہارے منہ سے نکلی ہو گی"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جوانا نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے بھی معلوم ہو سکے کہ ایسی کیا خبر ہے جس کے لئے تم نے خودکشی کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔

"خودکشی کا فیصلہ کیا ہے۔ میں کیوں خودکشی کروں گا"۔ جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس کی مرضی کے خلاف فیصلے کا مطلب موت ہوتا ہے جوانا۔ چونکہ باس تمہیں پسند کرتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں خود گولی مارنے کی بجائے تمہیں حکم دے دے کہ تم خودکشی کر لو اور تمہیں بہرحال خودکشی کرنی پڑے گی"...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر اس حد تک نہیں جا سکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ مجھے آئندہ کچھ کرنے سے منع کر دے گا۔ بہرحال وہ خبر میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ اس خبر کے مطابق آریہ نگر محلے میں ایک غریب درزی کی نوجوان لڑکی کو دن دہاڑے بدمعاشوں نے اغوا کر لیا ہے۔ اس لڑکی کے باپ نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو ان غنڈوں نے اس درزی اور اس کے پورے خاندان کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور چیختی چلاتی لڑکی کو دن دہاڑے اٹھا کر لے گئے"...... جوانا نے کہا۔

"آخر اس کے پیچھے کوئی وجہ بھی تو ہو گی"...... جوزف نے کہا۔

"وجہ جو اخبار میں لکھی ہے وہ اتنی ہے کہ یہ لڑکی کالج میں پڑھتی ہے اور اس نے ان غنڈوں کی محلے میں غنڈہ گردی کے خلاف پولیس کے اعلیٰ حکام کو درخواستیں دی تھیں"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی یہ بے حد ظلم ہے۔ میں باس سے بات کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس کے چہرے پر بھی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم ابھی خود تو کہہ رہے تھے کہ باس اجازت نہیں دے گا"۔ جوانا نے کہا۔

"لیکن اس سے اجازت لینی بھی ضروری ہے۔ دیکھو شاید اجازت مل جائے"...... جوزف نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تو جوانا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن

پریس کر دیا۔

" سلیمان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان میں جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس سے بات کرنی ہے"...... جوزف نے کہا۔

" صاحب تو گذشتہ ایک ہفتے سے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا"...... جوزف نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" اب کسے فون کر رہے ہو"...... جوانا نے کہا۔

" چیف کو"...... جوزف نے آخری نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جناب میں جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ میں نے پہلے باس کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا کہ باس ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"...... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مختصر بات کرو۔ کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" جناب میں نے اور جوانا نے سوچا ہے کہ ہم دارالحکومت کے ان

غنڈوں اور بدمعاشوں کی اپنے طور پر سرکوبی کریں جو شریف اور غریب لوگوں کی جان و مال سے کھیلتے ہیں۔ آج کے اخبار میں ایک خبر ہماری اسی سوچ کی وجہ بنی ہے جناب"...... جوزف نے کہا۔

" کون سی خبر"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو جوزف نے جوانا کی بتائی ہوئی خبر دوہرا دی۔

" تم کس حیثیت سے ان کے خلاف کام کرو گے"...... چیف نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" میں نے اس لئے باس کو کال کیا تھا کہ وہ ہمیں اجازت دے دیں۔ وہ نہیں ہیں اس لئے آپ کو فون کیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" یہ پولیس کا کام ہے۔ تمہارا نہیں ہے اور نہ ہی تمہیں قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت دی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے تھے جوزف۔ واقعی ہمیں اجازت نہیں مل سکتی"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ابھی ایک راستہ موجود ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سا"...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان سے اجازت لی جا سکتی ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج بھی ہیں اور حکومت کے اعلیٰ ترین عہدیدار بھی

ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن وہ کیسے اجازت دے سکتے ہیں۔ وہ تو ماسٹر سے بھی زیادہ اصولوں کے پابند ہیں۔ رہنے دو"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یہ خبر سن کر خود بے حد افسوس ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ پولیس نے کچھ نہیں کرنا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... جوزف نے کہا۔

"کون جوزف"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"علی عمران صاحب میرے باس ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں۔ جوزف کیا بات ہے کیوں کال کی ہے مجھے"...... سر سلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ ویسے ان کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"باس ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور میں ان سے ایک کام کی اجازت چاہتا تھا۔ میں نے چیف کو کال کیا ہے لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کون سا کام"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ہم دارالحکومت کے غنڈوں اور بدمعاشوں کے خلاف پولیس کی مدد کرنا چاہتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"غنڈوں اور بدمعاشوں کے خلاف پولیس کی مدد۔ کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں کھل کر بات کرو"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف نے وہ خبر بتا دی جو اخبار میں شائع ہوئی تھی۔

"جناب ہمیں معلوم ہے کہ پولیس نے رسمی کارروائی کرنی ہے جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں خود کام کر کے مجرموں کو پکڑیں اور پولیس کے حوالے کر دیں"...... جوزف نے کہا۔

"یہ تو اچھا کام ہے۔ ویسے بھی یہ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ پولیس کی مدد کرے پھر چیف نے کیوں انکار کر دیا ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"جناب انہوں نے کہا ہے کہ ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتے"...... جوزف نے کہا۔

"تو کیا تم قانون کو ہاتھ میں لینا چاہتے ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تم

ان مجرموں کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ بغیر مقدمہ چلائے اور بغیر صفائی کا موقع دیئے کسی کو ہلاک کر دیا جائے"۔ سر سلطان نے کہا۔

" ہم صرف سانپوں کا زہر نکالنا چاہتے ہیں جناب۔ ان کی سرکوبی تو بہرحال حکومت کا ہی کام ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا ٹھیک ہے اس کی تو اجازت دی جا سکتی ہے لیکن اب جبکہ چیف نے انکار کر دیا ہے تو میں خود تو تمہیں اجازت نہیں دے سکتا البتہ میں چیف سے تمہاری سفارش کر سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں تمہاری بات واضح کر کے انہیں بتاؤں گا تو تمہیں اس حد تک کام کرنے کی اجازت مل جائے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

" بے حد شکریہ۔ جناب آپ حکم دیں تو میں چیف صاحب کو دوبارہ کال کروں"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم نصف گھنٹے بعد فون کر لینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہ تم نے کیا بات کی ہے کہ سانپوں کا زہر نکالنا چاہتے ہیں جس پر سر سلطان فوراً رضامند ہو گئے۔ مجھے تو تمہاری یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سر سلطان بزرگ آدمی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے کیا کہا

ہے۔ سانپ کو ہلاک کرنا اصل میں لوگوں کی مدد کرنا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جس لاٹھی سے سانپ کو ہلاک کیا جائے وہ لاٹھی سرکاری ہو سکتی ہے البتہ ہم ان کے دانت توڑ کر ان کا زہر نکال سکتے ہیں۔ مطلب ہے کہ فنشنگ ٹچ حکومت یا اس کی ایجنسی دے سکتی ہے ہم نہیں"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر کیا فائدہ پولیس نے انہیں پھر چھوڑ دینا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

" جب کوئی سانپ ڈسنے پر آ جائے تو پھر اس کا سر کچلنا اپنی حفاظت کے لئے ضروری ہوتا ہے اور یہ اختیار ہر شہری کے پاس ہوتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کی غرض سے سانپ کا سر کچل سکتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا تو جوانا اس طرح حیرت بھری نظروں سے جوزف کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات جوزف نے کی ہے۔

" تم بعض اوقات مجھے حیران کر دیتے ہو جوزف۔ جو بات ایکریمیا کے رہائشی کو معلوم ہونی چاہئے وہ تم افریقہ کے رہنے والے بتا رہے ہو۔ مجھے تو تم بعض اوقات کوئی پراسرار مخلوق لگتے ہو"...... جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں تو بس باس کا غلام ہوں"...... جوزف نے کہا۔

" اب مجھے احساس ہوا ہے کہ ماسٹر تمہاری قدر کیوں کرتا ہے۔ بہرحال تمہاری مہربانی کہ تم نے میرے کہنے پر اتنی محنت کی ہے"۔

جوانا نے کہا۔

" میں نے تمہیں موت سے بچانے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے"...... جوزف نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد جوزف نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جوزف بول رہا ہوں جناب رانا ہاؤس سے"...... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مجھے سرسلطان نے کہا ہے کہ میں تمہاری بات مان لوں اور جو کچھ انہوں نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو تم کوئی غیر قانونی کام نہیں کرو گے لیکن یہ بات میں بتا دوں کہ اگر مجھے رپورٹ ملی کہ تم یا جوانا نے قانون کو ہاتھ میں لیا ہے تو پھر اس کا خمیازہ بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا"...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" جناب ہمیں خود احساس ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ہم تو صرف غریب اور شریف لوگوں کی جان و مال و عزت کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہیں سانپوں کا صرف زہر نکالنے کی حد تک اجازت دی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوزف نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ

دیا۔

" یہ کام تو ہو گیا اب بتاؤ کیا کرنا ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

" اور کیا کرنا ہے۔ ان سانپوں کا زہر نکالنا ہے"...... جوانا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" لیکن کس طرح۔ کیا وہ مجرم اور غنڈے بدمعاش ہاتھ جوڑے وہاں بیٹھے ہوئے ہوں گے"...... جوزف نے کہا۔

" وہاں اس علاقے میں جا کر معلومات کرتے ہیں کہیں نہ کہیں سے تو ان کے بارے میں کلیو مل جائے گا"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ علاقے کے لوگ ان کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے۔ سب ان سے ڈرتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے مخبری کی تو جو کچھ اس غریب درزی کے ساتھ ہوا ہے وہ کچھ ان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" پھر تم ہی بتاؤ کیا کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔

" میرا خیال ہے ٹائیگر سے بات کی جائے وہ ان کا کھوج لگا لے گا"...... جوزف نے کہا۔

" چلو ایسا کر لو۔ میرا تو خیال ہے کہ تم اس تنظیم کے لیڈر بن جاؤ اور مجھے تو بس سانپ دکھا دیا کرو باقی کام میں خود کر لوں گا"۔ جوانا نے کہا۔

" میں تو صرف تمہاری وجہ سے اس معاملے میں دلچسپی لے رہا

ہوں اس کے بعد تم جانو اور تمہاری تنظیم۔ میرا خیال ہے تم اپنی پرانی تنظیم کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ وہ کیا نام تھا ماسٹر کلرز۔ میرا مشورہ ہے کہ یہ نام نہ رکھنا یہ نام ہی غیر قانونی ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"سنیک کلرز رکھ لیتے ہیں۔ پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔ جوانا نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ یہ نام اچھا ہے۔ ٹھیک ہے سنیک کلرز ہی سہی لیکن اس کے لیڈر تم ہی ہو گے۔ میں نہیں"...... جوزف نے کہا۔

"اس کیس کی حد تک تو تم بن جاؤ پھر دیکھ لیں گے کیونکہ جو کچھ تم یہاں کے بارے میں جانتے ہو میں نہیں جانتا"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ جوزف تم۔ خیریت تم نے پہلے تو کبھی فون نہیں کیا۔ کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا رانا ہاؤس میں بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا ہے اس لئے اس نے ایک مصروفیت سوچی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کیسی مصروفیت"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا تم رانا ہاؤس آ سکتے ہو تاکہ تم سے تفصیل سے بات ہو سکے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں اب تیار ہو کر نکلنے ہی والا تھا۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور جوزف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے
ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ جسم کی مناسبت سے کافی
بڑا تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن سر کی دونوں سائیڈوں پر جھالر کے
انداز میں بال موجود تھے۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور میز پر غیر ملکی
شراب کی ایک بوتل پڑی ہوئی تھی۔ وہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ
بار بار میز پر موجود کئی رنگ کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی
طرف دیکھتا اور پھر شراب پینی شروع کر دیتا۔ یہ دارالحکومت کا
مشہور سیٹھ راحت تھا۔ مشینری کے بزنس سے وابستہ تھا۔ اس کی
فرم کا نام سٹی کارپوریشن تھا اور یہ فرم پوری دنیا کے ساتھ کاروبار
کرتی تھی اور دارالحکومت کی چند بہت بڑی فرموں میں سے ایک
تھی۔ سیٹھ راحت بے شمار سیاسی اور اصلاحی تنظیموں سے بھی وابستہ
تھا اور ان سب کو دل کھول کر عطیات دیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ

دارالحکومت میں اس کا نام انتہائی احترام سے لیا جاتا تھا مگر ذاتی زندگی
میں سیٹھ راحت انتہائی عیاش فطرت آدمی تھا لیکن عوام سے چھپانے
کے لئے اس نے ہفتے میں ایک رات عیاشی کے لئے مقرر کر رکھی تھی
اور وہ اسے گولڈن نائٹ کہا کرتا تھا۔ اس کی ایک کوٹھی
دارالحکومت کی ایک بڑی کالونی میں تھی اور سیٹھ راحت گولڈن
نائٹ اس کوٹھی میں ہی گزارتا تھا۔ اس کام کے لئے اس نے علیحدہ
ایک آدمی رکھا ہوا تھا جس کا نام وکٹر تھا جو وکٹر کلب کا مینجر تھا۔ وکٹر
کلب بھی سیٹھ راحت کی ہی ملکیت تھا لیکن بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ
وکٹر ہی وکٹر کلب کا مالک ہے کیونکہ اپنی عیاشی کی غرض سے سیٹھ
راحت نے واقعی وکٹر کو اس کلب کے سیاہ و سفید کا مالک بنا رکھا
تھا۔ ویسے وہ آج تک کبھی اس کلب میں نہ گیا تھا کیونکہ یہ کلب زیر
زمین دنیا میں انتہائی بدنام تھا اور دارالحکومت کے تمام چھٹے ہوئے
غنڈے اور بدمعاش اس کلب میں ہر وقت پھرتے رہتے تھے۔ وکٹر
خود بھی گینگسٹر تھا اور منشیات کی سمگلنگ کے ایک بڑے ریکٹ کا
سربراہ تھا۔ انتہائی ظالم، بے رحم اور سفاک آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اس
نے پیشہ ور قاتلوں کے ساتھ ساتھ شہر کے مشہور بدمعاشوں کو اپنا
ملازم بنا رکھا تھا اور وہ انہیں بھاری معاوضے دیا کرتا تھا۔ وکٹر پہلے
ایک عام سا بدمعاش تھا اور وہ اس وکٹر کلب میں آتا جاتا رہتا تھا۔
پھر اس کے تعلقات وکٹر کلب کے غیر ملکی مالک سے ہو گئے اور اس
نے وکٹر کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اسے نہ صرف کلب کا مینجر بنا

دیا تھا بلکہ اسے اپنے خاص آدمی کا درجہ بھی دے دیا۔ پھر بد معاشوں
کی ایک لڑائی کے دوران وہ غیر ملکی ہلاک ہو گیا تو اس کی غیر ملکی
بیوی نے کلب کو فروخت کر کے واپس اپنے ملک جانے کا فیصلہ کر
لیا اور یہ کام وکٹر کے ذمے لگایا گیا۔ پھر ایک درمیانی آدمی کے ذریعے
وکٹر کی ملاقات سیٹھ راحت سے ہو گئی اور وکٹر نے سیٹھ راحت کی
عیاش فطرت کا اندازہ لگا کر اسے آفرز شروع کر دیں اور اس طرح وہ
آہستہ آہستہ سیٹھ راحت کا پوری طرح نہ صرف مزاج شناس بن گیا
بلکہ اس نے سیٹھ راحت کو ایسا شیشے میں اتارا کہ اب وہ سیٹھ
راحت کا خاص الخاص آدمی تھا اور پھر ہر برے کام میں وہ سیٹھ راحت
کے کام آتا تھا جب کہ اس کے بدلے میں اس کے منشیات کے ریکٹ
کے لئے تمام سرمایہ سیٹھ راحت نے لگایا تھا جس کا وہ کوئی حساب
کتاب نہ لیتا تھا۔ اس طرح وکٹر اب ایک بڑا گینگسٹر بن چکا تھا۔
سیٹھ راحت نے بوتل میں موجود شراب کا آخری حصہ گلاس میں ڈالا
ہی تھا کہ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سیٹھ راحت نے
جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سیٹھ راحت بول رہا ہوں"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"وکٹر بول رہا ہوں سیٹھ صاحب"...... دوسری طرف سے ایک
بھاری لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں تمہاری کال کا انتہائی شدت سے منتظر تھا۔ تم نے دیر لگا دی
ہے"...... سیٹھ راحت نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"سیٹھ صاحب آپ کے لئے موتی چننا پڑتا ہے اس لئے دیر تو ہو
ہی جاتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے پھر اس بار کون سا موتی ہے"...... سیٹھ
راحت کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"موتی نہیں سیٹھ صاحب ہیرا ہے ہیرا۔ ایسا ہیرا جو پہلی بار کسی
جوہری کے سامنے لایا جا رہا ہے"...... وکٹر نے کہا تو سیٹھ راحت بے
اختیار ہنس پڑا۔

"ویری گڈ وکٹر۔ ویری گڈ۔ تمہاری یہی باتیں تو مجھے پسند
ہیں"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"ہم تو آپ کے خدمت گزار ہیں جناب اور ہمیشہ رہیں گے۔ ہیرا
آپ کی کوٹھی پر پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ۔ میں وہیں جا رہا ہوں"...... سیٹھ راحت نے کہا
اور رسیور رکھ کر اس نے شراب کا گلاس اٹھا کر گلاس میں موجود تمام
شراب اپنے حلق میں انڈیلی اور پھر گلاس رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا دفتر کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ایک کار میں بیٹھا جارج کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں اس
کی مخصوص کوٹھی تھی۔ کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس نے اپنے
تحفظ کے لئے ہمیشہ یہ وطیرہ اپنا رکھا تھا کہ بظاہر وہ گولڈن نائٹ کی
دولت ملک سے باہر ہوتا تھا تاکہ اگر کہیں کوئی بات ہو بھی سہی تو
اس کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی جا سکے۔ اس کا اپنا ذاتی جہاز تھا

اور جس وقت وہ اس کوٹھی کی طرف جاتا تھا اس وقت اس کا ذاتی جہاز ایک آدمی جسے سیٹھ راحت ظاہر کیا جاتا تھا لے کر کسی بھی غیر ملک کو پرواز کر جاتا تھا اور پھر دوسرے روز اس جہاز کی واپسی ہوتی تھی اس طرح باقاعدہ ثبوت مہیا ہو جاتا تھا کہ سیٹھ راحت اس رات ملک میں ہی نہ تھا۔ گو آج تک کبھی کوئی ایسا پرابلم پیش نہ آیا تھا جس سے اسے کوئی پریشانی ہوتی لیکن سیٹھ راحت پھر بھی اس معاملے میں محتاط رہنے کا عادی تھا تاکہ اس کی عیاشی کے بارے میں کوئی خبر کسی اخبار میں نہ آجائے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ اس نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آگیا۔

" پھاٹک کھولو"...... سیٹھ راحت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے باقاعدہ سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا بڑا پھاٹک کھل گیا اور سیٹھ راحت کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں اس نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا تو سامنے برآمدے میں موجود چار لمبے تڑنگے مسلح افراد تیزی سے نیچے اترے اور انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سیٹھ راحت کو سلام کیا۔ اسی لمحے راہداری سے ایک اور آدمی تیزی سے نمودار ہوا اور وہ بھی سیڑھیاں اتر کر سیٹھ راحت کے پاس پہنچا اور انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" مال پہنچ گیا ہے آصف"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

" ہاں سیٹھ صاحب۔ مخصوص کمرے میں موجود ہے"...... آصف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیسا مال ہے"...... سیٹھ راحت نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

" بے داغ مال ہے سیٹھ صاحب"...... آصف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سیٹھ راحت کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

" اسے حاصل کرنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... سیٹھ راحت نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب۔ وکٹر کے آدمیوں کے سامنے کیا پرابلم پیدا ہو سکتا تھا"...... آصف نے اس کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" کہاں سے حاصل کیا ہے اور کیسے"...... سیٹھ راحت نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ مخصوص کمرے میں پہنچنے سے پہلے اس لڑکی کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرتا تھا تاکہ اس کے مطابق وہ لڑکی کو ڈیل کر سکے۔

" لڑکی کا نام بانو ہے سیٹھ صاحب۔ کالج میں پڑھتی ہے۔ ایک محلے میں رہتی تھی۔ اس کا باپ درزی تھا۔ وکٹر نے آپ کے مال کے انتخاب کے لئے ایک خاص آدمی رچرڈ رکھا ہوا ہے۔ یہ رچرڈ انتخاب کرتا ہے اور اس کا انتخاب ہمیشہ آپ کو پسند آتا ہے۔ اس لئے یہ کام

مستقل طور پر اس کے ذمہ ہے۔ اس نے بانو کو پسند کیا اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور جب وہ مطمئن ہو گیا تو اس نے وکٹر کو اطلاع دے دی۔ وکٹر نے مجھے کہا کہ میں جا کر اسے ایک نظر دیکھ لوں۔ میں نے جا کر اسے دیکھا تو مجھے بھی مال پسند آیا۔ چنانچہ میں نے بھی وکٹر کو یس کہہ دیا جس پر وکٹر نے اپنا خاص گروپ بھجوایا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ اس گروپ نے اس درزی کے گھر میں داخل ہو کر اس لڑکی کو اٹھا لیا۔ اس کے باپ اور دوسرے گھر والوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا اور پھر لڑکی کو ویگن میں ڈال کر پہلے ایک خفیہ اڈے پر پہنچایا گیا وہاں سے اسے میرے حوالے کر دیا گیا اور میں اسے یہاں لے آیا ہوں"...... آصف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اس کا پیچھے کوئی ولی وارث نہیں رہا۔ یہ اچھا ہوا ورنہ خواہ مخواہ وہ لوگ چیختے پھرتے رہتے ہیں"۔ سیٹھ راحت نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ غریب لوگ ہیں صاحب اس لئے کون ان کی سنتا ہے"۔ آصف نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ اب تم خیال رکھنا"...... سیٹھ راحت نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بڑے فاخرانہ انداز میں چلتا ہوا وہ اس مخصوص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں وہ لڑکی موجود تھی۔

ٹائیگر جیسے ہی رانا ہاؤس پہنچا جوزف اسے ڈائننگ روم میں ہی لے آیا جہاں جوانا موجود تھا۔

"کیا مصروفیت سوجھی ہے تم نے جوانا۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جس میں میری شمولیت ضروری ہے"...... سلام دعا کے بعد ٹائیگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف اس کے لئے چائے لینے کے لئے واپس جا چکا تھا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ تمہاری شرکت کے بغیر یہ مصروفیت کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکتی"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ بتاؤ تو سہی۔ آج تو تم اور جوزف دونوں بڑے پراسرار سے بن رہے ہو"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو جوانا بھی ہنس پڑا اور پھر اس نے جوزف سے ہونے والی بات چیت اور جوزف کی پہلے چیف سے پھر سر سلطان سے اور پھر آخر میں چیف سے ہونے والی تمام

بات چیت کی تفصیل بتادی۔

" اوہ ویری گڈ۔ یہ تو واقعی اچھی تجویز ہے۔ میں تو کافی عرصے سے اس پہلو پر سوچتا رہا لیکن پھر میں اس لئے خاموش ہو گیا کہ میں اکیلا اس سلسلے میں کھل کر کام نہ کر سکتا تھا۔ ویری گڈ۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ایسا کرو کہ ایک باقاعدہ تنظیم بنا لو تاکہ منظم طریقے سے کام کیا جاسکے "...... ٹائیگر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" جوزف نے اس کا نام تجویز کر دیا ہے "...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا نام رکھا ہے "...... ٹائیگر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" سنیک کلرز "...... جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ انتہائی خوبصورت اور بامعنی نام ہے ویری گڈ۔ پھر کہاں سے کام شروع کرنا ہے "...... ٹائیگر نے بے چین ہو کر پوچھا۔

" سنیک کلرز کا لیڈر جوزف ہے وہ آجاتا ہے تو پھر بات ہو گی "...... جوانا نے کہا۔

" جوزف لیڈر ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم لیڈر ہو گے کیونکہ یہ تمہاری سابقہ تنظیم ماسٹر کلرز سٹائل کا نام ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں نہیں جوانا ہی لیڈر ہے۔ میں تو ظاہر ہے رانا ہاؤس سے

زیادہ دیر باہر نہیں رہ سکتا البتہ جہاں میری ضرورت ہو گی میں تمہارے ساتھ جاؤں گا لیکن کام بہرحال تم دونوں نے ہی کرنا ہے "...... جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں چائے کا صرف ایک ہی کپ تھا۔ اس نے کپ ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔

" تم لوگ نہیں پیو گے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہم نے ابھی ناشتہ کر کے کافی پی ہے "...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے جوانا لیڈر ہو گا لیکن آغاز کہاں سے کیا جائے "۔ ٹائیگر نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" اسی آغاز کے لئے تو تمہیں بلوایا ہے۔ یہ خبر دیکھو۔ اس خبر کو دیکھ کر تو میرے ذہن میں بات آئی اور پھر اسے جوزف نے پروموٹ کر دیا "...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اخبار اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی خبر پر انگلی رکھ کر اسے بتا بھی دیا کہ اس کا اشارہ کس خبر کی طرف ہے۔ ٹائیگر نے خبر پڑھی اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

" یہ واقعی انتہائی ظلم ہے۔ ٹھیک ہے یہ لوگ واقعی سانپ ہیں معاشرے کے لئے زہریلے سانپ۔ ان کے سر کچلنے ہی پڑیں گے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" جوزف کا کہنا ہے کہ اس محلے کے لوگ ان غنڈوں کے خوف کی

وجہ سے کچھ نہیں بتائیں گے اس لئے تو تم سے بات ہوئی ہے کہ تم ان کا کھوج لگاؤ"...... جوانا نے کہا۔

"آریہ نگر محلہ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"رین بو کلب کا نمبر دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری پر آپریٹر نے بتایا تھے۔

"رین بو کلب"...... ایک چیختی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یہاں سپروائزر جونی ہو گا اس سے میری بات کراؤ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے بھی اسی طرح کرخت اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پانچ منٹ بعد پھر فون کرو میں اسے بلواتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا اور پھر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... دوسری طرف سے وہی چیختی ہوئی آواز سنائی

دی۔

"جونی سپروائزر سے بات کراؤ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے بھی پہلے کی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرو بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جونی میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ کیا تم مجھے دس منٹ دے سکتے ہو کسی دوسرے فون پر تمہارے لئے میرے پاس بھاری رقم کا کام ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ نمبر نوٹ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نمبر بتا دیا گیا۔

"پانچ منٹ بعد اس نمبر پر فون کرنا"...... جونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا اس جونی کو معلوم ہو گا"...... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ ایسے کاموں میں خود ملوث رہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر اسے اٹھا کر کسی ویران جگہ پر لے جاتے ہیں اور اس سے پوچھ لیتے ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اصل آدمیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اس لڑکی کو برآمد کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد ٹائیگر نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جوزف اس دوران اٹھ کر چلا گیا تھا اور اب ڈائننگ روم میں ٹائیگر اور جوانا ہی موجود تھے۔

"ہیلو جونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جونی کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں اب کھل کر بات کرو کیا کام ہے"...... جونی نے کہا۔

"آج اخبار میں ایک خبر چھپی ہے کہ کل شام آریہ محلے میں ایک درزی کی کالج پڑھتی ہوئی نوجوان لڑکی کو اغوا کیا گیا ہے اور اس کے گھر والوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ کس کا کام ہے اور اب وہ لڑکی کہاں ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لڑکی کے بارے میں تو میں بتا دیتا ہوں کہ اس کی لاش فورٹ تھانے میں موجود ہے۔ اسے فورٹ تھانے کی حدود میں سڑک کے کنارے پڑا ہوا پایا گیا تھا"...... دوسری طرف سے جونی نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے کے عضلات سکڑ سے گئے جبکہ جوانا نے بھی لاؤڈر پر بات سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"کیا اس کی لاش پڑی ہوئی ملی ہے یا وہ لڑکی اس وقت زندہ تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس کی لاش ملی ہے۔ اس نے خودکشی کی ہے۔ لگتا ہے اس نے دیوار سے سر مار کر اپنا سر پھوڑ لیا تھا لیکن اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کا ارتکاب نہیں کیا گیا تھا اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اغوا کرانے والے نے اس سے زیادتی کرنے کی کوشش کی ہو لیکن لڑکی نے بچاؤ کے لئے شدید جدوجہد کی ہو اور زیادتی کی کوشش کرنے والے نے غصے میں اس کے سر پر کوئی چیز مار دی ہو یا پھر زیادتی سے بچنے کے لئے اس لڑکی نے دیوار میں سر مار کر اپنا سر پھاڑ کر خودکشی کر لی ہو۔ دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ بہرحال وہ مر چکی ہے اور چونکہ اس کا کوئی ولی وارث موجود نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب تک پولیس نے اسے لاوارث قرار دے کر دفنا بھی دیا ہو لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا کیا سلسلہ ہے اس لڑکی سے"۔ جونی نے کہا۔

"میری ایک پارٹی اس کے بارے میں معلومات چاہتی ہے۔ میرا براہ راست کوئی سلسلہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"...... جونی نے جواب دیا۔

"دوسری بات کا تم نے جواب نہیں دیا۔ یہ اغوا کن لوگوں نے کرایا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری ٹائیگر مجھے بھی اپنی زندگی عزیز ہے اس لئے میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا"...... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم معاوضہ لے لینا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ٹائیگر معاوضہ میرے کسی کام نہیں آئے گا۔ آئی ایم سوری میں واقعی کچھ نہیں جانتا۔ گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ آدمی جانتا ہے لیکن خوف کی وجہ سے ہمیں نہیں بتا رہا"....... جوانا نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ظاہر ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"تو چلو پھر اس سے ہم خود پوچھ لیتے ہیں"....... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں میک اپ کر لوں پھر چلتے ہیں بلکہ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی میک اپ کر لو"....... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے چھپ کر کچھ نہیں کرنا اور نہ ماسٹر کی طرح جاسوسی وغیرہ کرنی ہے بس سانپوں کو تلاش کرنا ہے اور پھر ان کے سر کچلنے ہیں۔ چلو"....... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گولڈن کلب کا مینجر رالف اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... رالف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"رین بو کلب کا سپروائزر جونی بات کرنا چاہتا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جونی۔ کیوں کیا ہوا ہے اسے"....... رالف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"وہ کہہ رہا ہے کہ آپ کے فائدے کی بات ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہونہہ۔ میرا فائدہ اور یہ جونی کرے گا۔ نانسنس۔ بہرحال کراؤ بات"....... رالف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیلو جونی بول رہا ہوں رالف"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جونی کی آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں بے حد مصروف رہتا ہوں"...... رالف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارے فائدے کی بات ہے رالف اس لئے اطلاع کر رہا ہوں تاکہ کل کو تم مجھ سے کوئی گلہ نہ کرو۔ تمہاری خاطر میں نے ایک لمبی رقم چھوڑ دی ہے"...... دوسری طرف سے جونی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میری خاطر۔ کیا کہہ رہے ہو تم اپنے باپ تک کو فروخت کرنے سے باز نہیں آ سکتے۔ بولو کیا بات ہے۔ جلدی بتاؤ"...... رالف نے کہا۔

"ٹائیگر کو جانتے ہو جو کوبرے کے نام سے بھی زیر زمین دنیا میں کام کرتا ہے"...... جونی نے کہا۔

"ٹائیگر۔ وہ کون ہے میں تو نہیں جانتا۔ کیا کوئی بدمعاش ہے"۔ رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سے اس کا کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ بہرحال وہ انتہائی خطرناک لڑاکا سمجھا جاتا ہے اور اونچے جوڑوں میں گردانا جاتا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے پوچھا ہے کہ کل آریہ محلے کی لڑکی کو کس گروپ نے اغوا کرایا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کی کوئی پارٹی معلومات خریدنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھے لمبی رقم کی آفر کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا کہ میں تو سرے سے جانتا ہی نہیں ہوں"۔

جونی نے کہا۔

"آریہ محلے کی لڑکی کا اغوا۔ کیا مطلب۔ کون لڑکی۔ کس نے اغوا کیا ہے اور تم مجھے کیوں یہ سنا رہے ہو"...... رالف نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے آدمی جاسٹر نے اپنے گروپ کے ساتھ یہ واردات کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کیونکہ میرا مکان بھی آریہ محلے میں ہی ہے"۔ جونی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ جاسٹر نے کی ہے۔ تو پھر کیا ہوا اس میں ایسی کیا بات ہے۔ یہ کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی انتہائی غریب تھی لیکن ٹائیگر جیسا آدمی کسی پارٹی کی بات کر رہا تھا اس کا مطلب ہے کہ کوئی بڑا گروپ اس لڑکی کے پیچھے ہے اور وہ لوگ تم سے ٹکرا بھی سکتے ہیں"...... جونی نے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ رالف سے ٹکرانے والا کبھی اس دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتا اور سنو آئندہ میرے سامنے ایسی بات کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ کون ہے وہ ٹائیگر اس کا حدود اربعہ بتاؤ میں ابھی اسے فنش کرنے کا حکم دیتا ہوں"...... رالف نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ اونچے درجے کے ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا پھرتا رہتا ہے اس کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہے"...... جونی نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رالف نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"حکم باس"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سازو کلب میں جاسٹر ہو گا اس سے میری بات کراؤ"۔ رالف نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ نانسنس احمق رالف کو بتا رہا ہے کہ وہ آدمی خطرناک ہے۔ ہونہہ"....... رالف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... رالف نے سخت لہجے میں کہا۔

"جاسٹر بول رہا ہوں باس۔ آپ نے یاد کیا ہے"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے آریہ محلے میں کسی لڑکی کو اغوا کیا ہے کل"....... رالف نے کہا۔

"یس باس۔ کیوں"....... جاسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس کے لئے کیا ہے"....... رالف نے پوچھا۔

"چیف باس وکٹر کا حکم تھا جناب"....... جاسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"....... رالف نے یکلخت نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس مسئلہ کیا ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... جاسٹر

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رین بو کلب کے جونی کو جانتے ہو"....... رالف نے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں"....... جاسٹر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ کوئی خطرناک آدمی ٹائیگر ہے۔ اس نے اس سے اس واردات کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا حالانکہ اس کا کہنا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ یہ واردات جاسٹر نے کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ ٹائیگر کوئی خطرناک آدمی ہے جو مجھ سے بھی ٹکرا سکتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو ٹائیگر کو"۔ رالف نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں تو نہیں جانتا لیکن یہ جونی بلیک میلر ہے خواہ مخواہ بات کو بڑھا چڑھا کر کرتا ہے۔ میں اسے سمجھا دوں گا آئندہ وہ ایسی حماقت نہیں کرے گا"....... جاسٹر نے کہا۔

"اسے بتا دینا کہ اب اگر اس نے ایسی کوئی بات مجھ سے کی تو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا"....... رالف نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن پھر اس نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل ہالی ڈے"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"مینجر انتھونی سے بات کراؤ میں رالف بول رہا ہوں گولڈن کلب

ہے"...... رالف نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو انتھونی بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں انتھونی۔ کسی ٹائیگر نامی آدمی کو جانتے ہو"۔ رالف نے کہا۔

"ٹائیگر۔ ہاں کیوں کیا ہوا"...... انتھونی نے چونک کر پوچھا۔

"ہونا کیا ہے میرے کسی آدمی نے کوئی واردات کی ہے اور یہ ٹائیگر اس کا سراغ لگانے پر کام کر رہا ہے۔ مجھے ایک مخبر جونی نے بتایا ہے۔ یہ کہاں رہتا ہے ٹائیگر مجھے بتاؤ"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رہنے کا تو مجھے نہیں معلوم بہرحال وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ بہترین لڑاکا بھی ہے اور انتہائی ہتھ چھٹ بھی اس لئے محتاط رہنا"...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہاری بجائے یہ بات کسی اور نے رالف سے کی ہوتی تو دوسرا سانس نہ لے سکتا اور تم بھی سن لو آئندہ اس قسم کی بات میرے سامنے نہ کرنا۔ اگر ہو سکے تو اس ٹائیگر کا پتہ معلوم کر کے مجھے بتا دو یا پھر اسے کہہ دو کہ وہ مجھ سے مل لے۔ پھر میں جانوں اور وہ۔ پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کس قدر خطرناک ہے"...... رالف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے انتھونی بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آئے وہ اپنے آپ کو دنیا میں سب سے بڑا سمجھتا رہتا ہے۔ بہرحال میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رالف نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

جوانا کی بارہ سلنڈر بحری جہاز نما کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جوزف کو انہوں نے ساتھ نہ لیا تھا کیونکہ ان کے درمیان طے یہی ہوا تھا کہ جب کوئی بڑا کام ہو گا تب جوزف کو ساتھ لیا جائے گا ورنہ جوزف رانا ہاؤس میں ہی رہے گا۔

"سنیک کلرز کا ہیڈ کوارٹر بھی تو ہونا چاہئے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رانا ہاؤس سنیک کلرز کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس تو اعتراض نہیں کریں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر ماسٹر اعتراض کرے گا تو پھر ماسٹر خود ہی ہمیں علیحدہ

ہیڈ کوارٹر لے دے گا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"کہیں باس اس تنظیم کو ہی ناپسند نہ کر دیں پھر تو یہ ختم ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ماسٹر بھی تو یہی کام کرتا ہے۔ وہ پورے پاکیشیا کے عوام اور ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ بننے والے سانپوں کے سر کچلتا ہے جبکہ ہم ملک کے اندر موجود سانپوں کے سر کچلیں گے پھر ماسٹر کیوں منع کرے گا اور آخری بات یہ کہ جوزف بھی ہمارے ساتھ شامل ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ماسٹر جوزف کے لئے اپنے دل میں انتہائی نرم گوشہ رکھتا ہے اس لئے وہ اسے ناپسند نہیں کرے گا"...... جوانا نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ ٹائیگر نے رانا ہاؤس سے نکلتے ہوئے رین بو کلب کا پتہ جوانا کو بتا دیا تھا اس لئے جوانا خود ہی مختلف سڑکوں پر گھومتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ایک کام کرو ٹائیگر"...... اچانک جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا کام"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"دارالحکومت میں جتنے بھی کلب، ہوٹل، بارز اور جوئے خانے ہیں خفیہ یا اوپن ان سب کے نام، پتے اور ان کے مینجروں کے نام کی ایک فائل بنا کر مجھے دے دو تاکہ میں ان سب سے پوری طرح واقف ہو سکوں"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے کئی سال ہو گئے ہیں زیر زمین دنیا میں گھومتے ہوئے ابھی تک میں خود ان سب سے واقف نہیں ہو سکا تمہیں مکمل لسٹ کیسے بنا دوں اور اگر بتا بھی دوں تو تمہیں صرف ان کو دیکھنے میں کئی سال لگ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا یہاں اس قدر بارز، کلب اور جوئے خانے ہیں۔ اتنے تو ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں نہ ہوں گے"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا میں چونکہ ان سب پر قانونی پابندی نہیں ہے اس لئے وہاں ہر چیز اوپن ہے۔ یہاں چونکہ ایسے کلبوں، بارز اور جوئے خانوں پر قانونی پابندی ہے اس لئے انہیں خفیہ بنایا جاتا ہے اور ان کے بارے میں صرف زیر زمین دنیا سے متعلق لوگ ہی جانتے ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ رین بو کلب بھی خفیہ ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کلب تو واقعی موجود ہے اور اس جیسے کلب واقعی موجود بھی ہوتے ہیں لیکن ان کے ہالز میں کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوتا۔ وہ واقعی عام سے کلب ہوتے ہیں جہاں لوگ ریستورانوں کی طرح بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں اور گپ شپ لگا سکتے ہیں۔ عام ہوٹلز کے ریستورانوں میں گپ شپ لگانے کا وقت نہیں دیا جاتا جبکہ یہاں

ایسی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ پھر وہاں کارڈ رومز بھی ہوتے ہیں اور دوسرے بے ضرر سی گیمیں بھی موجود ہوتی ہیں جن پر کوئی جوا۔ وغیرہ نہیں کھیلا جاتا اس لئے لوگ وہاں جاتے ہیں لیکن اصل کام ان کلبوں کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں ہوتا ہے جہاں خاص خاص لوگ جا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہمیں پھر وہاں جانے سے روک دیا جائے گا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں کیونکہ زیر زمین دنیا میں ایک خصوصی کوڈ چلتا ہے۔ کوئی بھی آدمی جو چاہے اجنبی ہو یا وہاں کا آنے جانے والا وہ جیسے ہی یہ کوڈ دوہراتا ہے اسے زیر زمین دنیا سے منسلک سمجھ لیا جاتا ہے اس لئے وہ اطمینان سے وہاں آ جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے اس طرح جواب دیا جیسے استاد کسی بچے کو سمجھاتا ہے۔

"اچھا۔ کیا کوڈ ہے وہ"...... جوانا نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"وائٹ شوز۔ یعنی سفید جوتے۔ یہ جنرل کوڈ ہے اس لئے کہ پاکیشیا کی زیر زمین دنیا کے بڑے بدمعاش اور غنڈے سفید جوتے پہننا نہ صرف پسند کرتے ہیں بلکہ شوقین بھی ہوتے ہیں اس لئے وائٹ شوز کا مطلب زیر زمین دنیا ہی سمجھا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ کوڈ ہر آدمی سے ہر بار پوچھا جاتا ہے"...... جوانا نے

پوچھا۔

"نہیں صرف اجنبی سے ورنہ جسے وہ جانتے پہچانتے ہوں اس کے لئے کوئی کوڈ نہیں ہوتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کیا تمہیں یہ رین بو کلب والے جانتے ہیں"...... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ میں کئی بار وہاں اس جونی سے ملنے جا چکا ہوں۔ جونی زیر زمین دنیا کا بہترین مخبر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد رین بو کلب کی ایک منزلہ عمارت جوانا کو نظر آ گئی۔ اس پر ایک پرانا سا بورڈ بھی لگا ہوا تھا۔

"یہی ہے ناں رین بو کلب"...... جوانا نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر جوانا نے کار آہستہ کر کے اسے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دیا۔ ایک طرف بڑی سی پارکنگ موجود تھی لیکن وہاں کاروں کی تعداد کافی کم تھی البتہ زیادہ تر لوگ پیدل ہی آ جا رہے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی اور وضع قطع چہرے مہرے اور چال ڈھال سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ان سب کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہی ہے۔ جوانا نے کار روکی اور پھر وہ دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ یہاں کوئی ٹوکن دینے والا سرے سے موجود ہی نہ تھا اس لئے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین ہال کی

طرف بڑھنے لگے۔

"وہ جونی کہاں ملے گا"...... جوانا نے پوچھا۔

"نیچے گیم ہال میں۔ وہ وہاں کا سپروائزر ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"وہاں علیحدہ کمرے بھی بنے ہوئے ہیں۔ اس جونی کو میں اپنے ساتھ اس کمرے میں لے جاؤں گا پھر وہاں اس سے پوچھ گچھ کر لیں گے اس وقت تک میں تمہیں پارٹی ہی بتاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن جونی نے ابھی تو تمہیں معلومات دینے سے انکار کیا تھا۔ کیا اب وہ یہ نہ سمجھ لے گا کہ تم اس سے اس بات کے لئے پوچھ گچھ کرنے آئے ہو"...... جوانا نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ہال واقعی سنسان پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا افراد وہاں موجود تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک عام سا غنڈہ کھڑا ہوا تھا۔ سائیڈ پر راہداری تھی جس کی دونوں سائیڈوں پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ یہ سب عام سے غنڈے نظر آ رہے تھے۔

"یہاں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کیا کرتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر تم نے صرف جونی کی نشاندہی کرنی ہے اور بس"۔ جوانا نے کہا۔ اس دوران وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"ہیلو ٹائیگر یہ اجنبی کون ہے"...... کاؤنٹر پر کھڑے غنڈے نے جوانا کو غور سے دیکھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مہمان ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان مسلح افراد نے بھی ان سے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔

"تو پھر کیا پروگرام ہے جوانا۔ وہاں چار پانچ مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں اور وہاں سب ہی زیر زمین دنیا کے لوگ ہوتے ہیں اور یہ سب مسلح ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جو میں نے کہا ہے وہی میرا مطلب ہے ٹائیگر میرا نام جوانا ہے جوانا۔ ابھی تمہیں نہیں معلوم کہ میں کیا ہوتا تھا"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نشاندہی کر دوں گا"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا لیکن جوانا نے اس کے ہنسنے کی کوئی پرواہ نہ کی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں جوئے کی چار میزیں لگی ہوئی تھیں اور ہر میز کے گرد دس افراد موجود تھے۔ ایک سائیڈ پر راہداری جا رہی تھی۔ اس ہال میں واقعی چاروں کونوں میں مشین گنوں سے مسلح چار آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ان مسلح افراد نے انہیں چونک کر دیکھا لیکن وہ خاموش رہے تھے۔

"جونی ادھر آؤ میری بات سنو"...... اچانک ٹائیگر نے ایک سائیڈ پر کھڑے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے جسم پر باقاعدہ

یونیفارم تھی۔ چہرے مہرے سے وہ بھی عام سا غنڈہ ہی نظر آ رہا تھا۔

"اوہ ٹائیگر تم اور یہاں۔ کیا بات ہے"...... جونی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جونی ہے اور تم نے ٹائیگر کو آریہ محلے سے اغوا ہونے والی لڑکی کو اغوا کرنے والوں کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا"...... جوانا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تم کون ہو۔ کوئی نئے آدمی لگتے ہو"...... جونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جوانا ہے اچھی طرح سن لو اس نام کو"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے جونی ہوا میں اس طرح اٹھتا چلا گیا جیسے وہ انسان کی بجائے ربڑ کا بنا ہوا کوئی کھلونا ہو اور دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے سے اڑتا ہوا جوئے کی ایک میز پر جا گرا۔ اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ کون ہے"...... پورے ہال میں جیسے یکلخت شور سا برپا ہو گیا۔ ٹائیگر حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ جوانا ایسی جگہ پر اس انداز کی حرکت بھی کر سکتا ہے۔

"سنو خبردار اگر کسی نے اسلحہ چلانے کی کوشش کی۔ میری کسی سے کوئی دشمنی یا تعلق نہیں ہے۔ میرا نام جوانا ہے اور میں سنیک

کلرز کا چیف ہوں۔ میں نے اس جونی سے چند باتیں پوچھنی ہیں اور بس"...... جوانا نے ہاتھ اٹھا کر چیختے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم یہاں اس طرح کی حرکت کرو"۔ اچانک ایک مشین گن بردار نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا جوانا کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں۔ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے جمپ لگایا اور وہ تیزی سے ایک میز کی اوٹ میں ہو گیا۔ جوانا نے بھی فائرنگ کرتے ہی جمپ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر گرنے والی مشین گن جھپٹ لی تھی اور اس کے بعد تو پورے ہال میں مشین گن چلنے کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی انسانی چیخوں کا جیسے سیلاب سا آ گیا۔ اسی لمحے سائیڈ راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو ٹائیگر نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے اس کا جسم ایک لمحے کے لئے راہداری کے کونے میں رکا اور دوسرے لمحے اس نے راہداری کے اندر کی طرف مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور ہال کی طرح راہداری میں بھی انسانی چیخوں کے ساتھ جسموں کے گرنے کے دھماکے سنائی دیئے۔ یہ سب فائرنگ صرف چند لمحے جاری رہی لیکن ان چند لمحوں میں ہال کا نقشہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ فرش پر خون ہی خون اور لاشوں کے ساتھ ساتھ تڑپتے ہوئے انسانی جسم نظر آ رہے تھے۔

"اب میز سے باہر آ جاؤ جونی ورنہ"...... جوانا نے کرخت لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے کانپتا ہوا جونی ایک میز کے پیچھے سے اٹھا اور اس نے بے اختیار ہوا میں ہاتھ اٹھا دیئے۔ وہ میز پر گر کر اچھل کر دوسری طرف جا گرا تھا اور چونکہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی فائرنگ شروع ہو گئی تھی اس لئے وہ وہیں دبک گیا تھا۔ جوانا نے اسے دبکتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ خاموش رہا تھا۔

"سیڑھیوں کا خیال رکھنا ٹائیگر"...... جوانا نے مڑے بغیر کہا۔

"میں پہلے ہی ادھر موجود ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہاں اب بتاؤ جونی کس نے اس لڑکی کو آریہ محلے سے اغوا کیا تھا۔ بولو"...... جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ج ج۔ جاسٹر نے۔ جاسٹر کا پورا گروپ تھا۔ میں اسی محلے میں رہتا ہوں اس لئے میں نے خود دیکھا تھا"...... جونی نے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ سرسوں کے پھول سے بھی زیادہ زرد پڑا ہوا تھا اور وہ اس طرح لڑکھڑا رہا تھا جیسے ابھی بے ہوش کر گر پڑے گا۔

"کون ہے یہ جاسٹر۔ کہاں ملے گا۔ بولو"...... جوانا نے کہا۔

"وہ ساز و کلب کے مینجر ٹونی کا خاص آدمی ہے۔ اس کا پورا گروپ وہیں رہتا ہے"...... جونی نے جواب دیا۔

"کیا وہ ٹونی کے لئے یہ کام کرتا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"اصل باس رالف ہے۔ گولڈن کلب کا رالف۔ ٹونی بھی اسی کا

ماتحت ہے۔ سازو کلب بھی اسی کی ملکیت ہے۔ میں نے رالف کو ٹائیگر کے بارے میں بتایا تھا لیکن وہ ٹائیگر کو جانتا ہی نہ تھا اور ویسے اسے بھی علم نہیں تھا کہ جاسٹر نے یہ کام کیا ہے۔ شاید جاسٹر نے اپنے لئے اس لڑکی کو اٹھایا ہو گا۔ یہ انتہائی عیاش آدمی ہے"۔ جونی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو اس جاسٹر کو ٹائیگر"...... جوانا نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں۔ میں کبھی سازو کلب نہیں گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب چلتے ہیں"...... جوانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جونی چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اسی لمحے ٹائیگر کی طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور سیڑھیاں چیخوں سے گونج اٹھیں۔

"ادھر سے ایک خفیہ راستہ ہے ادھر سے نکل چلتے ہیں"۔ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"راہداری میں چلو۔ میں کسی خفیہ راستوں کا قائل نہیں ہوں"۔ جوانا نے کہا اور مشین گن اٹھائے دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے ٹائیگر کیا کر سکتا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اوپر راہداری اور پھر ہال گولیوں سے گونج اٹھا۔ مشین گن کا میگزین ختم ہو گیا تھا

اس لئے اس نے اسے راہداری میں ہی پھینک دیا تھا اور وہیں ایک لاش کے ساتھ پڑی ہوئی ایک دوسری مشین گن اٹھا لی تھی۔ گو ہال میں سے بھی ان کا سامنا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ٹائیگر اور جوانا نے چند لمحوں میں سب کو گولیوں سے اڑا دیا۔ وہی حالت ہال کی ہو رہی تھی جو اس سے پہلے جوئے خانے کی تھی۔

"آؤ اب اس جاسٹر کو دیکھ لیں"...... جوانا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن وہیں ہال میں پھینکتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور پھر اطمینان سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باہر ہر طرف سنسانی پھیلی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد جوانا کی کار تیزی سے کمپاؤنڈ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تم نے تو وہاں قتل عام کر ڈالا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ منی سنیک ہیں ٹائیگر۔ مطلب ہے چھوٹے سانپ۔ اگر انہیں چھوڑ دیا جاتا تو یہ بڑے ہو کر زیادہ خطرناک بن جاتے لیکن مجھے حیرت ہے کہ اس قدر قتل و غارت کے باوجود پولیس نہیں آئی"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں پولیس بعد میں پہنچتی ہے تا کہ برستی ہوئی گولیوں سے محفوظ رہ سکے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب بتاؤ وہ سازو کلب کہاں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے کہیں ڈراپ کر کے رانا ہاؤس چلے جاؤ میں معلوم کر کے تمہیں وہیں کال کر دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں جوانا۔ اب بھی تم نے میرے نقطہ نظر سے غلط کام کیا ہے۔ یہ ایکریمیا نہیں پاکیشیا ہے۔ یہاں اس طرح کا قتل عام نہیں کیا جا سکتا۔ ایک دو آدمیوں کی ہلاکت اور بات ہے لیکن اس طرح ساٹھ ستر افراد کو بیک وقت ہلاک کر دینا دوسری بات ہے اور تم دیکھنا صبح کے اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لینا ہے۔ پولیس نے اسے دہشت گردی کا واقعہ بنا دینا ہے اور پھر ہم دونوں کی تلاش شاید اعلیٰ سطح پر شروع ہو جائے اور مجھے یقین ہے کہ تم نے سازو کلب میں بھی یہی کارروائی دوہرائی ہے۔ اب بھی مجھے یقین ہے کہ جو کچھ تم نے کیا ہے جب باس کو اس کا علم ہو گا تو ہم سنیک کلرز کی بجائے خود سنیک بن جائیں گے اور باس سنیک کلر اب مجھے ان لوگوں کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ اب میں خود ہی اصل حقائق کا سراغ لگا لوں گا اور پھر جو اصل آدمی ہو گا اس کی نشاندہی میں تمہیں کر دوں گا تم بے شک اس کے جسم میں مشین گن کے دو میگزین خالی کر دینا مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے تم تو ابھی سے گھبرا گئے ٹائیگر۔ ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ وہاں ایکریمیا میں جوانا کا نام دہشت کا نشان بن چکا

تھا"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو گا لیکن یہاں ایسا نہیں چل سکتا اس لئے تم مجھے ڈراپ کر کے رانا ہاؤس جاؤ"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم گھبرا گئے ہو تو ٹھیک ہے کیونکہ تم بہرحال میرے ساتھی ہو لیکن اصل آدمی کو تلاش کر کے تم نے مجھے ضرور بتانا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید اتنے آدمیوں کو ہلاک کرنے سے اس کی کسی نفسیاتی حس کو تسکین پہنچ گئی تھی اس لئے وہ انتہائی آسودہ لہجے میں بات کر رہا تھا اور شاید اسی لئے وہ ٹائیگر کی بات مان گیا تھا۔

"تم نے اب رانا ہاؤس سے اس حلیے میں نہیں نکلنا۔ پولیس اور شاید انٹیلی جنس اور ہو سکتا ہے کہ دیگر سرکاری ایجنسیاں بھی اب ہماری تلاش شروع کر دیں۔ میں بھی میک اپ میں رہوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں ان غنڈوں سے حکومت کو کیا ہمدردی ہو سکتی ہے"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غنڈوں سے کسی کو ہمدردی نہیں ہو گی لیکن مجھے یہاں کے حالات کا علم ہے۔ پولیس نے اپنی جان بچانے کے لئے اسے غنڈوں کی کارروائی کی بجائے دہشت گردی کا واقعہ بنا دینا ہے اور اخبارات نے اپنی اشاعت بڑھانے کی غرض سے اس میں مزید مرچ مصالحہ لگا دینا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے برا سا منہ بنا لیا۔

"پھر تو یہاں کام کرنے کا لطف ہی نہیں آئے گا"...... جوانا نے کہا۔

"یہاں اس طرح قتل عام نہیں ہونا چاہئے ۔یہی کام غلط ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم گھبراؤ نہیں"...... جوانا نے کہا۔

"بہرحال میری بات مان جاؤ۔ اگلے چوک پر مجھے ڈراپ کرو اور خود رانا ہاؤس چلے جاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے"...... جوانا نے کہا اور پھر واقعی اگلے چوک پر اس نے ٹائیگر کو اتارا اور خود کار آگے بڑھا لے گیا۔

"ہونہہ ۔ابھی سے گھبرا گیا ہے۔ ابھی تو اس نے جوانا کو اس کے صحیح روپ میں دیکھا ہی نہیں"...... جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف ہی بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ اسے سازو کلب کا علم ہی نہ تھا اس لئے سوائے رانا ہاؤس واپس جانے کے وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران ناشتے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران رات ہی ایک مشن مکمل کر کے ایکریمیا سے واپس آیا تھا اور اب اس کا پروگرام ناشتہ کر کے دانش منزل جانے کا تھا اس لئے وہ جلدی جلدی ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو عمران نے چائے کی پیالی واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا لیا۔

"دوران طعام بزرگ کہتے ہیں کہ بولنا منع ہوتا ہے اور ناشتہ بھی بہرحال طعام میں ہی شامل ہے اس لئے سوری"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا اور اپنا فقرہ مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔ سلیمان اسے ناشتہ دے کر مارکیٹ چلا گیا تھا کیونکہ اب عمران کی آمد کی وجہ سے اس نے سامان خریدنا تھا تاکہ لنچ اور ڈنر تیار کر سکے۔ اس کی عدم موجودگی

میں سلیمان کم شاپنگ کرتا تھا کیونکہ وہ خود زیادہ تر پھل کھا کر اور دودھ پی کر ہی وقت گزار لیتا تھا۔ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیالی واپس میز پر رکھی اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" ہاں اب بات ہو سکتی ہے۔ اب طعام اختتام پذیر ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" فیاض بول رہا ہوں۔ پہلے تم نے فون کیوں بند کر دیا تھا"۔ دوسری طرف سے سوپر فیاض کی پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی۔

" ارے ارے اتنی صبح تم آفس کیسے پہنچ گئے۔ کمال ہے۔ کہیں میرے ایکریمیا جانے کے بعد پاکیشیا میں سورج نے آدھی رات کو تو نکلنا نہیں شروع کر دیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں گھر سے بول رہا ہوں۔ میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ معلوم کر سکوں کہ تم واپس آئے ہو یا نہیں کیونکہ شام کو میں نے فون کیا تھا تو سلیمان نے بتایا تھا کہ تم ملک سے باہر گئے ہوئے ہو اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھی کو تمہاری عدم موجودگی میں ہتھکڑیاں ڈالوں"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" میرے ساتھی کو ہتھکڑیاں۔ کیا مطلب۔ کیا رات کو ڈراؤنے

خواب آنے شروع ہو گئے ہیں تمہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے آج کے اخبارات دیکھے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" نہیں۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص اشتہار آ گیا ہے ضرورت رشتہ کا"...... عمران نے کہا۔

" تمہارے ساتھی جوانا نے دہشت گردی کی ہے اور اس وقت پوری انتظامیہ حرکت میں ہے۔ ابھی میں نے تمہارے ڈیڈی کو نہیں بتایا کہ جوانا تمہارا ساتھی ہے اور رانا ہاؤس میں رہتا ہے ورنہ اب تک یہ جوانا سلاخوں کے پیچھے پہنچ چکا ہوتا"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے کہا۔

" جوانا نے دہشت گردی کی ہے۔ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم اخبار پڑھ لو میں تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں تمہارے سامنے اس جوانا کو گرفتار کیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر میز کی ایک سائیڈ پر پڑے اخبارات کا بنڈل اٹھایا اور پھر اس نے جیسے ہی اخبار کا پہلا صفحہ دیکھا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اخبار کی چیختی چلاتی چنگھاڑتی سرخیاں تھیں۔

" دارالحکومت میں دہشت گردی کا انتہائی خوفناک واقعہ۔ رین بو

کلب میں قتل عام۔ چالیس افراد ہلاک پندرہ شدید زخمی اور اس کے ساتھ ہی فوٹو تھے جس میں لوگ واقعی کیڑے مکوڑوں کی طرح مرے پڑے تھے۔ ہر طرف خون پھیلا ہوا تھا۔

" دہشت گرد خفیہ تنظیم سنیک کلرز کی ہولناک کارروائی "۔ دوسری سرخی تھی اور عمران سنیک کلرز کا نام پڑھ کر ایک بار پھر اچھل پڑا۔ پھر اس کی نظریں تیزی سے تفصیل پر دوڑتی چلی گئیں۔ پوری تفصیل پڑھنے کے بعد عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ تفصیل کے مطابق یہ کارروائی ٹائیگر اور جوانا نے کی تھی اور جوانا نے جوا خانے میں باقاعدہ اپنا اور تنظیم کا نام بتا کر اعلان کیا تھا اور ٹائیگر کو رین بو کلب والے پہلے سے جانتے تھے۔ ٹائیگر اور جوانا کے حلیے بھی تفصیل سے درج تھے اور یہ ساری تفصیل زخمیوں سے حاصل کی گئی تھی۔

" یہ کیا ہو گیا ہے۔ جوانا اور ٹائیگر نے کیوں یہ قتل عام کیا ہے "...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جوانا کہاں ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" یس باس اور آپ غیر ملک سے واپس آ گئے ہیں باس "۔ دوسری

طرف سے جوزف نے پوچھا۔

" ہاں میں کل رات واپس آیا ہوں۔ جوانا سے میری بات کراؤ "۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ اپنے کمرے میں ہے باس۔ ویسے جو کچھ آپ اس سے پوچھنا چاہتے ہیں وہ میں بتا دیتا ہوں "...... جوزف نے کہا تو عمران جوزف کے اس انداز پر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا واقعی جوانا اور ٹائیگر نے یہ دہشت گردی کی ہے "...... عمران نے کہا۔

" پولیس نے اپنے بچاؤ کے لئے اسے دہشت گردی کی کارروائی قرار دے دیا ہے باس۔ ورنہ یہ دہشت گردی نہیں تھی "...... جوزف نے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ تفصیل سے بات کرو "...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جوزف نے جوانا کے ڈائننگ ٹیبل پر اخبار میں لڑکی کے اغوا، اس کے گھر والوں کی غنڈوں کے ہاتھوں ہلاکت سے لے کر چیف، سر سلطان اور پھر چیف سے دوبارہ ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتانے کے بعد ٹائیگر کو رانا ہاؤس بلانے اور پھر ٹائیگر کی طرف سے جونی کو فون کرنے اور جونی کے نہ بتانے پر جوانا اور ٹائیگر کے رین بو کلب جانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

" لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ لوگ وہاں جا کر اس طرح بے دریغ قتل عام شروع کر دیں "...... عمران کے لہجے میں غصہ اور

بڑھ گیا تھا۔

" بس یہی غلطی جوانا سے ہوئی ہے۔ ابھی تو ٹائیگر نے اسے واپس بھجوا دیا تھا ورنہ جوانا سازو کلب اس جاسٹر کے پیچھے بھی جانا چاہتا تھا اور ٹائیگر نے جوانا کو یہی بتایا تھا کہ پولیس نے لازماً اسے دہشت گردی کی کارروائی قرار دے دینی ہے اور واقعی ہوا بھی ایسا ہی ہے"۔ جوزف نے کہا۔

" جوانا کو بلاؤ اور اسے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا۔

" ہیلو ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

" یہ تم نے کیا حماقت کی ہے جوانا۔ یہ طریقہ ہوتا ہے کام کرنے کا"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری ماسٹر۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ پولیس اس کو دہشت گردی کی کارروائی بنا دے گی۔ مجھے ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو ہلاک کرنے پر کوئی افسوس نہیں ہوا ان کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا لیکن بہرحال اب میں اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں خود جا کر گرفتاری دے دیتا ہوں"۔ جوانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ایکریمیا نہیں پاکیشیا ہے۔ تم نے واقعی حماقت کی ہے

نانسنس۔ اب ٹائیگر بھی ساتھ ہی ملوث ہو گا اور نجانے کون کون اس چکر میں ملوث ہو جائے"...... عمران نے شدید غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں سارا الزام اپنے سر لے لوں گا آپ پریشان نہ ہوں"۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ابھی تم نے کوئی گرفتاری نہیں دینی۔ میں چیف اور سر سلطان سے بات کر کے پھر تمہیں فون کرتا ہوں۔ تم وہیں رہو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر۔ یہ تم نے کیا کیا کہ جوانا کو اجازت دے دی۔ تمہیں معلوم تو ہے اس کی فطرت اور بیک گراؤنڈ۔ اب بتاؤ"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو جوزف کو انکار کر دیا تھا عمران صاحب لیکن پھر جوزف نے سر سلطان سے بات کی اور سر سلطان نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں انہیں اجازت دے دوں کیونکہ انہوں نے انہیں سمجھا دیا ہے کہ وہ کسی کو ہلاک نہیں کریں گے صرف غنڈوں اور بدمعاشوں کو پکڑنے میں پولیس کی مدد کریں گے۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ کسی کو غصے میں ہلاک بھی کر سکتے ہیں لیکن سر سلطان نے کہا کہ

جوزف نے ان سے وعدہ کیا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ جوزف غلط کام نہیں کرے گا اس لئے مجبوراً مجھے جوزف کو اجازت دینی پڑی"۔ بلیک زیرو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے سر سلطان سے بات کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب ان دونوں کو پھانسی کے پھندے سے کوئی نہیں بچا سکتا اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کی سائیڈ نہ لوں اور خاموش رہوں"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"فیاض کے پاس جوانا کی گرفتاری کے وارنٹ ہیں اور اسے معلوم ہے کہ جوانا رانا ہاؤس میں موجود ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تھا کہ میں اس کے ساتھ چل کر جوانا کی گرفتاری میں مدد کروں وہ ابھی پہنچنے ہی والا ہو گا اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے سامنے میں سر سلطان سے کوئی بات کروں اس لئے تم سر سلطان سے کہو کہ وہ اپنے آفس میں رہیں۔ میں سوپر فیاض سے فارغ ہو کر خود انہیں فون کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ اگر کہیں تو میں سر عبدالرحمن کو بطور چیف کہہ دوں کہ وہ اس معاملے کو پینڈنگ کر دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی تم نے کچھ نہیں کہنا۔ سوپر فیاض نے شاید ڈیڈی کو نہیں بتایا کہ جوانا کون ہے اور کہاں رہتا ہے ورنہ وہ خود جوانا کی گرفتاری کے لئے رانا ہاؤس پہنچ گئے ہوتے۔ میں سوپر فیاض سے

حالات معلوم کر لوں اس کے بعد میں سر سلطان سے بات کروں گا اور پھر جو کچھ میں مناسب سمجھوں گا ویسے ہی کروں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں سر سلطان کو فون کر کے پابند کر دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آیا ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد سلیمان سٹنگ روم کے دروازے کے آگے سے گزر گیا لیکن چند لمحوں بعد ہی واپس آگیا۔

"آپ پریشان نظر آ رہے ہیں صاحب۔ کیا بات ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"...... سلیمان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جوانا نے ایک ایسی حرکت کر ڈالی ہے جس نے حقیقتاً مجھے پریشان کر دیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جوانا نے حرکت۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھو اخبار۔ اس میں اس کا کارنامہ تفصیل سے شائع ہوا ہے اور پوری حکومت ہل گئی ہے۔ سوپر فیاض اس کا وارنٹ گرفتاری لئے یہاں پہنچنے والا ہے"...... عمران نے اخبار اٹھا کر سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے اخبار دیکھا تو اس کے چہرے پر

انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سرخیاں دیکھنے کے بعد خبر کی تفصیل پڑھنے لگا اور پھر اس نے اخبار ایک طرف رکھ دیا۔

" یہ سنیک کلرز کیا ہے۔ یہ کیسی تنظیم ہے"...... سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے جوزف کی بتائی ہوئی پوری تفصیل اسے بتا دی۔

" تو پھر اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" یہ خبر پڑھ کر بھی تم یہ بات کر رہے ہو"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پولیس تو ایسے کارنامے سرانجام دیتی رہتی ہے۔ غنڈوں کی لڑائی کو دہشت گردی قرار دے دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پولیس تو جس گھر میں قتل ہو جائے اس کے مالک کو قاتل قرار دے دیتی ہے۔ باپ قتل ہو تو بیٹا قاتل، عورت قتل ہو تو شوہر قاتل، شوہر قتل ہو تو بیوی قاتل۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم ہے کہ جوانا نے دہشت گردی نہیں کی۔ اس نے ایک شریف لڑکی کے اغوا کرنے والوں کا سراغ لگاتے ہوئے وہاں گیا اور پھر اس نے اپنی فطرت کے مطابق وہاں قتل عام کر ڈالا۔ اس کے ذہن میں تو یہ بات تھی کہ وہ غنڈوں اور بدمعاشوں کو ہلاک کر رہا ہے۔ سانپوں کا سر کچل رہا ہے لیکن قانون تو اس بات کو

تسلیم نہیں کرتا۔ جوانا گرفتار ہو گیا تو ظاہر ہے اس قدر قتل و غارت کے نتیجے میں اسے لازماً موت کی سزا دے دی جائے گی"...... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اب تک جتنے قتل کئے ہیں آپ کو کتنی بار گرفتار کیا گیا ہے اور کتنی بار موت کی سزا دی گئی ہے۔ آپ بھی تو مجرموں اور دشمن ایجنٹوں کو ہی ہلاک کرتے ہیں اور وہ بھی تو انسان ہوتے ہیں اور قانون تو سب کے لئے یکساں ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کس لئے یہ سب کچھ کرتا ہوں۔ میرے سامنے ملک کا مجموعی مفاد ہوتا ہے، ملک کی سلامتی ہوتی ہے، ملک کے کروڑوں افراد کا تحفظ ہوتا ہے اور پھر مجھے سرکاری سرپرستی حاصل ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا حکومت نے آپ کو لائسنس دے رکھا ہے کہ آپ جسے ملک دشمن سمجھیں ہلاک کر دیں۔ آپ پر کوئی قانون لاگو نہیں ہو گا"۔ سلیمان نے کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے زچ ہو کر کہا۔

" جوانا نے نہ ہی کوئی دہشت گردی کی ہے اور نہ کوئی جرم۔ وہ ایک سرکاری تنظیم سنیک کلرز کا ایجنٹ ہے اور وہ ایک سانپ کو

پکڑنے کے لئے غنڈوں کے اڈے میں گیا جہاں اس پر فائر کھول دیا گیا اور پھر اس نے اپنی حفاظت کی غرض سے وہاں کارروائی کی اور اس طرح مقابلے بازی میں غنڈے ہلاک ہو گئے"...... سلیمان نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنیک کلرز کیسے سرکاری تنظیم ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"ابھی آپ نے خود تو بتایا ہے کہ سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج بھی ہیں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے سفارش کی کہ ایک سرکاری تنظیم قائم کی جائے جو ان غنڈوں اور بدمعاشوں کی سرکوبی کرے جو شریف اور غریب لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑتے رہتے ہیں کیونکہ حکومت پاکیشیا کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرے اور حکومت کا صرف یہ فرض نہیں ہے کہ وہ ملک کے مجموعی مفاد اور سلامتی اور کروڑوں عوام کے مفادات کے تحفظ کی خاطر سیکرٹ سروس قائم کرے بلکہ اس کا یہ فرض بھی ہے کہ ملک کے کسی ایک شہری کی جان مال اور عزت کا بھی اسی طرح تحفظ کرے جس طرح پورے ملک کا کرتی ہے۔ پاکیشیا کا ایک شہری بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا پورا ملک اور سیکرٹ سروس کا صرف یہی کام نہیں رہ جاتا کہ اس کے ملک کے شہریوں کی زندگی کو اجیرن بنا دیا جائے، ان کی نوجوان لڑکیوں کو دن دہاڑے اغوا کر کے ان سے زیادتی کی جائے اور وہ بے کس اور بے بسی کی حالت میں

خودکشی کر لیں اور اس کے سارے گھر والوں کو دن دہاڑے گولیوں سے ہلاک کر دیا جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف ملک کے مجموعی مفاد کی حفاظت کرتی رہ جائے اور لڑکی کی بے بسی اور لاچاری اور اس کے والدین کو ہلاک کرنے والوں کے خلاف اگر کوئی ان غنڈوں اور بدمعاشوں، ان زہر سے بھرے سانپوں کو کچل دے تو اسے گرفتار کر کے پھانسی پر چڑھا دیا جائے"...... سلیمان نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ تمہاری بات تو ٹھیک ہے مگر"...... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کسی اگر مگر کو نہیں جانتا۔ پاکیشیا کی بیٹی کو اغوا کر لیا جائے اور اس سے زیادتی کی جائے اور اس کے گھر والوں کو ہلاک کر دیا جائے اور حکومت اور اس کے کارندے صرف اگر مگر کرتے رہ جائیں اس لئے کہ وہ غریب لوگ تھے، بے بس اور لاچار لوگ تھے اگر یہی کام خدانخواستہ سرسلطان کے ساتھ ہو جاتا تو کیا حکومت اور آپ اس طرح اگر مگر کرتے رہ جاتے۔ مجھے افسوس ہے صاحب کہ آپ جوانا کو شاباش دینے کی بجائے الٹا یہ سوچ رہے ہیں کہ اس نے غلطی کی ہے"...... سلیمان نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بہت خوب سلیمان۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔

میں تمہارا شکر گزار ہوں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

" جاؤ سلیمان سوپر فیاض آیا ہو گا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب"...... سلیمان کی سنجیدہ آواز سنائی دی اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" اٹھو چلو میں نے جوانا کو گرفتار کرنا ہے۔ اس کا وارنٹ گرفتاری میرے پاس ہے۔ اٹھو"...... سوپر فیاض نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" بیٹھو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا ہوا۔ اب اپنے ساتھی کی گرفتاری کی بات سن کر سنجیدہ ہو گئے ہو۔ وہ قاتل ہے۔ اس نے قتل عام کیا ہے اسے اس کی سزا بھگتنی ہو گی"...... سوپر فیاض نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تم بیٹھو تو سہی ورنہ جوانا کو گرفتار کرنے کے جرم میں تمہارے ہاتھوں میں بھی ہتھکڑیاں پڑ سکتی ہیں۔ بیٹھو"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اچھا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ سنو میں نے اسے گرفتار کرنا ہے ہر صورت میں اور میں سرکاری معاملات میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا"۔ سوپر فیاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم کوئی لحاظ کرو"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اٹھو اور میرے ساتھ چلو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" کس حیثیت سے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ تمہارا ساتھی ہے۔ اس حیثیت سے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

" تم نے رانا ہاؤس دیکھا ہوا ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں دیکھا ہوا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" تو پھر جاؤ اور اسے جا کر گرفتار کر لو میرے پاس کیوں آئے ہو۔ وارنٹ گرفتاری تمہاری جیب میں ہے اور تم سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ ہو۔ جاؤ اور گرفتار کر لو اسے۔ کیا رکاوٹ ہے ایسا کرنے میں اور اگر تمہیں جوانا سے ڈر لگتا ہے تو پھر ڈیڈی کو ساتھ لے جاؤ۔ وہ نہیں ڈریں گے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔

" میں ڈیوٹی پر ہوں اس لئے چائے نہیں پیوں گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" اس فلیٹ میں آپ ڈیوٹی پر کیسے ہو گئے سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ یہ فلیٹ تو آپ کا ہی ہے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں جوانا کو گرفتار کرنے کی ڈیوٹی پر ہوں اس کا وارنٹ گرفتاری میری جیب میں ہے"...... سوپر فیاض نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" کس نے جاری کیا ہے یہ وارنٹ"...... سلیمان نے چائے کے برتن میز پر لگاتے ہوئے کہا جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا مطلب"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ مجھے حیرت ہے کہ آپ اپنے ہی ایک ساتھی کو اس لئے گرفتار کرنے جا رہے ہیں کہ اس نے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جوانا سنیک کلرز نامی سرکاری تنظیم کا رکن ہے اور آپ بھی حکومت کے ملازم ہیں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ کس نے یہ وارنٹ جاری کیا ہے"...... سلیمان نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے البتہ چائے کی پیالی اٹھا لی تھی۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے دہشت گردی کی ہے اور یہ سنیک کلرز کیسے سرکاری تنظیم ہو گئی"...... سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے باقاعدہ درخواست کر کے یہ تنظیم بنوائی ہے اور چیف نے خصوصی طور پر جوانا کو اس کا رکن بنایا ہے۔ مجھے خود جوانا نے

بتایا ہے۔ صاحب تو ملک سے باہر تھے اس لئے انہیں تو معلوم نہیں ہے لیکن میں یہاں موجود تھا مجھے معلوم ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے اس بار قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اس کا اکڑا ہوا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

" فیاض صاحب آپ لوگ تو دفتروں میں بیٹھ کر صرف تنخواہیں وصول کرتے ہیں آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہاں ملک میں غنڈے اور بدمعاش کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کس طرح شریف اور غریب لوگوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ غنڈوں کے ایک گروپ نے آریہ محلے کے ایک غریب درزی کی نوجوان لڑکی کو دن دہاڑے اغوا کیا، اس کے باپ اور گھر والوں نے مزاحمت کی تو ان سب کو ان غنڈوں نے ہلاک کر ڈالا تھا"...... سلیمان نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے اخبار میں پڑھا تھا لیکن ایسا تو اکثر ہوتا رہتا ہے اور پولیس ان لوگوں کے خلاف کام کرتی رہتی ہے"...... فیاض نے کہا۔

" میں نے بھی اخبار میں یہ خبر پڑھی تھی اور شاید سرسلطان نے بھی پڑھی ہو گی۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ پولیس کیا کرتی رہتی ہے اس لئے انہوں نے باقاعدہ چیف سے سفارش کی ہو گی اور پھر چیف نے یہ تنظیم بنا دی۔ مجھے جوانا نے

بتایا تھا کہ چیف نے اسے رانا ہاؤس میں کال کر کے یہ اطلاع دی تھی۔ پھر جوانا نے ٹائیگر سے بات کی۔ ٹائیگر نے کھوج لگایا تو اسے معلوم ہوا کہ رین بو کلب کا جونی ان غنڈوں کو جانتا ہے۔ چنانچہ جوانا اور ٹائیگر اس جونی سے کلیو حاصل کرنے وہاں گئے لیکن وہاں غنڈوں اور بدمعاشوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے یہی نکلنا تھا کہ وہاں قتل عام ہو جاتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بہرحال قتل تو ہے"...... فیاض نے اس بار انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ واقعی قتل ہے تو ٹھیک ہے جا کر گرفتار کر لو جوانا کو چیف آف سیکرٹ سروس اور سر سلطان خود ہی نمٹ لیں گے"۔ سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

"کیا واقعی ایسی ہی بات ہے"...... فیاض نے سلیمان کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو سرے سے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ میں تو رات ہی باہر سے واپس آیا ہوں اور صبح اخبار میں یہ سب کچھ پڑھا ہے۔ ویسے سلیمان غلط بات نہیں کیا کرتا اس لئے اس نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ شاید چیف آف سیکرٹ سروس کو ابھی اس بات کی اطلاع نہیں ملی کہ جوانا کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے ہیں اور تم اسے گرفتار کرنا چاہتے ہو اور مجھے یقین ہے کہ جیسے

ہی اسے اطلاع ملی پھر نہ وارنٹ جاری کرنے والا اپنے عہدے پر رہے گا اور نہ جوانا کو گرفتار کرنے والا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی نے جاری کئے ہیں وارنٹ گرفتاری۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں اس جوانا کو جانتا ہوں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں نے صرف نام سنا ہوا ہے اور وہ بھی عمران کے منہ سے تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں تم سے مل کر اس جوانا کا پتہ کروں اور اسے ہر حالت میں گرفتار کروں۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"...... سوپر فیاض نے اس بار رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم ڈیوٹی پر ہو جو چاہے کرو البتہ یہ بتا دوں کہ یہ وارنٹ اگر صدر مملکت نے بھی جاری کئے ہوتے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر وہ بھی اپنی کرسی سے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں تمہارے ڈیڈی کو فون کر کے بتا دوں یہ سب کچھ"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"بے شک بتا دو لیکن یہ بتا دینا کہ یہ ساری تفصیل تمہیں سلیمان نے بتائی ہے کیونکہ میں تو رات کو آیا ہوں اور مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ سلیمان کا نام سن کر تو وہ مجھے گولی مار دیں گے"۔ سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"تو پھر جا کر جوانا کو گرفتار کر لو اور بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تم جوانا کو یہاں بلا لو۔ وہ خوفناک قاتل ہے ایسا نہ ہو کہ الٹا وہ مجھ پر ہی فائر کھول دے"...... سوپر فیاض نے آخرکار اصل بات بتا دی۔

"سوری۔ میں نے اسے یہاں بلوا کر گرفتار کرایا تو میں خود چیف کے عتاب کا شکار ہو جاؤں گا۔ سوری یہ کام تمہیں خود ہی کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر کہہ دیتا ہوں کہ جوانا کا تو پتہ نہیں چل رہا پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا"...... سوپر فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اس کے عقب میں دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے خشک اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

"سر سلطان آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کہہ کر تنظیم بنوائی تھی اور اب جب اس تنظیم نے کام شروع کیا ہے تو آپ کی حکومت نے اسے دہشت گردی کی کارروائی قرار دے کر جوانا کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ غنڈوں اور بدمعاشوں سے اپنی حفاظت کرنا کیا دہشت گردی ہوتا ہے"...... عمران کا لہجہ تلخ تھا۔

"یہ تو ٹھیک ہے عمران بیٹے کہ جوانا نے غنڈوں اور بدمعاشوں کو ہلاک کیا ہے لیکن قانون اسے یہ اجازت تو نہیں دیتا کہ وہ کسی پر مقدمہ چلائے بغیر اسے ہلاک کر دے اور پھر اس قدر ہلاکتیں۔ سوری صدر صاحب اس خبر کو پڑھ کر سخت ناراض ہوئے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ مجرموں کو فوراً گرفتار کیا جائے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مرنے والے سب غنڈے بدمعاش اور مجرم تھے۔ دوسری بات یہ کہ جوانا اور ٹائیگر نے حفاظت خود اختیاری کے تحت فائر کھولا ہے ورنہ ان کی لاشیں بھی غائب کر دی جاتیں اور تیسری اور آخری بات یہ کہ کیا اس غریب درزی کی نوجوان اور کالج میں پڑھتی ہوئی لڑکی کو دن دہاڑے اس کے گھر میں گھس کر اغوا کرنا، اس کے والدین کو گولیوں سے اڑا دینا اور پھر اس لڑکی کو بے آبرو کرنے کی کوشش کرنا کہ اس غیرت مند کو خودکشی پر مجبور ہونا پڑا۔ کیا یہ جرم نہیں ہے۔ کیا اس جرم کے مرتکب افراد کسی رحم اور

ہمدردی کے مستحق ہیں۔ کیا جوانا ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہناتا۔ اگر یہ لڑکی غریب درزی کی بیٹی ہونے کی بجائے صدر مملکت کی بیٹی ہوتی تو کیا پھر بھی صدر صاحب ان غنڈوں اور بدمعاشوں کی موت پر افسوس کرتے۔ صدر صاحب کو بتا دیں آپ کہ پاکیشیا کی اس غیرت مند لڑکی کے انتقام میں ابھی نجانے اور کتنے قتل عام ہوں گے۔ ان بدمعاشوں اور غنڈوں کی لاشوں سے سڑکیں بھر جائیں گی۔ یہ انسان نہیں ہیں یہ معاشرے کے وہ زہریلے سانپ ہیں جن کے سر کچلنے معاشرے کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور آپ اور صدر صاحب انہیں دودھ پلانا چاہتے ہیں تاکہ یہ جب چاہیں جس طرح چاہیں غریبوں کی عزتوں سے کھیلتے پھریں۔ نہیں جناب ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ جوانا نے تنظیم کا نام درست رکھا ہے۔ سنیک کلر اور صرف جوانا ہی نہیں اس ملک کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ سنیک کلر بن جائے۔ آپ بھی اور میں بھی اور صدر مملکت بھی"۔ عمران نے اور زیادہ تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"صاحب چائے لے آؤں اور ساتھ سنیکس بھی"...... اچانک سلیمان نے دروازے پر آ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید دروازے کے ساتھ کھڑا عمران کی باتیں سن رہا تھا۔

"تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں سلیمان ورنہ حقیقتاً مجھے جوانا پر بے حد غصہ آ رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانا کو صرف سمجھا دیں کہ وہ آئندہ ایسا قتل عام نہ کرے اور بس"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں اس نے اپنا کوٹہ پورا کیا ہے۔ طویل عرصے سے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہوا تھا اس لئے اسے جیسے ہی موقع ملا اس کا ہاتھ کھل گیا"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) شاگرد رشید جناب فلسفی اعظم آغا سلیمان پاشا بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ آپ اور سلیمان کے شاگرد۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے جواب میں سلیمان کی وہ پوری تقریر کے ساتھ ساتھ فیاض کے ساتھ سلیمان کی باتیں اور پھر اپنی باتیں سب دوہرا دیں۔

"اوہ سلیمان نے واقعی درست کہا ہے عمران صاحب۔ اس اینگل پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ اصل چیف ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا۔ ہم دونوں تو صرف ڈمی ہیں وہ نہ سوچے گا تو اور کون سوچے گا اور ہاں

اب چونکہ اصل چیف کا حکم صادر ہو چکا ہے اس لئے اب تم سنیک کلرز کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دو اور ڈیڈی کو فون کر کے انہیں بھی بتا دو اور صدر مملکت کو بھی اور ساتھ ہی سر سلطان کو کہہ دو کہ وہ حکومت کی طرف سے باقاعدہ ریڈیو اور ٹی وی پر سرکاری طور پر وضاحت کر دیں تاکہ عوام بھی مطمئن ہو سکیں لیکن تنظیم کا نام وغیرہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں ابھی بات کرتا ہوں صدر صاحب سے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں جوانا کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

" موجود ہے باس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" اسے بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی مطمئن آواز سنائی دی۔

" مبارک ہو جوانا اب تم پاکیشیا کے سرکاری آدمی بن چکے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سرکاری آدمی۔ کیا مطلب۔ ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

" چیف نے سنیک کلرز کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور تم سنیک کلرز کے چیف ہو۔ مجھے بھی چیف نے فون کر کے بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اس رین بو کلب والے واقع کا کیا ہو گا۔ میں تو اپنی گرفتاری دینے کے لئے تیار بیٹھا ہوا تھا"...... جوانا نے کہا۔

" جناب آغا سلیمان پاشا نے ساری گیم ہی پلٹ دی ہے۔ چیف نے مجھے فون کیا تو فون اٹنڈ کیا سلیمان نے اور پھر اس نے چیف کو جب سمجھایا کہ جوانا نے سانپوں کا سر کچلا ہے شریف لوگوں کو ہلاک نہیں کیا تو اس کی فصیح و بلیغ تقریر پر چیف بھی قائل ہو گیا اور اس نے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کرنے کا حکم دے دیا اس لئے اب سرکاری طور پر خود ہی وضاحت ہو جائے گی۔ تم فکر مت کرو"۔ عمران نے کہا۔

" سلیمان کیا چیف کو سمجھا سکتا ہے ماسٹر"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کا اعزازی صدر ہے جبکہ چیف تو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی چیف ہے اس لئے جب اس نے تمہارے حق میں تقریر کی تو چیف تو چیف مجھے بھی بے اختیار کان لپیٹنے پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں سلیمان کا مشکور ہوں۔ بہرحال اب میں باز آیا ایسی تنظیم

سے اس لئے آپ چیف کو کہہ دیں کہ وہ میری بجائے کسی اور کو اس کے لئے مقرر کر دیں"...... جوانا نے کہا۔

" صرف سلیمان ہی آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے۔ میں اور تم نہیں ہیں اس لئے چیف کے حکم پر انکار کی گنجائش ہی نہیں ہو سکتی۔ اب تو تمہیں بہرحال بھگتنا ہی پڑے گا البتہ اپنا ہاتھ نرم رکھنا ورنہ ہو سکتا ہے کہ آئندہ سلیمان بھی تمہارے لئے بے بس ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ماسٹر اب مجھے بھی سمجھ آ گئی ہے لیکن اب مجھے اس جاسٹر کو پکڑنا ہو گا"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جاسٹر۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو جوانا نے اسے جونی کی بتائی ہوئی باتوں کی تفصیل بتا دی۔

" سازو کلب یہ کہاں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تو نہیں معلوم ٹائیگر کو معلوم ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں ٹائیگر کو کال کر کے اس سے بات کرتا ہوں۔ اس بار میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں ٹرانسمیٹر موجود تھا کیونکہ ٹائیگر کا کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہو۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... رالف نے سخت لہجے میں کہا۔

" ہوٹل ہالی ڈے سے جناب انتھونی بات کرنا چاہتے ہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کراؤ بات"...... رالف نے کہا۔

" ہیلو رالف میں انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد انتھونی کی آواز سنائی دی۔

" تمہیں اطلاع مل چکی ہو گی رین بو کلب میں قتل عام کی"۔ انتھونی نے کہا تو رالف چونک پڑا۔

" ہاں لیکن تم نے خاص طور پر اس کے لئے کال کیوں کی ہے۔ جرائم پیشہ گروپس تو آپس میں ٹکراتے ہی رہتے ہیں اور ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں تفصیل بتائی گئی ہے اس واقعے کی"...... انتھونی نے

پوچھا۔

"تفصیل میں نے کیا کرنی تھی۔ میرا اس گھٹیا سے کلب سے کیا تعلق ہے۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہاں چالیس پچاس افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کوئی حبشی تھا فائرنگ کرنے والا اور اس نے کسی عجیب سی تنظیم کا نام بھی لیا تھا۔ ہاں سنیک کلرز لیکن کیا بات ہے تم کیوں اس قدر پراسرار بن رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کارروائی میں ٹائیگر بھی شامل تھا جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا تھا اور تم نے بتایا تھا کہ تمہیں مخبر جونی نے بتایا ہے اور یہ جونی بھی اس واردات میں ہلاک ہوا ہے اور میں نے اپنے طور پر جو تفصیل معلوم کی ہے اس کے مطابق وہ حبشی جس نے اپنا نام جوانا بتایا ہے اور جس نے اپنی تنظیم کا نام سنیک کلرز بتایا ہے وہ اس ٹائیگر کے ساتھ رین بو کلب پہنچا اور پھر بھرے ہال میں اس نے جونی سے پوچھ گچھ شروع کر دی پھر اسے ایک جوئے کی میز پر پٹخ دیا جس پر وہاں موجود مسلح افراد نے ان پر فائر کھول دیا لیکن اس حبشی اور ٹائیگر دونوں نے سوائے اس جونی کے باقی سب کو ہلاک کر دیا اور پھر اس جونی سے انہوں نے پوچھ گچھ کی۔ جونی نے اسے سازو کلب کے جاسٹر کا نام بتایا جس کے بعد جونی کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور وہ دونوں وہاں سے اوپر کلب کے ہال میں پہنچے اور وہاں بھی انہوں نے قتل عام کیا اور نکل گئے"...... انتھونی نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ تم نے اچھا کیا مجھے بتا دیا۔ اب میں خود ہی انہیں تلاش کر کے ان کا عبرتناک حشر کروں گا۔ اب ان کی موت ضروری ہو گئی ہے"...... رالف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاسٹر کو اگر ہو سکے تو ملک سے باہر بھجوا دو ورنہ وہ ظاہر ہے تمہارے بارے میں بتا دے گا اور پھر معاملات تمہارے لئے بھی خطرناک ہو سکتے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"مجھ سے ایسی باتیں آئندہ مت کرنا انتھونی۔ میں تمہیں دوست سمجھتا ہوں اس لئے تمہاری یہ باتیں برداشت کر جاتا ہوں لیکن آئندہ ایسی کوئی بات نہ کرنا تم رالف کو نہیں جانتے"...... رالف نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ ذرا سا کسی کو منہ لگاؤ تو یہ لوگ سر پر چڑھ جاتے ہیں"۔ رالف نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جاسٹر سے بات کراؤ میری"...... رالف نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ ابھی تک غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رالف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جاسٹر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جاسٹر کی آواز

سنائی دی۔

"یہ تم آریہ محلے میں کس لڑکی کو اٹھا لائے تھے جس کے لئے لوگ قتل عام پر اتر آئے ہیں۔ کون لڑکی تھی وہ"...... رالف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"قتل عام۔ کیا مطلب باس۔ ویسے وہ ایک غریب درزی کی لڑکی تھی۔ اس کا باپ اور دوسرے گھر والوں نے مزاحمت کی تھی تو میں نے ان سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے پیچھے کس نے آنا ہے۔ آپ کس قتل عام کی بات کر رہے ہیں"...... جاسٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں رین بو کلب میں ہونے والے واقع کے بارے میں علم نہیں ہوا"...... رالف نے کہا۔

"رین بو کلب میں۔ اوہ ہاں لیکن وہ تو کسی حبشی کی واردات ہے اور اس نے کسی سنیک کلرز نامی تنظیم کا نام لیا تھا۔ وہ ایکریمین نژاد حبشی بتایا جاتا ہے۔ اس کا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے"...... جاسٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"احمق آدمی وہ جونی سے پوچھ گچھ کرنے آئے تھے کیونکہ جونی نے انہیں بتانے سے انکار کر دیا تھا کہ یہ واردات تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے کی ہے اور پھر انہوں نے سب کو ہلاک کر کے جونی سے پوچھ گچھ کی اور مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق جونی نے ان کے سامنے تمہارا نام لیا تھا اور اس حبشی کے ساتھ ٹائیگر تھا۔ وہی ٹائیگر

جس کو جونی نے مجھے کال کرتے ہوئے انتہائی خطرناک آدمی بتایا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس لڑکی کے اغوا کے سلسلے میں ہی کام کر رہے ہیں"...... رالف نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں میں اب اس ٹائیگر اور اس حبشی کو خود تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... جاسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ تم انہیں ٹریس کر کے اور پھر انہیں اغوا کر کے کسی پوائنٹ پر پہنچاؤ اور پھر مجھے کال کر کے بتاؤ میں خود ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے پیچھے کون ہے"...... رالف نے کہا۔

"یس باس"...... جاسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن سنو تم نے خیال رکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم ان کے ہاتھ آ جاؤ"...... رالف نے کہا۔

"باس آپ مجھے اور میرے گروپ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں ایسا نہیں ہو گا"۔ جاسٹر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے"...... رالف نے مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ چیف باس وکٹر کے علم میں یہ بات لائے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ پہلے ان سے پوچھ گچھ کر کے اور ان کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا پھر چیف باس کو رپورٹ دینا چاہتا تھا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال ہوئے کہا۔

"یس باس میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"باس میں اپنے ہوٹل کے کمرے سے ہی بات کر رہا اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم بیمار ہو جو اس وقت تک کمرے میں ہو۔ اوور"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں باس دراصل صبح اخبارات میں جو کچھ چھپا ہے اس سلسلے میں میری جوانا سے بات ہوئی تو جوانا نے بتایا کہ آپ واپس آ چکے ہیں اور آپ نے جوانا کو رانا ہاؤس میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ چونکہ میں بھی جوانا کے ساتھ تھا اس لئے میں کمرے میں رہا کیونکہ میرا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ مجھ سے بھی بات کریں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میرے فلیٹ پر آ جاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان دروازہ کھولو ٹائیگر آیا ہو گا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر اس کے قدموں کی آواز دروازے کی طرف جاتی سنائی دی۔

"کون ہے"...... سلیمان کی اونچی آواز سنائی دی۔ وہ عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھ رہا تھا۔

"ٹائیگر ہوں سلیمان دروازہ کھولو"...... ٹائیگر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب موجود ہیں"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں"...... سلیمان نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد ٹائیگر سٹنگ روم میں داخل ہوا تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ وہ میک

اپ میں تھا۔

"تم نے میک اپ کیوں کر رکھا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ پولیس اور انٹیلی جنس مجھے بھی تلاش کرتی پھر رہی ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ سے ملاقات سے پہلے مجھے گرفتار کر لیا جائے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اب ایسا نہیں ہو گا کیونکہ چیف نے سنیک کلرز کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور جوانا کو اس کا چیف بنا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے"۔ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جوانا کو روکا نہیں تھا اس انداز میں کام کرنے پر"۔ عمران نے کہا۔

"میرے تو تصور میں بھی نہ تھا باس کہ جوانا اس طرح یکلخت ان پر فائر کھول دے گا اور ابھی تو جوانا وہاں سے نکل کر سازو کلب جانا چاہتا تھا لیکن مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ وہاں بھی اس طرح قتل عام کرے گا اور پولیس نے لامحالہ اپنے تحفظ کے لئے اسے دہشت گردی کی واردات قرار دے دینی ہے اور پھر معاملات بگڑ جائیں گے اس لئے میں نے بڑی مشکل سے جوانا کو رانا ہاؤس واپس بھیجا تھا"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس جاسٹر کے بارے میں معلوم کیا ہے تم نے"...... عمران

نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے میک اپ میں تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس لڑکی کو واقعی جاسٹر نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر اغوا کیا۔ جاسٹر اور اس کا گروپ ویسے تو سوزو کلب میں موجود رہتا ہے لیکن دراصل وہ گولڈن کلب کے رالف کا خاص آدمی ہے اور یہ رالف وکٹر کلب کے وکٹر کا آدمی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو باقاعدہ شجرہ نسب بتانا شروع کر دیا اور یہ وکٹر کس کا آدمی ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی چیف باس ہے اس لئے یہی اصل آدمی ہے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لڑکی کو کیا اس وکٹر تک پہنچایا گیا ہو گا یا کہیں اور پہنچایا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو جاسٹر ہی بتا سکتا ہے باس"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم اس جاسٹر کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو یا میں جوانا کو ساتھ بھیجوں"...... عمران نے جوانا کا نام اس طرح لیا جیسے باقاعدہ دھمکی دے رہا ہو اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس میں پہلے کبھی سازو کلب نہیں گیا اور نہ ہی میں چہرے سے

اس جاسٹر کو پہچانتا ہوں اور جونی کی ہلاکت کے بارے میں بھی اسے معلوم ہو گیا ہو گا کیونکہ جونی نے مرنے سے پہلے خود بتایا تھا کہ اس نے میرے بارے میں رالف کو بتا دیا تھا اس لئے جونی کی موت پر وہ یقیناً چونک پڑے ہوں گے اور اب مجھے تلاش کر رہے ہوں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری اس فصیح و بلیغ تقریر کا میں مطلب نہیں سمجھ سکا۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ چونکہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اس لئے تم سازو کلب جا کر اس جاسٹر کو اغوا نہیں کرنا چاہتے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"اوہ باس میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میرا مطلب تھا کہ جاسٹر تو یقیناً چھپ گیا ہو گا البتہ میں میک اپ کی بجائے اصل شکل میں وہاں جاؤں تو وہ لوگ لازماً مجھ سے ٹکرائیں گے اس طرح ان پر ہاتھ ڈال کر اس جاسٹر تک پہنچ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے ورنہ میں سمجھا تھا کہ تم ان بدمعاشوں سے خوفزدہ ہو رہے ہو"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میں آپ کا شاگرد ہوں میں سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اس کے دل میں اور کسی کا خوف جگہ نہیں پا سکتا اور انسان کے لئے سب

سے بڑا خوف موت کا ہوتا ہے لیکن مسلمان کو معلوم ہے کہ موت کا لمحہ مقرر ہے اس لئے موت کا خوف مسلمان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے لیکن پھر تم اکیلے نہیں جاؤ گے میں جوانا یا جوزف کو ساتھ بھیج دیتا ہوں تاکہ وہ تمہاری نگرانی کرے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانا کی بھی انہیں تلاش ہو گی باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہوتی رہے ٹھیک ہے اب جوانا بھی اصل شکل میں ساتھ جائے گا تاکہ بدمعاشوں کو یہ احساس نہ ہو کہ تم دونوں ان سے خوفزدہ ہو گئے ہو"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس لیکن"...... ٹائیگر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"میں سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ جوانا کو اب کافی عقل آ چکی ہے مزید میں اسے سمجھا دوں گا۔ تم رانا ہاؤس چلے جاؤ اور وہاں جوانا اور جوزف کے ساتھ مل کر اس جاسٹر کو اغوا کرنے کی پلاننگ بنا لینا"...... عمران نے کہا۔

"ان کے ساتھ کیا پلاننگ بنانی ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا سنیک کلرز کا چیف ہے اور جوزف سیکنڈ چیف اور تم ان کے بالکل اس طرح ساتھی ہو جس طرح میں سیکرٹ سروس میں کام کرتا ہوں اس لئے پلاننگ وہی عمل میں آئے گی جب جوانا اور جوزف پاس کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے

اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے لیکن جاسٹر جب رانا ہاؤس پہنچ جائے تو پھر آپ کو کال کیا جائے یا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم لوگوں نے اس سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اس لڑکی کو کیوں اغوا کیا گیا۔ وہ اغوا ہو کر کہاں گئی اور پھر اس کو کس نے ہلاک کیا۔ اس نے کیوں خودکشی کی اور اس کا انتخاب کس کے کہنے پر عمل میں آیا اور کیوں۔ یہ سب باتیں جب معلوم ہو جائیں تو پھر مجھے کال کر کے بتانا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ارے ارے بیٹھو میں چائے لے آیا ہوں"...... دروازے پر اسی لمحے سلیمان نمودار ہوا جو ٹرالی دھکیلتا ہوا آ رہا تھا۔

" شاگرد بھلا کس طرح استاد کے سامنے بیٹھ کر چائے پی سکتا ہے اس لئے ٹائیگر کو جانے دو اور ٹرالی میری طرف دھکیل دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ چائے سنیک کلرز کے لئے میری طرف سے ان کے اعزاز میں ہے کیونکہ انہوں نے ایک غریب خاندان کی خاطر بدمعاشوں اور غنڈوں سے ٹکر لی ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور میں جس کی عمر گزر گئی ہے مجرموں اور دشمن ایجنٹوں سے لڑتے ہوئے میرے اعزاز میں تو ظاہر ہے ڈنر ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" آپ جو کچھ کرتے ہیں اس کا آپ کو معاوضہ ملتا ہے جبکہ سنیک

کلرز کوئی معاوضہ نہیں لیتے اس لئے آپ کا ان سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے"...... سلیمان نے چائے کے برتن میز پر لگاتے ہوئے کہا۔

" ان کے سروں پر بھی تمہارے جیسے حسابی کتابی باورچی چڑھے ہوئے ہوتے تو تب میں ان سے پوچھتا کہ کیسے بغیر معاوضے کے کام کرتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس آپ میرے حصے کی چائے بھی پی لیں اور مجھے اجازت دیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں بیٹھو۔ تمہارے اعزاز میں دعوت ہو رہی ہے اور تم ہی بھاگ رہے ہو۔ اچھے سنیک کلرز ہو کہ سنیک کو چھوڑ کر جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سا سنیک"...... ٹائیگر نے دوبارہ آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ جس کا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بلکہ چائے مانگتا ہے"...... سلیمان نے جو چائے بنانے میں مصروف تھا بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔ وہ ظاہر ہے عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران اسے سنیک یعنی سانپ کہہ رہا ہے اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

لمبے اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر آدمی نے فون کی گھنٹی بجتے ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور وہ جس آفس میں موجود تھا وہ بھی انتہائی قیمتی فرنیچر اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے مہاگنی کی بڑی سی میز تھی جس پر کئی رنگوں کے فون موجود تھے اور گھنٹی سرخ رنگ کے فون کی بجی تھی۔

"یس جبار خان بول رہا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے بھاری اور باوقار لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں باس ہوٹل ہالی ڈے سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... جبار خان نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو ایک انتہائی اہم رپورٹ دے کر اس پر ڈسکس

کرنی ہے۔ اگر آپ چند منٹ دے سکیں تو"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو جبار خان بے اختیار چونک پڑا۔

"کس سلسلے میں"...... جبار خان نے اس بار قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"منشیات کے وکٹر ریکٹ کے سلسلے میں باس"...... دوسری طرف سے انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... اس بار جبار خان نے چونک پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ"...... جبار خان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہالی ڈے کا انتھونی آ رہا ہے اسے میرے پاس بھجوا دینا"۔ جبار خان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور جبار خان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جبار خان نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"انتھونی آ گیا ہے باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے بھیج دو"...... جبار خان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے

میز کے کنارے پر موجود مختلف رنگوں کے بٹنوں میں سے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو جبار خان نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی آفس کا دروازہ کھلتا چلا گیا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بھی سوٹ تھا البتہ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ اس نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں جبار خان کو سلام کیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

" ہاں بولو کیا بات ہے انتھونی "...... جبار خان نے انتھونی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" باس یہاں زیر زمین دنیا میں ایک آدمی ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ وہ انتہائی اونچے درجے کا بدمعاش ہے اور غیر ملکیوں کے ساتھ زیادہ ڈیل کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے "۔ انتھونی نے بولنا شروع کیا۔

" بس زیادہ تعریفیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا کیا ہے اس نے۔ تم تو وکٹر ریکٹ کے بارے میں بات کر رہے تھے اب اس ٹائیگر کا تذکرہ لے بیٹھے ہو "...... جبار خان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس یہ آدمی وکٹر ریکٹ کے آدمیوں کے پیچھے پڑ گیا ہے لیکن اس کا ٹارگٹ ریکٹ نہیں ہے بلکہ مخصوص افراد ہیں۔ میں یہ عرض

کرنا چاہتا تھا کہ اگر اسے باقاعدہ ریکٹ کے پیچھے لگا دیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ وکٹر اور اس کے پورے ریکٹ کو یقیناً تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔ اس طرح پورے دارالحکومت میں ہمارے مقابلے پر کوئی پارٹی نہیں رہے گی "...... انتھونی نے کہا تو جبار خان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا تم نشے میں تو نہیں ہو انتھونی۔ جو کہہ رہے ہو کہ ایک بدمعاش وکٹر ریکٹ کو تہس نہس کر کے رکھ دے گا جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وکٹر کا ریکٹ جبار خان کے ریکٹ سے بھی زیادہ وسیع زیادہ طاقتور اور زیادہ منظم ہے "...... جبار خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس میں جو کچھ کہہ رہا ہوں سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ مجھے پورا پس منظر بتانے کی اجازت دیں تو میں اپنی بات واضح کر سکوں گا "...... انتھونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں کہو لیکن کسی کی میرے سامنے فضول تعریفیں نہ کرنا "۔ جبار خان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس ٹائیگر خود بھی خطرناک آدمی ہے اور اب اس کا ایک اور ساتھی بھی سامنے آیا ہے۔ یہ دیو زاد ایکریمی حبشی ہے جس کا نام جوانا ہے اور انہوں نے شاید اپنی تنظیم بھی بنا لی ہے جس کا نام انہوں نے سنیک کلرز رکھا ہے "...... انتھونی نے کہا۔

"سنیک کلرز۔ یہ کیسا نام ہے"...... جبار خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی نام بتایا گیا ہے اور یہ وکٹر ریکٹ کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... انتھونی نے کہا۔

"کیوں کیا یہ تنظیم بھی منشیات کا دھندہ کرتی ہے لیکن پہلے تو اس کا نام کبھی نہیں سنا"...... جبار خان نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باس۔ ٹائیگر صرف اونچے دھندوں میں ہاتھ ڈالتا ہے لیکن پہلی بار وہ اس قسم کے کاموں میں ملوث ہوا ہے شاید اس ایکریمی حبشی نے اسے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ بہرحال ہوا یہ ہے کہ وکٹر ریکٹ کے رالف کے لئے کام کرنے والے ایک گروپ جاسٹر نے یہاں کے ایک محلے سے دن دہاڑے کالج میں پڑھنے والی نوجوان لڑکی کو زبردستی اغوا کیا اور اس کے والدین اور گھر والوں کو مزاحمت کرنے پر گولیوں سے اڑا دیا۔ پھر یہ لڑکی غائب ہو گئی۔ دوسرے روز اس کی لاش پولیس کو سڑک پر پڑی ہوئی ملی یا تو اس نے خودکشی کر لی تھی یا اسے ہلاک کر دیا تھا۔ اس بارے میں مخبر جونی جانتا تھا۔ اس ٹائیگر نے اس جونی سے پوچھا تو جونی رالف کے خوف کی وجہ سے چھپا گیا لیکن ٹائیگر بے حد ہوشیار آدمی ہے اسے معلوم ہو گیا کہ جونی جانتا ہے لیکن بتا نہیں رہا۔ ادھر جونی نے رالف کو فون کر کے بتا دیا کہ ٹائیگر نے اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی ہے۔ رالف نے مجھے فون کر کے ٹائیگر کے بارے میں پوچھا میں نے اسے بتا دیا کہ وہ

انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ پھر وہ حیرت انگیز اور خوفناک واقعہ ہوا جسے پولیس نے دہشت گردی کا کارنامہ بنا دیا ہے۔ جونی رین بو کلب میں کام کرتا ہے۔ ٹائیگر اور وہ حبشی وہاں پہنچے اور پھر انہوں نے وہاں فائرنگ کر کے پچاس ساٹھ افراد ہلاک کر دیئے اور جونی سے پوچھ گچھ کی تو جونی نے انہیں جاسٹر کا نام بتا دیا جس پر انہوں نے مزید لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا اور نکل گئے۔ اس رالف نے پھر مجھ سے بات کی اور اب وکٹر ریکٹ کے آدمی ان دونوں کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں پھر حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان ہوا کہ رین بو کلب میں ہونے والا واقعہ دہشت گردی نہیں ہے بلکہ غنڈوں کے دو گروپوں کے درمیان ہونے والی لڑائی کا نتیجہ ہے اب پوزیشن یہ ہے کہ جاسٹر اور وکٹر گروپ اس حبشی جوانا اور ٹائیگر کو تلاش کر رہے ہیں لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ٹائیگر ان کے ہاتھ نہیں آئے گا اور وہ آخرکار اس جاسٹر کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑے گا اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ اس ٹائیگر اور حبشی تک وکٹر کے منشیات ریکٹ کے سلسلے میں پوری تفصیل پہنچا دی جائے تو یہ گروپ یقیناً اس پورے ریکٹ کے لئے عذاب بن جائے گا اس طرح اگر یہ ریکٹ ختم نہ بھی ہوا تب بھی اس قدر کمزور ضرور ہو جائے گا کہ کم از کم ہمارے مقابلے میں کھڑا نہ ہو سکے گا"۔ انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تجویز تو واقعی اچھی ہے لیکن یہ بتاؤ کہ یہ لوگ اس لڑکی کے پیچھے کیوں اس طرح مرنے مارنے پر تل گئے ہیں۔ اس لڑکی کی کیا

اہمیت تھی"...... جبار خان نے کہا۔

" میں نے بھی اس بات پر سوچا ہے۔ باس میرا خیال ہے کہ یہ لڑکی منشیات کے کسی گروپ کی کیریئر تھی اور اس نے یقیناً وکٹر گروپ کا راستہ کاٹا ہو گا جس پر انہوں نے اسے بھی اور اس کے پورے گھر کو اڑا دیا اور یقیناً جس گروپ کی یہ کیریئر تھی اس گروپ نے سنیک کلرز کی خدمات حاصل کی ہوں گی"...... انتھونی نے جواب دیا۔

" لیکن ایسی صورت میں یہ لوگ منشیات کے پورے ریکٹ کے خلاف کیسے کام کریں گے اور کیوں کریں گے"۔ جبار خان نے کہا۔

" اگر ہم انہیں خفیہ طور پر ہائر کر لیں تو ایسا ہو سکتا ہے"۔ انتھونی نے کہا۔

" اوہ ہاں واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں نے اخبارات میں پڑھا ہے۔ انہوں نے جس دلیری سے رین بو کلب میں واردات کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ پوری قوت سے وکٹر گروپ سے ٹکرا سکتے ہیں لیکن انہیں ہائر کیسے کیا جائے گا"...... جبار خان نے کہا۔

" یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں میں یہ سب کر لوں گا اور کسی کو کانوں کان پتہ بھی نہ چلے گا۔ صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر اس طرح یہ وکٹر گروپ کمزور ہو جاتا ہے تو

ہمیں کروڑوں کا فائدہ ہو گا۔ اوکے تمہیں اجازت ہے لیکن خیال رکھنا وکٹر کو کسی صورت یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم اس کے پیچھے ہیں ورنہ وہ قیامت بن کر ہم پر ٹوٹ پڑے گا"...... جبار خان نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں میرے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ میں آپ کا آدمی ہوں اسی لئے تو رالف کی بھی میرے ساتھ دوستی ہے"...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... جبار خان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو انتھونی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے سلام کیا۔

" ایک منٹ رک جاؤ"...... جبار خان نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے سرخ رنگ کا ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف پھینک دیا۔

" یہ لو دو کروڑ روپے کا کارڈ ہے۔ میرے خیال میں کافی رہے گا"...... جبار خان نے اس طرح کہا جیسے دو کروڑ اس کی نظروں میں دو روپے جتنی اہمیت بھی نہ رکھتے ہوں۔

" یس باس"...... انتھونی نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر وہ سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جبار خان نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور انتھونی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

جاسٹر لمبے قد اور مضبوط جسم کا نوجوان تھا۔ اس کے چہرے پر
زخموں کے مندمل شدہ نشانات اس قدر کثیر تعداد میں تھے کہ یوں
لگتا تھا جیسے اس کا چہرہ زخموں سے ہی بنا ہوا ہو۔ اس کی ایک آنکھ
دوسری کی نسبت قدرے چھوٹی تھی۔ وہ بہترین لڑاکا اور انتہائی
سفاک طبیعت آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی تیز
طرار آدمی تھا۔ اس نے پورا گروپ بنایا ہوا تھا جسے وہ جاسٹر گروپ
کہتا تھا۔ اس گروپ کے افراد بھی اس کی طرح انتہائی طاقتور بہترین
لڑاکے اور سفاک تھے۔ ان کی تعداد بارہ تھی۔ یہ گروپ اس قدر
خوفناک سمجھا جاتا تھا کہ دارالحکومت کی زیر زمین دنیا میں جاسٹر
گروپ کو ڈیتھ گروپ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جاسٹر کا نمبر ٹو
براؤن تھا جو کہ انتہائی بدنام غنڈہ تھا۔ جاسٹر اس وقت ایک کمرے
میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا پورا گروپ کل سے
اس ٹائیگر اور حبشی جوانا کو تلاش کرنے میں مصروف تھا لیکن وہ

دونوں اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے ان کا کہیں سرے سے کوئی
وجود ہی نہ ہو۔

"یہ آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ چلو وہ حبشی تو کوئی نیا آدمی تھا۔
شاید باہر سے آیا تھا لیکن یہ ٹائیگر تو یہیں رہتا ہو گا اس کا بھی پتہ
نہیں چل رہا"...... جاسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے میز پر
موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جاسٹر بول رہا ہوں"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں باس۔ ہم نے ٹائیگر اور جوانا دونوں کو
ٹریس کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا
گیا۔

"اوہ۔ جلدی بتاؤ کہاں ہیں وہ"...... جاسٹر نے اشتیاق بھرے
لہجے میں کہا۔

"وہ دونوں ایک بڑی کار میں سوار ہیں۔ انہیں رابرٹ روڈ پر
چیک کیا گیا ہے۔ جاوش ان کا تعاقب کر رہا ہے"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"انہیں بے ہوش کر کے پوائنٹ ایکس پر پہنچا دو۔ پوری احتیاط
سے یہ کام کرنا ہے تم نے"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں بے ہوش کر کے جب جاوش لے جانے لگے تو مجھے فوری
اطلاع دینا۔ ان کی کار میں بے ہوشی کا کیپسول ڈال دینا۔ سب کام

احتیاط سے لیکن دلیری سے کرنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پولیس وغیرہ کو میں سنبھال لوں گا"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جاسٹر نے رسیور رکھ دیا اور پھر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے مکمل اطمینان تھا کہ اس کے آدمی پوری طرح تربیت یافتہ ہیں اس لئے وہ لازماً یہ کام کر لیں گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس جاسٹر بول رہا ہوں"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں باس حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ انہیں بے ہوش کر کے ان کی کار میں ہی جاوش پوائنٹ ایکس پر لے گیا ہے۔ وہ وہاں پہنچ کر آپ کو کال کرے گا۔ میں قریبی پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... جاسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"باس میں نے کار جاوش کی کار کے قریب لے جا کر اسے آپ کا پیغام دے دیا تھا۔ پھر اس نے ایک کراسنگ پر جہاں اشارہ بند تھا کار ان کی کار کے قریب لے جا کر روکی اور بے ہوش کر دینے والے دو کیپسول اندر فائر کر دیئے جس سے وہ دونوں فوری طور پر بے ہوش ہو گئے تو جاوش اور اس کے تین ساتھی اپنی کار سے اتر کر ان کی کار کی طرف بڑھے انہوں نے اس ٹائیگر کو فرنٹ سیٹ سے اٹھا کر پچھلی

سیٹ پر ڈالا پھر اس حبشی کو سائیڈ سیٹ پر کر کے خود جاوش ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس دوران پولیس والے آ گئے لیکن وہ جاوش کو دیکھ کر خاموشی سے واپس چلے گئے اور جاوش کار لے کر ایکس پوائنٹ کی طرف چلا گیا تو میں نے آگے جا کر پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کی ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

"ان کی نگرانی تو نہیں ہو رہی تھی"...... جاسٹر نے پوچھا۔

"نو باس۔ میں اسی لئے تو جاوش کی کار کے پیچھے موجود رہا ہوں"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم واپس ہوٹل پہنچ جاؤ"...... جاسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس حشمت بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا بھاری تھا۔

"جاسٹر بول رہا ہوں حشمت"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جاوش ایک حبشی اور ایک مقامی کو بے ہوش کر کے پوائنٹ پر لے آ رہا ہے وہ یہاں پہنچ کر مجھے کال کرے گا۔ تم ان دونوں کو نیچے تہہ خانے میں کرسیوں پر بٹھا کر اچھی طرح رسیوں سے باندھ دینا اور پہلے ان کی تلاشی لے کر ان کے پاس جو کچھ بھی ہو وہ نکال

لینا"...... جاسٹر نے کہا۔

"یس باس لیکن یہ کون ہیں"...... حشمت نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ دونوں وہی ہیں جنہوں نے رین بو کلب میں قتل عام کیا تھا"...... جاسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ باس پھر انہیں بے ہوش کیوں کیا گیا ہے۔ ان کو تو گولیوں سے اڑا دینا چاہیئے تھا"۔ حشمت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا چھوٹا بھائی اسلم بھی وہاں مارا گیا ہے لیکن تم فکر نہ کرو۔ چیف باس ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد انہیں بہرحال موت کے گھاٹ تو اتارنا ہی ہے۔ یہ کام میں تمہارے ذریعے ہی کراؤں گا تاکہ تم اپنے بھائی کا ان سے انتقام لے سکو"...... جاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بس خیال رکھنا کہ میرے وہاں پہنچنے تک انہیں ہوش نہیں آنا چاہیئے اور رسیاں خوب مضبوط ہوں۔ یہ خطرناک لوگ ہیں"۔ جاسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں انہیں اس طرح باندھوں گا کہ ان کی روحیں بھی نہ کھل سکیں گی"...... حشمت نے جواب دیا اور جاسٹر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ

آواز سنائی دی۔

"جاسٹر بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ"...... جاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

"باس اس ٹائیگر اور حبشی کو میں نے اغوا کرا لیا ہے"۔ جاسٹر نے کہا۔

"بہت خوب۔ کیسے"۔ رالف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جاسٹر نے اسے وہ تفصیل بتا دی جو براؤن نے اسے فون پر بتائی تھی۔

"گڈ۔ اب تم نے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے کہ انہوں نے رین بو کلب میں یہ ساری کارروائی کس کے کہنے پر کی ہے اور ان کا اس اغوا ہونے والی لڑکی سے کیا تعلق ہے۔ بے شک ان کی بوٹیاں اڑا دینا لیکن مجھے مکمل تفصیل چاہیئے"...... رالف نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں میں سب کچھ ان کی روحوں سے بھی اگلوا لوں گا"...... جاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معلومات مل جانے کے بعد ان کی لاشیں سڑک پر پھینکوا دینا"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جاسٹر نے رسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو وہ بے شعوری کی کیفیت میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا چلا گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے حرکت نہ کی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ نائیلون کی انتہائی مضبوط رسی سے باندھا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر جوانا بھی رسیوں سے باندھا ہوا موجود تھا اور ایک غنڈہ اس کی ناک سے شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر اس نے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے مڑا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"...... ٹائیگر نے اس نوجوان سے پوچھا۔

"جاسٹر کی قید میں"...... اس نوجوان نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

اس کے لہجے میں بے پناہ نفرت اور حقارت تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا نام حشمت خان ہے اور تم دونوں نے رین بو کلب میں فائرنگ کر کے میرے چھوٹے بھائی اسلم خان کو ہلاک کر دیا تھا اور اب میں تم دونوں سے اپنے بھائی کا ایسا انتقام لوں گا کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک چیختی رہیں گی"...... حشمت خان نے اسی طرح انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر کو یاد تھا کہ وہ جوانا کے ساتھ رانا ہاؤس سے نکل کر سازو کلب جا رہے تھے کہ ایک چوک پر جب اشارہ بند تھا تو ایک سیاہ رنگ کی کار ان کے قریب آ کر رکی اور پھر چٹک کی آوازیں انہیں سنائی دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے یہاں ہوش آیا ہے اور اب یہ حشمت بتا رہا تھا کہ وہ جاسٹر کی قید میں ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی ترکیب کامیاب رہی ہے اور وہ بہرحال جاسٹر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس کے ناخنوں میں بلیڈ موجود تھے اس لئے اسے رسیوں کی پرواہ نہ تھی اس نے اپنے دونوں ہاتھ مخصوص انداز میں جھٹکے اور پھر بلیڈ ناخنوں سے نکال کر اس نے انہیں رسی پر رگڑنا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ انتہائی گھٹیا درجے کے لوگ ہیں اس لئے انہوں نے فوری طور پر ان پر تشدد شروع کر دینا ہے۔ اسی لمحے جوانا کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے گردن موڑی۔ جوانا ہوش میں آ چکا تھا اور اب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا

تھا۔

"ہم جاسٹر کی قید میں ہیں جوانا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ جاسٹر وغیرہ عام غنڈے نہیں ہیں ورنہ یہ ہمیں اس انداز میں گیس فائر کر کے بے ہوش نہ کرتے"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں یہ باقاعدہ تربیت یافتہ گروپ ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔

"میرے ناخنوں میں بلیڈ موجود ہیں۔ میں ابھی رسیاں کاٹ لوں گا"...... ٹائیگر نے اسے زور لگاتے دیکھ کر کہا۔

"معمولی رسیاں ہیں۔ میں نے چیک کر لی ہیں جس وقت چاہوں انہیں دھاگوں کی طرح توڑ دوں گا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں پہلے اس جاسٹر کو آلینے دو ورنہ وہ پھر غائب ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک رسی خاصی ڈھیلی پڑ گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کافی حد تک [illegible]ے کٹ چکی تھی۔ ٹائیگر نے مزید بلیڈ کو استعمال کرنا بند کر دیا۔ اب وہ صرف جھٹکا دے کر اسے توڑ سکتا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ رسیاں کافی تعداد میں تھیں اس لئے پوری طرح انہیں ہٹانے میں

وقت لگ سکتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ انہیں انتظار کرنے کی بجائے خود کو رسیوں سے آزاد کرا لینا چاہئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے خیال کو عملی جامہ پہناتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور خاصے مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اس قدر زخموں کے مندمل شدہ نشانات تھے کہ جیسے اس کا چہرہ ان زخموں سے ہی بنا ہوا ہو۔ ایک آنکھ دوسری آنکھ سے چھوٹی تھی۔ سر کے بال کانٹوں کی طرح اٹھے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے سفاکی کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے جن میں سے ایک نے ہاتھ میں ریوالور پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔ کوڑے والا وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

"تو تم ہو وہ دونوں جنہوں نے رین بو کلب میں قتل عام کیا تھا"...... اس زخموں بھرے چہرے والے نے انتہائی کرخت لہجے میں ٹائیگر اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کون ہو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا نام جاسٹر ہے۔ جاسٹر اور سنو اگر تم اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتا دو کہ تم دونوں کا تعلق کس تنظیم سے ہے اور تمہارا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے جسے ہم نے آریہ محلے سے اغوا کیا تھا"۔ جاسٹر نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے اس لڑکی کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا

تھا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے سوال کرو۔ حشمت"...... جاسٹر نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... اس کوڑا بردار نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کو بتاؤ کہ جاسٹر سے سوال کرنے کی جرأت کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... جاسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... حشمت خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو ہوا میں چٹخایا ہی تھا کہ اچانک کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا اور دوسرے لمحے جیسے برق کوندتی ہے اس طرح جوانا کا جسم کرسی سے اٹھ کر آگے بڑھا اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جاسٹر اڑتا ہوا اپنے پیچھے کھڑے ریوالور بردار سے ٹکرایا۔ جوانا نے پلک جھپکنے میں جاسٹر کو عقب میں کھڑے ریوالور بردار پر دھکیل دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ گھوما تھا اور حشمت خان چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا اور ابھی کمرہ ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج رہا تھا کہ ریوالور کے دھماکوں کے ساتھ ہی کوڑا بردار اور ریوالور بردار دونوں چھت سے گرنے والی چھپکلیوں کی طرح واپس دھماکے سے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہونے کی

کوشش کر رہے تھے۔ یہ فائرنگ بھی جوانا کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس نے ریوالور بردار کے ہاتھ سے نکل جانے والا ریوالور جھپٹ لیا تھا۔ اسی لمحے جاسٹر بھی ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ جوانا کا بایاں بازو ایک بار پھر گھوما اور جاسٹر ایک بار پھر چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جوانا کی لات اس کے جسم پر پوری قوت سے پڑی اور اس کا جسم کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا تہہ خانے کی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا اور کمرہ ایک بار پھر جاسٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"اسے ہلاک مت کرنا جوانا۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔ ٹائیگر نے جوانا کو ایک بار پھر جاسٹر کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا تو جوانا اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے اسے پہلی بار یہ خیال آیا ہو۔ جاسٹر اب فرش پر ساکت پڑا ہوا تھا۔ وہ سر پر لگنے والی چوٹ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ ٹائیگر اب تیزی سے اپنی رسیاں ہٹانے میں مصروف تھا۔

"تم اس کا خیال رکھو میں باہر دیکھتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

"باہر فائرنگ نہ کرنا"...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا جوانا نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور ٹائیگر کی طرف اچھالا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ ٹائیگر نے

ریوالور کھینچ کیا اور تیزی سے مڑ کر جاسٹر کی طرف بڑھا کیونکہ حشمت اور ریوالور بردار دنوں ہی ہلاک ہو چکے تھے۔ اس نے جھک کر جاسٹر کے سینے پر ہاتھ رکھا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جاسٹر صرف بے ہوش تھا۔ اس نے ریوالور جیب میں ڈالا اور اسے اٹھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور پھر واپس آکر اس نے اسے اسی کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس نے نیچے گری ہوئی رسیاں اٹھائیں اور جاسٹر کے جسم کو رسی کی مدد سے کرسی سے جکڑ دیا۔ ابھی وہ فارغ ہی ہوا تھا کہ جوانا واپس اندر آگیا۔

"باہر کوئی نہیں ہے اور یہ جگہ بھی کسی الگ تھلگ علاقے میں ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو گی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم ہٹ جاؤ میں اس سے پوچھتا ہوں"...... جوانا نے ایک طرف پڑا ہوا کوڑا اٹھاتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا یہ ہلاک نہ ہو جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ سانڈ کی طرح پلا ہوا ہے اتنی جلدی ہلاک نہیں ہو گا"۔ جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا پوری قوت سے بے ہوش جاسٹر کے جسم پر پڑا اور پہلے ہی کوڑے نے اسے ہوش دلا دیا۔ وہ چیختا ہوا ہوش میں آیا اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جوانا کا ہاتھ دوسری بار گھوما

اور کمرہ جاسٹر کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے جسم پر جہاں جہاں کوڑا پڑا تھا نہ صرف لباس پھٹ گیا تھا بلکہ گوشت کے بھی پرخچے اڑ گئے تھے۔

"بولو کس کے کہنے پر لڑکی کو اٹھایا تھا۔ بولو"...... جوانا نے ایک بار پھر کوڑا ہوا میں چٹخاتے ہوئے کہا اور اس بار بھی شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا پوری قوت سے جاسٹر کے جسم پر پڑا اور جاسٹر کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ کربناک چیخ نکلی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"تم رک جاؤ جوانا یہ مر جائے گا"...... ٹائیگر نے جوانا کو ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے دیکھ کر کہا۔

"مرنے دو اسے"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں رک جاؤ پلیز۔ میں خود اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"۔ ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو تم پوچھ لو۔ میں باہر جا رہا ہوں"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور خون آلود کوڑا وہیں فرش پر پھینک کر وہ تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جاسٹر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر اس نے فرش پر پڑا ہوا خون آلود کوڑا اٹھالیا۔ اسی لمحے جاسٹر چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی"...... جاسٹر نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"بتاؤ کس کے کہنے پر لڑکی کو اغوا کیا تھا۔ بولو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوڑے والا بازو گھوما اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی جاسٹر کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔

"بولو ورنہ"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"پانی۔ پانی دو۔ پانی"...... جاسٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی پانی نہیں مل سکتا۔ بولو"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور کوڑا جاسٹر کے جسم پر پڑا اور اس بار جاسٹر کی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ پہلے مجھے پانی پلاؤ۔ پانی"...... جاسٹر نے انتہائی کربناک لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ چھوٹی بڑی دونوں آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور جسم پر پڑ جانے والے زخموں سے خون بہنے لگا تھا۔ ٹائیگر نے اس کی حالت دیکھی تو وہ تیزی سے سائیڈ دیوار میں بنی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور ڈھکن ہٹایا اور بوتل لا کر اس نے جاسٹر کے منہ سے لگا دی۔ جاسٹر اس طرح غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھی بوتل اس کے حلق میں اتر گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور باقی

شراب اس نے جاسٹر کے زخموں پر انڈیل دی۔ جاسٹر کا چہرہ اب کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔ خالی بوتل ٹائیگر نے ایک طرف اچھال دی۔

"ہاں اب بولو۔ میں نے جوانا کو روک دیا ہے ورنہ اب تک تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ جاتی اور سنو اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں چھوڑا بھی جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آریہ محلے سے لڑکی میں نے چیف باس وکٹر کے لئے اٹھائی تھی"...... جاسٹر نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کون وکٹر۔ تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وکٹر کلب کا مالک وکٹر"...... جاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ وکٹر کلب"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"راجہ روڈ پر ہے وکٹر کلب"...... جاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں اغوا کیا تھا اسے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ باس وکٹر کا ایک خاص آدمی ہے رچرڈ۔ وہ لڑکیوں کا ہر ہفتے انتخاب کرتا ہے۔ وہ اطلاع دیتا ہے تو ہم اس کی انتخاب کردہ لڑکی کو اغوا کرتے ہیں اور پھر اس رچرڈ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ہمیں حکم چیف باس وکٹر دیتا ہے"...... جاسٹر نے کراہتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر ہفتے۔ اوہ کیا کرتا ہے وہ لڑکیوں کا"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کسی بڑے آدمی کو پیش کرتا ہو گا۔ میرا کام صرف اسے اغوا کر کے رچرڈ کے حوالے کرنا ہوتا ہے"...... جاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"رچرڈ سن شائن کلب کا اسسٹنٹ مینجر ہے۔ جو لڑکی اغوا کی جاتی ہے اسے سن شائن کلب کے عقب میں واقع گلی میں لے جاتے ہیں وہاں سے رچرڈ اسے کہیں اور لے جاتا ہے اور ہم واپس آ جاتے ہیں"...... جاسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن جونی نے تو بتایا تھا کہ یہ کام کسی رالف کا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"رالف ہمارا باس ہے۔ وکٹر چیف باس ہے"...... جاسٹر نے جواب دیا۔ وہ اب بالکل سیدھا ہو چکا تھا۔

"رالف کون ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ گولڈن کلب کا مینجر ہے"...... جاسٹر نے جواب دیا۔

"تم سب کلبوں میں پھیلے ہوئے ہو۔ کیا دھندہ کرتے ہو تم لوگ۔ اصل دھندہ بتاؤ"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہمارا اصل دھندہ منشیات کا ہے"...... جاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے گروپ کا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"وکٹر گروپ"...... جاسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جاسٹر کچھ کہتا ٹائیگر نے فائر کھول دیا اور جاسٹر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ کچھ بتایا ہے اس نے یا نہیں"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے وہ سب کچھ بتا دیا جو جاسٹر نے بتایا تھا۔

"تو اب وکٹر پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ چلو"...... جوانا نے کہا۔

"ان لوگوں نے جس انداز میں ہم پر ہاتھ ڈالا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خاصا منظم گروپ ہے اس لئے وکٹر آسانی سے ہاتھ نہیں آئے گا۔ مجھے پہلے اس رچرڈ سے نمٹنا ہو گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس نے لڑکی کو کہاں پہنچایا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو چلو رچرڈ کو تلاش کرتے ہیں۔ کون سا کلب بتایا تھا اس نے"۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم رانا ہاؤس واپس چلے جاؤ میں اس رچرڈ، وکٹر اور رالف کے بارے میں پوری معلومات حاصل کر کے رانا ہاؤس آ جاؤں گا اور پھر بیٹھ کر پورے منظم طریقے سے ان پر ہاتھ ڈالیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ ویسے ہمیں صرف اس لڑکی کی حد تک ہی اپنے آپ کو محدود نہیں رکھنا ہے بلکہ اس پورے گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہ لوگ واقعی سنیک ہیں۔ اب ان کے سر کچلنے ہی ہوں گے"۔ جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس رالف بول رہا ہوں"...... رالف نے کرخت لہجے میں کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"براؤن۔ کون براؤن"...... رالف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق جاسٹر گروپ سے ہے باس۔ میں جاسٹر کا نمبر ٹو ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"تم نے کیوں کال کی ہے۔ جاسٹر کہاں ہے"...... رالف نے چونک کر کہا۔

"باس جاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے میں نے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے۔ کس طرح کب"...... رالف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اسی ٹائیگر اور حبشی جوانا نے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ مجھے تو جاسٹر نے بتایا تھا کہ ان دونوں کو اغوا کر لیا گیا ہے پھر یہ سب کیسے ہوا"...... رالف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ان دونوں کو تلاش کیا جا رہا تھا۔ پھر یہ دونوں رابرٹ روڈ پر چیک کر لیئے گئے۔ جاوش نے ان کا تعاقب کیا اور میں نے باس جاسٹر کو رپورٹ دی۔ باس جاسٹر نے انہیں بے ہوش کر کے پوائنٹ ایکس پر پہنچانے کا کہا جس پر جاوش نے ان کی کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور انہیں کار سمیت ایکس پوائنٹ پر پہنچا دیا جس کا انچارج حشمت خان ہے۔ پھر باس جاسٹر خود وہاں چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے ایک انتہائی ضروری کام کی وجہ سے باس کو وہاں فون کیا تو کسی نے رسیور نہ اٹھایا جس پر میں خود وہاں گیا تو وہاں ان کی کار غائب تھی۔ حشمت خان اور اس کے ایک ساتھی کی لاشیں تہہ خانے میں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ باس جاسٹر کو کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ باس جاسٹر کو بھی دل میں گولی ماری گئی ہے اور اس کا پورا جسم زخمی تھا۔ ساتھ ہی خاردار کوڑا بھی موجود تھا جس سے باس جاسٹر کو پیٹا

گیا تھا۔ دوسری کرسی کے نیچے ٹوٹی ہوئی رسیاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ دونوں غائب تھے۔ میں وہیں سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"۔ براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر ہی دیئے ہیں۔ سنو اب جاسٹر کی جگہ تم سنبھال لو اور اپنے پورے گروپ سمیت ان دونوں کو تلاش کرو اور اب انہیں پکڑنے یا اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں بھی یہ نظر آئیں گولیوں سے اڑا دو"...... رالف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رالف نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ان دونوں کی موت اب ضروری ہو گئی ہے۔ انتہائی ضروری"۔ رالف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ابھی وہ بیٹھا غصے کی شدت سے بڑبڑا رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور رالف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رالف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وکٹر بول رہا ہوں رالف"...... دوسری طرف سے چیف باس وکٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس"...... رالف کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"مانگرا جانے والی کھیپ کا کیا ہوا ہے۔ تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ پہنچ گئی ہے چیف باس۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ جبار خان نے اس کھیپ کو رکوانے کی کوشش کی ہے۔ کیا یہ درست ہے"...... وکٹر نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس اس کی کیا جرأت ہے کہ ہماری کھیپ کو رکوا سکے البتہ انہوں نے پارٹی کو آفر کی تھی کہ پارٹی ان کے ساتھ بھی بزنس کرے لیکن پارٹی نے انکار کر دیا تھا"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ جبار خان اور اس کے گروپ کو سبق سکھایا جائے"...... وکٹر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف باس جب بھی اس کی ضرورت پڑی میں خود ہی ایسا کر لوں گا۔ میری نظریں ہر طرف ہوتی ہیں"...... رالف نے کہا۔

"او کے اور ہاں ان لوگوں کا کیا ہوا جنہوں نے رین بو کلب میں فائرنگ کی تھی۔ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"...... وکٹر نے کہا۔

"انہیں اغوا کر لیا گیا تھا باس تاکہ ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے لیکن وہ جاسٹر کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں۔ اب میں نے حکم دے دیا ہے کہ ان سے پوچھ گچھ کی بجائے انہیں دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جائے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ وہ تو کام کا آدمی تھا"...... چیف باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف باس۔ جاسٹر کی جگہ اس کے نمبر ٹو براؤن کو دے دی گئی ہے وہ بھی جاسٹر سے کم نہیں ہے"...... رالف نے کہا۔

"آخر یہ لوگ کون ہیں۔ کہیں یہ جبار خان کی طرف سے تو کام نہیں کر رہے کہ اس طرح وہ ہمارے خاص آدمیوں کو ہلاک کر دیں اور ہمارا گروپ کمزور پڑ جائے"...... وکٹر نے کہا۔

"میرے آدمی جبار خان کے گروپ میں موجود ہیں۔ اگر ایسی بات ہوتی تو لازماً اب تک مجھے اطلاع مل چکی ہوتی۔ یہ کوئی اور مسئلہ ہے"...... رالف نے کہا۔

"سنو ان میں سے ایک آدمی کو لازماً زندہ پکڑو۔ جاسٹر کی موت سے مجھے شک پڑ رہا ہے کہ ہمارے خلاف کوئی منظم سازش ہو رہی ہے۔ سمجھے"...... وکٹر نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... رالف نے جواب دیا۔

"میں اس سازش کی تہہ تک پہنچنا چاہتا ہوں"...... وکٹر نے کہا۔

"یس باس"...... رالف نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر رالف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"سازو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں براؤن موجود ہے یہاں"...... رالف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ اس سے"...... رالف نے کہا۔

"ہیلو باس میں براؤن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ میں نے اپنے پہلے حکم میں ترمیم کر دی ہے۔ اب ان دونوں میں سے ایک کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کس کے لئے کام کر رہے ہیں"...... رالف نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رالف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں راسٹر"...... رالف نے کہا۔

"یس باس۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہمارے گروپ کے خلاف دو آدمی کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک کا نام ٹائیگر بتایا گیا ہے اور دوسرا کوئی حبشی ہے جس کا نام جوانا بتایا گیا ہے۔ انہوں نے پہلے رین بو کلب پر دھاوا بولا اور اب انہوں نے سازو کلب کے جاسٹر کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ کہیں یہ لوگ جبار خان کی طرف سے تو کام نہیں کر رہے"...... رالف نے کہا۔

"نو باس۔ اس بارے میں کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں ملی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خود مزید معلومات حاصل کرو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی درمیانی پارٹی کو درمیان میں ڈالا ہو تاکہ وہ براہ راست سامنے نہ آئیں"...... رالف نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی کوئی معلومات ملیں مجھے فوری آگاہ کرنا"...... رالف نے کہا۔

"بہتر باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رالف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان

لڑکی اندر داخل ہوئی۔ قومیت کے لحاظ سے یہ ایکریمین تھی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ اس نے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ہینڈ بیگ اٹھا رکھا تھا۔

"اوہ تم سیلی آؤ"...... رالف نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم تو اب گوشہ نشین ہو گئے ہو۔ پچھلے دو روز سے تم سیون کلب بھی نہیں آئے حالانکہ وہاں تمہارا انتظار ہوتا رہا"...... سیلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بڑے بے تکلفانہ انداز میں میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ہینڈ بیگ اس نے میز پر رکھ دیا تھا۔

"کون انتظار کرتا رہا"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں انتظار کرتی رہی لیکن کسی غلط فہمی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بزنس ٹاک کے لئے انتظار کرتی رہی تھی"۔ سیلی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"کبھی بغیر بزنس ٹاک کے بھی انتظار کر لیا کرو"...... رالف نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"بغیر بزنس کے تو زندگی ہی نہیں ہے ڈیئر رالف۔ یہ پوری دنیا بزنس پر ہی قائم ہے۔ کسی قسم کا بھی کوئی تعلق ہو بنیاد بہرحال بزنس ہی ہوتی ہے"...... سیلی نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے مشرق میں تو ایسا نہیں سوچا جاتا۔ یہاں تو اخلاقی تعلقات بھی ہوتے ہیں"...... رالف نے مسکرا کر گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔

"ان کی بنیاد بھی بزنس ہی ہوتی ہے ڈیئر رالف۔ نام کوئی سا بھی رکھ دو"...... سیلی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چونکہ ایکریمین معاشرے سے تعلق رکھتی ہو اس لئے تمہاری سمجھ میں یہ باتیں نہیں آسکتیں۔ تم شراب پیو اور بتاؤ کس بزنس کے لئے تم میرا انتظار کرتی رہیں"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کا آدھا بھرا ہوا گلاس اٹھا لیا۔

"تھا۔ اب نہیں ہے۔ میں نے جبار خان سے سودا کر لیا ہے۔ صرف دس پیکٹس کا مسئلہ تھا"...... سیلی نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"صرف دس۔ پھر تو تم نے ٹھیک کیا۔ ہمارا گروپ دس پیکٹس کے لئے کام کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے۔ میں سمجھا دس ٹرکوں کا بزنس ہو گا"...... رالف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو سیلی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں مجھے معلوم ہے لیکن تمہارے گروپ میں ایک صفت ایسی ہے جس کی وجہ سے میں تمہارے ساتھ ہی بزنس کرنا پسند کرتی ہوں کہ تمہارے گروپ کی دہشت اس قدر ہے کہ اس کا نام سن کر بڑے سے بڑا افسر پیچھے ہٹ جاتا ہے"...... سیلی نے شراب پیتے ہوئے کہا تو

رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسی کی تو ہم قیمت وصول کرتے ہیں سیلی"...... رالف نے کہا تو سیلی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں شراب پیتے رہے۔

"آج رات کو آؤ گے کلب"...... سیلی نے گلاس میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیل کر خالی گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تک وہ دو آدمی مارے نہیں جاتے اس وقت تک میں کلب نہیں آ سکتا"...... رالف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔

"دو آدمی۔ کون سے دو آدمی"...... سیلی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ایک کا نام ٹائیگر بتایا جاتا ہے جو مقامی ہے جبکہ دوسرا ایکریمی حبشی ہے اس کا نام جوانا بتایا جاتا ہے۔ میرے آدمیوں نے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کر لیا تھا لیکن وہ میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں"...... رالف نے کہا تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔

"وہی جنہوں نے رین بو کلب میں قتل عام کیا تھا اور جس کے بارے میں اخبارات میں بھی بہت شور مچا تھا"...... سیلی نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان میں ٹائیگر کو تو میں جانتی ہوں۔ وہ تو خاصا خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے"...... سیلی نے کہا تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔

"تم ٹائیگر کو جانتی ہو"...... رالف نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں اچھی طرح۔ کیوں تم اس طرح حیران ہو کر کیوں پوچھ رہے ہو"...... سیلی نے حیران ہو کر کہا۔

"کیا وہ بھی منشیات کے بزنس سے متعلق ہے"...... رالف نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ ایسے کسی بزنس سے متعلق نہیں بلکہ اس کا دھندہ معلومات حاصل کر کے انہیں فروخت کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی بڑا کام آ جائے تو وہ بھی بھاری معاوضے پر بک کر لیتا ہے"...... سیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سے اس کی کیسے جان پہچان ہے"...... رالف نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو ایسے احمقانہ سوال مسلسل پوچھ رہے ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق ایکریمیا کے جس گروپ سے ہے اس کا سلسلہ صرف منشیات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسلحہ اور دیگر کام بھی وہ گروپ کرتا ہے اور پاکیشیا میں اس گروپ کی نمائندگی میں کرتی ہوں اسی لئے مجھے اونچے ہوٹلوں اور کلبوں میں بھی اٹھنا بیٹھنا پڑتا ہے اور ٹائیگر بھی ایسے ہی ہوٹلوں اور کلبوں میں ہی آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اس سے جان پہچان تو ہونی ہی تھی"...... سیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ابھی کہا ہے کہ تم بزنس کی قائل ہو۔ کیا تم بزنس کرنا چاہتی ہو"...... رالف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"کیسا بزنس۔ کھل کر بات کرو رالف"...... سیلی نے چونک کر
پوچھا۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی اس
ایکریمی حبشی کے پیچھے کون لوگ ہیں۔ کیا تم یہ معلوم کر سکتی ہو"......
رالف نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ بڑی آسانی سے کر سکتی ہوں لیکن کیا تمہیں
معلوم نہیں ہے۔ اخبار میں تو اس گروپ کا باقاعدہ نام بھی چھپا تھا۔
کیا نام تھا۔ ہاں یاد آگیا۔ سنیک کلرز"...... سیلی نے کہا۔

"یہ نام تو اب سامنے آیا ہے لیکن اس کے پیچھے کون ہے۔ مجھے
یقین ہے کہ اس ٹائیگر اور حبشی کو ہمارے کسی مخالف نے ہمارے
خلاف ہائر کیا ہے تاکہ ہم الجھ بھی جائیں اور ہمارے اہم آدمی بھی
ہلاک کر دیئے جائیں اس طرح ہمارا گروپ کمزور ہو جائے اور ایسا
واقعی ہو رہا ہے۔ ہم واقعی ذہنی طور پر بری طرح الجھ گئے ہیں اور ہمارا
ایک اہم آدمی بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ ہم ان دونوں کو تو انتہائی آسانی
سے ہلاک کر سکتے ہیں لیکن ان کے ہلاک ہونے کے بعد ہم یہ معلوم
نہ کر سکیں گے کہ یہ دونوں کس کے آلہ کار تھے اس لئے اگر تم ہمارا
یہ کام کر دو تو تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا اور ہمارا کام ہو جائے
گا پھر ہم اس گروپ سے خود ہی نمٹ لیں گے"...... رالف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک لاکھ ڈالر لوں گی"...... سیلی نے کہا۔

"نہیں یہ بہت بڑی رقم ہے۔ یہ ایکریمیا نہیں پاکیشیا ہے۔ میں

تمہیں زیادہ سے زیادہ دس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں ورنہ دوسری
صورت میں مجھے اپنے آدمیوں کو حکم دینا ہو گا کہ میں ان میں سے
ایک کو اغوا کرا لوں اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کر
کے حالات معلوم کر لوں گا"...... رالف نے کہا۔

"تم ٹائیگر کو نہیں جانتے رالف اس لئے تم یہ باتیں کر رہے
ہو۔ وہ تمہارے کسی آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ
تم خود بھی ختم ہو جاؤ گے اس لئے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ پچاس
ہزار ڈالر ڈن کر دو۔ تمہارا کام ہو جائے گا"...... سیلی نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ ڈن"...... رالف نے کہا۔

"تو آدھے پیشگی ادا کر دو"...... سیلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو
رالف نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے غیر ملکی
کرنسی کی ایک گڈی نکال کر اس نے سیلی کے سامنے رکھ دی اور پھر
دراز بند کر دی۔

"اب ایک کام اور کرو۔ اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ اس ٹائیگر اور
حبشی کا پیچھا کرنا چھوڑ دیں"...... سیلی نے گڈی اٹھا کر اسے میز پر
ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ کیوں"...... رالف نے کہا۔

"اس لئے کہ اس طرح مجھے اس سے مل بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تم تک پہنچ جائے اور اس کے بعد ظاہر
ہے حالات اور بھی خراب ہو سکتے ہیں"...... سیلی نے کہا۔

"لیکن وہ بھی ہمارے آدمیوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اس طرح تو انہیں کھلی چھوٹ مل جائے گی"...... رالف نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں وہ ایک لڑکی کے اغوا کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور یہ لڑکی یقیناً جاسٹر نے اغوا کی ہو گی اس لئے انہوں نے جاسٹر کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ اس لڑکی کے اغوا اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات سے متعلق تمام افراد کو انڈر گراؤنڈ کرا دو۔ اس دوران میں معلومات حاصل کر لوں گی پھر ان دونوں کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے جو لوگ بھی ہوں گے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا"...... سیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن تم کتنے عرصے میں یہ کام مکمل کرو گی"۔ رالف نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر"...... سیلی نے جواب دیا

"اوکے ٹھیک ہے۔ پھر ایک ہفتے تک سب کو روک دیتا ہوں اور اہم آدمیوں کو انڈر گراؤنڈ بھجوا دیتا ہوں"...... رالف نے کہا

سیلی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے ویسے تم فکر مت کرو میں زیادہ وقت نہیں لوں گی" سیلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہینڈ بیگ اٹھا کر مڑی تو رالف نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور سیلی تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

ٹائیگر نے سن شائن کلب کے کمپاؤنڈ میں اپنی کار موڑی اور پھر اسے وہ ساتھ بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہاں پہلے ہی کافی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ ٹائیگر اس وقت میک اپ میں تھا۔ وہ سن شائن کلب میں اس رچرڈ کو چیک کرنے آیا تھا جس کے بارے میں اسے جاسٹر نے بتایا تھا کہ وہ لڑکی کا انتخاب کرتا ہے اور پھر لڑکی کو اغوا کر کے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ گو جاسٹر نے وکٹر کلب کے وکٹر اور گولڈن کلب کے رالف کے نام بھی لئے تھے لیکن ٹائیگر نے جو معلومات حاصل کی تھیں اس کے مطابق وکٹر گروپ منشیات کا دھندہ کرنے والا گروپ تھا۔ وہ لڑکیاں اغوا کرنے کا کام نہیں کرتا تھا اور نہ ہی آج تک اس کے بارے میں کسی نے کوئی ایسی بات سنی تھی اس لئے ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ کام اس رچرڈ کا ہی ہو گا۔ وہ اس انداز میں لڑکیاں اغوا کرا کر انہیں عیاش لوگوں کے ہاتھوں فروخت

کر کے ان سے بھاری رقم بھی حاصل کرتا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس بنیاد پر انہیں بلیک میل بھی کرتا ہو جبکہ وہ نام وکٹر گروپ کا استعمال کرتا ہو گا تا کہ کوئی اس پر شک نہ کر سکے اور اگر کسی کو معلوم بھی ہو سکے تو اس پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے کیونکہ ٹائیگر کو معلوم ہوا تھا کہ نچلے درجے کی زیر زمین دنیا میں وکٹر گروپ کا بڑا رعب و دبدبہ اور دہشت تھی۔ یہ ساری معلومات حاصل کر کے وہ رانا ہاؤس گیا تھا اور پھر وہاں جوانا اور جوزف کے ساتھ اس کی تفصیلی میٹنگ ہوئی تھی اور آخر کار یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ٹائیگر اس رچرڈ کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آئے اور پھر یہاں اس سے معلومات حاصل کی جائیں۔ گو جوانا نے ساتھ آنے کا کہا تھا لیکن ٹائیگر نے خود ہی اسے روک دیا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ وہ یہ معمولی سا کام آسانی سے کر لے گا۔ چنانچہ رانا ہاؤس سے نکل کر وہ سیدھا سن شائن کلب ہی پہنچا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کا ہال آوارہ عورتوں اور انتہائی نچلے درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ منشیات وہاں کھلے عام استعمال ہو رہی تھی اور ساتھ ہی گھٹیا شراب بھی۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے دو غنڈہ نما آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک تو ویٹرز کو جو خود بھی نچلے درجے کے غنڈے ہی لگتے تھے سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا ایک سٹول پر بیٹھا پورے ہال کی اس طرح نگرانی کر رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ

کوئی آدمی بل دیئے بغیر بھاگ نہ جائے۔ ہال کی دیواروں کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح چار پانچ غنڈے بھی ٹہلتے پھر رہے تھے۔ مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر نے چند لمحے گیٹ میں رک کر پورے ہال کا جائزہ لیا اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا غنڈہ ٹائیگر کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا اور پھر وہ سٹول سے نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر کے چہرے پر بھی اس وقت کسی غنڈے کا ہی میک اپ تھا۔ اس نے نشانی کے طور پر گلے میں سرخ رنگ کا رومال بھی باندھا ہوا تھا۔ اس نے جینز کی پتلون اور نیلے رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی جو یہاں کے عام غنڈوں کا لباس تھا۔

"رچرڈ سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"باس رچرڈ تو کافرستان گئے ہوئے ہیں"...... کاؤنٹر مین نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دوسروں کے لئے گئے ہوں گے میرے لئے نہیں۔ اسے بتا دو کہ کوبرا آیا ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ باس ملک سے باہر ہیں۔ اب کیا لکھ کر تمہیں دوں"...... کاؤنٹر مین نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا سائیڈ پر موجود دوسرے آدمی پر جا گرا۔ ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نتیجہ یہ کہ کاؤنٹر مین کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے پورا

ہال گونج اٹھا تھا اور ہال میں یکلخت اس طرح خاموشی چھا گئی جیسے اچانک لائٹ چلے جانے سے اندھیرا ہو جاتا ہے۔

"اب بولو بتاتے ہو یا نہیں"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ"...... اس کاؤنٹر مین نے سیدھا ہوتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ گال پر رکھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے جیسے قہر کی بجلیاں سی نکل رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں داخل ہوا اور پھر پلک جھپکنے میں اس نے فائر ٹائیگر پر کھول دیا۔ اس نے یہ کام واقعی انتہائی برق رفتاری سے کیا تھا لیکن ٹائیگر اس کا ہاتھ جیب میں جاتے ہوئے دیکھ چکا تھا اس لئے وہ چوکنا تھا لیکن وہ پہلے فائر نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے جیسے ہی اس کاؤنٹر مین کی طرف سے فائر ہوا ٹائیگر یکلخت اچھل کر پیچھے ہٹا اس کے ساتھ ہی ایک اور فائر ہوا اور کاؤنٹر مین چیختا ہوا کاؤنٹر کے پیچھے ہی گھوم گیا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور وہ اپنے زخمی ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے بری طرح ناچ رہا تھا۔

"تم نے پہلے فائر کیا ہے حالانکہ میں چاہتا تو گولی تمہارے دل میں اتار دیتا لیکن تم جیسے گھٹیا آدمی کو مارنا میں اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ جاؤ اور جا کر رچرڈ کو بتاؤ کہ کوبرا آیا ہے"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

اچانک ایک مسلح آدمی تیزی سے سائیڈ سے ہوتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

"تم کون ہو"...... اس لحیم شحیم آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔

"میرا نام کوبرا ہے اور میں نے رچرڈ سے ملنا ہے۔ رچرڈ مجھے جانتا ہے لیکن تم لوگ نہیں جانتے کیونکہ میں پہلی بار یہاں آیا ہوں۔ مگر پتہ نہیں کیسے لوگ ہو تم۔ بجائے مجھے رچرڈ سے ملوانے کے تم لوگوں نے مجھ پر فائر کھول دیا اور ابھی میں رچرڈ کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ رچرڈ جانتا ہے کہ کوبرا پر ہاتھ اٹھانے کے بعد کوئی آدمی دوسرا سانس نہیں لے سکتا"...... ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک طرف راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بڑے چوکنا انداز میں مڑا کیونکہ یہ لوگ انتہائی گھٹیا درجے کے غنڈے تھے اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا کہ وہ اس کی پشت پر ہی فائر کھول دیں لیکن شاید کاؤنٹر مین کا حشر دیکھ کر وہ سب اس سے ذہنی طور پر مرعوب ہو گئے تھے اس لئے سب خاموشی سے صرف اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر راہداری میں مڑتے ہی ٹائیگر سیدھا ہوا۔ وہ آدمی آگے آگے جا رہا تھا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس میں ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو کاٹ کر اس میں سلاخیں لگائی گئی تھیں۔

"دروازہ کھولو"...... آگے جانے والے آدمی نے اس دروازے کے قریب جا کر کرخت لہجے میں کہا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے کے اندر ایک اور مسلح غنڈہ موجود تھا۔

"آؤ"...... آگے جانے والے نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام ایک لفٹ پر ہوتا تھا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ دونوں نیچے پہنچ گئے۔ نیچے ایک بڑا ہال تھا جس میں انتہائی زور شور سے جوا ہو رہا تھا لیکن وہاں جوا کھیلنے والے اونچے طبقے کے افراد نظر آ رہے تھے۔ البتہ یہاں بھی مسلح غنڈوں کا پہرہ تھا۔ ایک طرف راہداری بنی ہوئی تھی جس میں دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"آؤ"...... آگے جانے والے نے راہداری کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے مڑ گیا۔ اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ آگے جانے والے نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ وہ صوفے پر نیم دراز شراب پینے میں مصروف تھا۔

"باس یہ کوبرا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ اسے جانتے ہیں"۔ آگے جانے والے نے اس نیم دراز آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ نوجوان بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کوبرا وہ کون ہے میں تو اسے نہیں جانتا"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اپنے ہاتھ سر پر رکھ لو ورنہ"...... آگے جانے والے نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ ٹائیگر کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"تم اطمینان رکھو مسٹر۔ ابھی رچرڈ مجھے پہچان جائے گا میں میک اپ میں ہوں"...... ٹائیگر نے ہاتھ اٹھانے کی بجائے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میک اپ میں۔ اوہ کون ہو تم بتاؤ"...... نوجوان نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی ریوالور تھا اور ظاہر ہے اس کا رخ بھی ٹائیگر کی طرف ہی تھا۔

"کمال ہے۔ تم لوگ تو مجھ سے بچوں کی طرح خوفزدہ نظر آ رہے ہو۔ کیا میں تمہیں آدم خور نظر آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بیٹھو تم تو خاصے دلچسپ آدمی ہو۔ جیری تم اس کا خیال رکھنا"...... اس رچرڈ نے یکلخت ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور واپس جیب میں رکھ لیا۔ ٹائیگر پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ پھر جیسے ہی رچرڈ نے ریوالور جیب میں رکھا اور واپس مڑ کر پلٹنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں کھڑے ہوئے اس جیری کی

مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا اور دوسرے لمحے ایک ہی جھٹکے سے نہ
صرف مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی بلکہ چیری بھی چیختا ہوا اچھل
کر بیٹھتے ہوئے رچرڈ سے ٹکرایا اور وہ دونوں صوفے سمیت اچھل کر
پیچھے جا گرے۔ اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی
اچھل کر پلٹتا ہوا چیری ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح
تڑپنے لگا۔

"خبردار ہاتھ سر پر رکھ کر اٹھو اگر تم نے ریوالور نکالنے کی
کوشش کی تو پلک جھپکنے میں برسٹ مار دوں گا"...... ٹائیگر نے
انتہائی سخت لہجے میں کہا تو رچرڈ جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس
طرح ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بینائی یکلخت ختم ہو گئی ہو اور
پھر وہ اسی انداز میں اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کا بازو یکلخت ہوا میں بلند
ہوا اور مشین گن کی نال لوہے کے راڈ کے انداز میں رچرڈ کے سر پر
پوری قوت سے پڑی اور رچرڈ چیخ کر دوبارہ نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر
نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور گھما کر صوفے کے پیچھے سے اٹھا
کر سامنے قالین پر پٹخ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں
آئی اور چیخ مار کر نیچے گر کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا
رچرڈ چیخ کر واپس گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر اطمینان سے مڑا اور
اس نے کمرے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ عقبی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے عقبی دروازہ کھولا تو وہ ایک اور کمرے میں
پہنچ گیا اور پھر وہاں سے اس نے انتہائی آسانی سے عقبی راستہ تلاش

کر لیا۔ وہ واپس آیا۔ اس نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے رچرڈ کو
اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس
نے عقبی راستے کے آخری دروازے کے قریب لے جا کر رچرڈ کو دیوار
کے ساتھ فرش پر لٹایا اور چہرے اور سر پر موجود ماسک اتار کر اس
نے اسے تہہ کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ دروازہ کھول کر کلب
کی عقبی گلی میں نکل آیا۔ دروازہ اس نے بند کر دیا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی میک اپ
تھا۔ اس نے دراصل میک اپ کر کے اس پر ماسک چڑھا لیا تھا اور
چونکہ وہ ہال میں اس کاؤنٹر مین کے ساتھ لڑ چکا تھا اور اب اس نے
پارکنگ سے جا کر کار حاصل کرنی تھی اس لئے اس نے ماسک میک
اپ ختم کر دیا تھا تاکہ اگر اندر ہال میں موجود کوئی آدمی باہر موجود
ہو تو وہ اسے دیکھ کر چونک نہ پڑے۔ چونکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ
رچرڈ کلب میں ہی مل جائے گا اس لئے اس نے کار پارکنگ میں روکی
تھی ورنہ وہ اسے پہلے ہی عقبی گلی کے سرے پر سڑک کے کنارے
روک دیتا۔ چکر کاٹ کر وہ دوبارہ کمپاؤنڈ میں داخل ہوا اور پھر
پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں لوگ آ جا رہے تھے اور حالات
نارمل نظر آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کار کمپاؤنڈ گیٹ سے
نکالی۔ اور چکر کاٹ کر وہ اسے عقبی گلی میں لے آیا اور اس نے کار
خفیہ دروازے کے قریب روک دی۔ کار سے اتر کر اس نے
دروازے کو دھکیل کر کھولا۔ رچرڈ ویسے ہی دیوار کے ساتھ پڑا ہوا

تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور کار کی عقبی سیٹ کے سامنے خلا میں گھسیڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا اور پھر اطمینان سے سر ہلا کر اس نے دروازہ بند کیا اور گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چونکہ گلی تنگ تھی اس لئے وہ کار کو ٹرن نہ دے سکتا تھا اس لئے وہ کار بیک کر کے اسے سڑک پر لے آیا اور پھر اسے سیدھا کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہ کار اس کی نہیں تھی بلکہ رانا ہاؤس کی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اس کے بارے میں جب معلومات حاصل کی گئی ہوں گی تو لامحالہ اس کی کار کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی گئی ہوں گی اس طرح وہ لوگ کار کی بنیاد پر بھی اسے ٹریس کر سکتے تھے اس لئے وہ ٹیکسی میں رانا ہاؤس گیا تھا اور پھر یہ کار وہ وہاں سے لے کر یہاں آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رچرڈ سمیت رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ مخصوص ہارن پر جوزف باہر آیا اور پھر ٹائیگر کے آواز دینے پر وہ سر ہلاتا ہوا مڑ گیا کیونکہ ٹائیگر جس وقت رانا ہاؤس سے گیا تھا اس وقت اس کے اس میک اپ پر ماسک میک اپ تھا۔ گو جوزف نے یقیناً رانا ہاؤس کی کار پہچان لی ہو گی لیکن اس کے باوجود ٹائیگر نے اسے آواز دینا مناسب سمجھا تھا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر پورچ میں لے گیا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اترا تو جوانا سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا"...... جوانا نے پوچھا۔

"رچرڈ کو لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے عقبی دروازہ کھول کر بے ہوش پڑے ہوئے رچرڈ کو کھینچ کر کاندھے پر ڈالتے ہوئے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوزف بھی واپس پہنچ چکا تھا اور پھر ٹائیگر رچرڈ کو بلیک روم میں لایا اور اس نے اسے راڈز والی کرسی پر ڈال دیا جبکہ جوانا نے عقبی طرف جا کر بٹن پریس کیا تو راڈز باہر آئے اور بے ہوش رچرڈ کا جسم راڈز میں پھنس گیا۔

"کیسے ہاتھ آیا ہے یہ"...... جوانا نے پوچھا تو ٹائیگر نے تفصیل بتا دی۔

"او کے اب اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو گی"...... جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہی ہاتھ سے رچرڈ کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب رچرڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر پہلے ہی ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوزف اندر ہی نہ آیا تھا۔ وہ شاید باہر تھا اور نگرانی وغیرہ چیک کرنے کے لئے رک گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کا جسم راڈز میں پھنسا ہوا تھا اس لئے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں"...... رچرڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے اور قدرے

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم سنیک کلرز کے ہیڈ کوارٹر میں ہو رچرڈ"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو رچرڈ نے اچھلنے کی ناکام کوشش کی البتہ سنیک کلرز کا نام سنتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم۔ تم کون ہو"...... رچرڈ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" میرا نام جوانا ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ٹائیگر"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" مم۔ مم۔ مگر تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ رکھا ہے۔ میرا تو کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... رچرڈ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ وہ نچلے درجے کا غنڈہ تھا۔ اس لئے سنیک کلرز کا نام سنتے ہی اس کے ذہن میں یقیناً رین بو کلب والا واقعہ گھوم گیا ہوگا اس لئے وہ اس وقت انتہائی خوفزدہ نظر آرہا تھا۔

" سنو رچرڈ میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں۔ تم بہت چھوٹے آدمی ہو اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تمہاری ہڈیاں توڑی جائیں لیکن یہ آخری موقع ہے ورنہ یہاں نہ تمہاری چیخیں کوئی سن سکے گا اور نہ کوئی تمہیں بچانے آئے گا۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہوگا کہ جاسٹر کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا ہے۔ جاسٹر نے بتایا ہے کہ اس نے آریہ محلے سے لڑکی کو اغوا کر کے تمہارے حوالے کیا تھا اور وہ ہر ہفتے ایسا کرتا تھا اور لڑکی بھی تم ہی منتخب کرتے تھے۔ تم صرف یہ بتا دو کہ تم نے

لڑکی کو کہاں پہنچایا تھا اور تم یہ کام کیوں اور کس کے لئے کرتے ہو"۔ جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

" لڑکی۔ مم۔ مگر مجھے تو کسی لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ جاسٹر نے جھوٹ بولا ہوگا۔ وہ میرا دشمن ہے"...... رچرڈ نے رک رک کر اور تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تم نے آخری موقع ضائع کر دیا ہے"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کر وہ رچرڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ مجھے نہیں معلوم رک جاؤ"...... رچرڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی دائیں آنکھ میں گھستی چلی گئی اور کمرہ رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم بری طرح کانپا اور پھر ڈھلک گیا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا نے انگلی واپس کھینچی اور اسے انتہائی اطمینان سے رچرڈ کے لباس سے صاف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور رچرڈ کے چہرے پر اس کا بھرپور تھپڑ پڑا تو ایک ہی تھپڑ سے رچرڈ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی وہ تکلیف کی شدت سے اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے کلاک کا پنڈولم حرکت کرتا ہے۔ جوانا واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر اپنی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" تم۔ تم۔ ظالم ہو۔ سفاک ہو۔ بے درد ہو۔ یہ تم نے کیا

کیا"...... رچرڈ نے ہذیانی انداز میں چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ابھی تو یہ ابتداء ہے رچرڈ"...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مت مارو پلیز فار گاڈ سیک مجھے مت مارو میں سب کچھ بتا دوں گا۔ مجھے پانی دو"...... رچرڈ نے کہا۔

"پانی بھی مل جائے گا لیکن پہلے تفصیل بتاؤ لیکن یہ خیال رکھنا تمہاری ہر بات کنفرم کی جائے گی"...... جوانا نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں لڑکی کو جارج کالونی کی کوٹھی نمبر ستائیس میں پہنچاتا ہوں۔ وہاں ایک آدمی ہے آصف وہ اسے وصول کرتا ہے۔ میں نے اس لڑکی کو بھی وہیں پہنچایا تھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... رچرڈ نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"کس کے حکم پر تم یہ کام کرتے ہو"...... جوانا نے پوچھا۔

"بب۔ بب۔ باس رالف اور چیف باس وکٹر کے کہنے پر"۔ رچرڈ نے کہا۔

"جھوٹ مت بولو ہمیں معلوم ہے کہ رالف اور وکٹر دونوں کا دھندہ صرف منشیات کی سپلائی ہے۔ وہ یہ لڑکیوں والا کام نہیں کرتے"...... اس بار ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ کسی خاص آدمی کے لئے ایسا کرتے ہیں طویل عرصے سے ایسا ہو رہا ہے اور مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ رچرڈ نے کہا۔

"بتاؤ کس کے لئے وہ یہ کام کرتے ہیں۔ بتاؤ"...... جوانا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم میں پوچھ ہی نہیں سکتا۔ وہ بڑے لوگ ہیں وہ مجھے مکھی کی طرح مار دیں گے۔ مجھے نہیں معلوم"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کا فون نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا تو رچرڈ نے فون نمبر بتا دیا۔

"کیا یہ آصف وہاں ہر وقت موجود رہتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں وہ اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ اسی کوٹھی میں رہتا ہے"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"کیا وہ بھی وکٹر گروپ سے متعلق ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان کا ہمارے گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بس صرف لڑکی ان تک پہنچائی جاتی ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔ ایک آنکھ نکلوا کر اور تھپڑ کھا کر وہ اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کال ملاتا ہوں تم اس آصف سے بات کرو۔ اس انداز میں کہ ہم کنفرم ہو جائیں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے ٹھیک بتایا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو رچرڈ نے بتائے تھے۔

" مم۔ مم۔ مگر میں کیا کہوں گا اسے "...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کسی لڑکی کے بارے میں بات کرو یا پھر انہی لوگوں کے بارے میں مجھے کنفرمیشن چاہئے ورنہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر فون پیس اٹھا کر وہ رچرڈ کی کرسی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس نے رسیور اس کے کان سے لگا دیا تھا۔

" ہیلو "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" رچرڈ بول رہا ہوں آصف "...... رچرڈ نے آہستہ سے کہا۔

" اوہ کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے "...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ اس بار جو لڑکی تمہارے پاس میں نے پہنچائی تھی اس کے پیچھے ایک گروپ کام کر رہا ہے۔ اس کا نام سنیک کلرز ہے۔ بہت خطرناک گروپ ہے۔ تم محتاط رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ تم تک پہنچ جائیں "...... رچرڈ نے کہا۔

" لڑکی کے پیچھے گروپ کام کر رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ لڑکی تو انتہائی غریب گھرانے کی تھی اور یہ سنیک کلرز کون ہیں۔ اوہ اوہ۔ ایک منٹ مجھے یاد آ رہا ہے کئی روز پہلے اخبارات میں ان کا نام چھپا تھا۔ یہ دہشت گرد تھے جنہوں نے رین بو کلب میں قتل عام کیا تھا۔ کیا تم انہی کی بات کر رہے ہو "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں وہی گروپ۔ نجانے وہ کون ہیں اور کیوں ایسا کر رہے ہیں۔ میں بھی چھپا ہوا ہوں۔ باس رالف نے حکم دیا ہے کہ میں سامنے نہ آؤں "...... رچرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے اگر وہ تم تک نہ پہنچ سکے تو پھر ہم تک کیسے پہنچ سکتے ہیں اور ویسے بھی اگر پہنچ بھی گئے تو پھر وہ یہاں سے زندہ واپس نہ جا سکیں گے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" بہرحال پھر بھی محتاط رہنا "...... رچرڈ نے کہا۔

" تم بے فکر رہو "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون لا کر اس نے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

" اب تو تم کنفرم ہو گئے ہو۔ اب تو مجھے چھوڑ دو "...... رچرڈ نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم معاشرے کے لئے زہریلے سانپ ہو رچرڈ۔ تمہارا سر تو کچلنا ہمارا کام ہے "...... ٹائیگر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکوں اور رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے بلیک روم گونج اٹھا۔

سیکرٹ سروس کے پاس ان دنوں کوئی کیس نہ تھا اور عمران بھی ان دنوں فارغ تھا حتیٰ کہ فورسٹارز کے پاس بھی کوئی کیس نہ تھا اس لئے راوی چین ہی چین لکھتا تھا اور عمران نے اس مہلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے مطالعے پر زور دے رکھا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان تم دروازے کے پاس ہی بیٹھ جاؤ اور جو آئے اسے وہیں سے کچھ دے دلا کر واپس بھیجتے رہو کیونکہ میں ڈسٹرب ہوتا ہوں"۔ عمران نے رسالے سے نظریں اٹھائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔

"جی بہتر"...... سلیمان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ وہ اس وقت سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر کر بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے اس قدر فرمانبرداری کا مظاہرہ کیوں کیا ہے"...... عمران نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے سلیمان نے کوئی انہونی بات کر دی ہو لیکن سلیمان آگے بڑھ چکا تھا۔

"کون ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ حسب عادت دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھ رہا تھا۔

"سلیمان دروازہ کھولو میں جولیا ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے اس قدر رقم تو میرے پاس نہیں ہے۔ صاحب کی جیب میں سے صرف پچاس ہزار روپے ملے ہیں۔ اتنی رقم تو نہیں ہے"...... سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران پچاس ہزار کی رقم کا سن کر ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں سرچ لائٹ کی طرح گردش کرنے لگیں۔

"ہونہہ۔ تو اسی لئے جناب فرمانبرداری کا مظاہرہ کر رہے تھے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے"...... جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے کوئی بات کی ہوگی ورنہ سلیمان صاحب تو بے حد اچھے آدمی ہیں"...... اسی لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صاحب نے کہا ہے کہ جو دروازے پر آئے اسے کچھ دے دلا کر رخصت کر دوں لیکن"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ ہم تمہیں بھکاری نظر آ رہے ہیں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز اب سٹنگ روم کے دروازے کے قریب سے سنائی دی تھی اور پھر وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اندر داخل ہوا۔ عمران نے ان کی طرف نظریں بھی نہ اٹھائیں وہ اس طرح اطمینان سے رسالے پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا جیسے اس کے کانوں میں کوئی آواز ہی نہ پڑی ہو۔

"یہ ہماری عزت کی جا رہی ہے"...... جولیا نے اس کے ہاتھ سے رسالہ چھین کر ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ جولیا تم اور صفدر بھی ساتھ ہے۔ کمال ہے کیا تم جن ہو کہ یوں اچانک نمودار ہو جاتے ہو۔ کمال ہے"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تم نے سلیمان سے کیا کہا تھا کہ دے دلا کر باہر سے ہی رخصت کر دو۔ کیوں کیا ہم بھکاری ہیں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بھکاری کسے کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کس لائن پر بات کو لے جانا چاہتا ہے۔

"بھیک مانگنے والے کو"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اور بھیک کسے کہتے ہیں"...... عمران نے ایک اور سوال کر دیا۔

"بھیک خیرات کو کہتے ہیں اور کسے کہتے ہیں"...... جولیا بھی بات کو انتہا تک پہنچانے پر تل گئی تھی۔

"اور خیرات کسے کہتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ سیدھی طرح جواب دو کیوں تم نے سلیمان سے کہا تھا"...... جولیا شاید خیرات کا مطلب نہ سمجھا سکتی تھی اس لئے اس نے دوسرے رخ سے بات کر دی تھی۔

"بھیک کافرستانی زبان کا لفظ ہے جبکہ خیرات عربی کا لفظ ہے اور خیر کی جمع ہے اور خیر کا مطلب ہوتا ہے نیکی بھلائی۔ اب تم خود بتاؤ کہ خیرات مانگنے والا دوسرے لفظوں میں بھکاری اچھا آدمی ہوا یا برا۔ وہ تو بھلائی مانگ رہا ہے اور تم اس طرح غصہ کھا رہی ہو جیسے کوئی بہت برا لفظ ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیوں یہ کہا تھا کہ انہیں دے دلا کر بھیج دو"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جن کے پاس نیکیاں اور بھلائیاں موجود نہ ہوں گی وہی بھلائی اور نیکیاں مانگیں گے اور دیتا وہ ہے جس کے پاس موجود ہو اور سلیمان انتہائی نیک آدمی ہے اس لئے ظاہر ہے اس کے پاس تو نیکیوں اور بھلائیوں کا خزانہ موجود ہے۔ وہ اگر تمہیں اپنی طرف سے

کچھ نیکیاں اور بھلائیاں دے دے گا تو اس کا کیا بگڑے گا"۔ عمران نے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اور تمہارا اپنے متعلق کیا خیال ہے"....... جولیا نے بھی اس کی اس وضاحت پر بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا کیا ہے۔ میں تو درویش آدمی ہوں اپنے حال اور اپنی کھال میں مست رہتا ہوں"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی۔

" اسی لئے آج ہم آئے ہیں تاکہ تمہیں تمہارے حال سے ہم نکال سکیں"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کافی کے ساتھ سنیکس کی پلیٹیں بھی موجود تھیں۔

" سلیمان میں نے تو کہا تھا کہ آنے والوں کو باہر سے ہی دے دلا کر رخصت کر دو۔ تم نے الٹا کام شروع کر دیا ہے کہ آنے والوں کو بٹھاتے بھی ہو اور پھر ٹرالیاں بھر بھر کر ان کی خدمت بھی کرتے ہو"....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس کا یہ غصہ مصنوعی تھا۔

" آنے والے مہمان ہوتے ہیں جناب اور مہمانوں کی عزت اور خاطر مدارت فرض ہوتا ہے"....... سلیمان نے سامان میز پر لگاتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ سلیمان"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے رقم میری خرچ ہو رہی ہے اور شکریہ تم سلیمان کا ادا کر رہے ہو۔ یہ کیا مطلب ہوا"....... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" تم تو درویش ہو تمہارے پاس رقم کہاں سے آ گئی۔ یہ تو سلیمان کا دل گردہ ہے کہ وہ تمہیں بھی نبھا رہا ہے اور مہمانوں کو بھی"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بتاؤ سلیمان یہ کس کی رقم ہے بتاؤ۔ آج بتا ہی دو"....... عمران نے میز پر آہستہ سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔

" کون سی رقم جناب"....... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

" یہی جس سے تم خاطر مدارت کرتے ہو۔ یہ کافی یہ سنیکس وغیرہ لے آئے ہو"....... عمرن نے جواب دیا۔

" یہ ادھار کی رقم ہے۔ اب کیا کیا جائے درویش کی جھوٹی عزت تو قائم رکھنی ہی پڑتی ہے"....... سلیمان نے جواب دیا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑ گیا تو جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب بتائیں عمران صاحب"....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا بتاؤں۔ اب بتانے کے لئے باقی کیا رہ گیا ہے۔ یہ آج کل کے ملازم بیچ چوراہے پر مالک کی عزت کا بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں"۔ عمران نے بڑے دلگیر سے لہجے میں کہا۔

" بھانڈا خالی ہو گا تو اسے پھوڑنے کے علاوہ اور ملازم بے چارے

کر بھی کیا سکتے ہیں"....... سلیمان نے راہداری میں ٹرالی موڑتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ سلیمان کے اس جواب پر صفدر اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" یہ بھانڈا کیا ہوتا ہے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" برتن کو کہتے ہیں"....... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" کمال ہے۔ کھا بھی میرا ہی رہے ہو اور ہنس بھی مجھ پر ہی رہے ہو"....... عمران نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ نے کون سا ادھار اتارنا ہے جو آپ اپنا کھانا پینا بتا رہے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" آخر یہ ادھار دینے والے تقاضا تو کرتے ہی ہوں گے پھر کیا ہوتا ہو گا"....... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" آپ نے کبھی عمران صاحب کے فلیٹ میں کسی ادھار مانگنے والے کو دیکھا ہے"....... صفدر نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" دیکھا تو نہیں ہے لیکن سلیمان بھی ہمیشہ یہی کہتا رہتا ہے اور عمران بھی۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو سچ ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

" کچھ نہ کچھ کا کیا مطلب۔ یہ تو پورے کا پورا سچ ہے"....... عمران نے کہا۔

" سلیمان پلیز ادھر آؤ"....... جولیا نے پیالی میز پر رکھ کر اونچی آواز

میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

" جی مس صاحبہ حکم"....... سلیمان نے فوراً ہی دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

" عمران پر کتنا ادھار ہے"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" چھوڑیں مس جولیا آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ سب مذاق ہوتا ہے لیکن آپ پھر بھی سیریس ہو رہی ہیں"....... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ میں اکثر سوچتی رہتی ہوں کہ عمران جب کسی مشن پر جاتا ہے تو ظاہر ہے اسے معاوضہ ملتا ہو گا۔ ہر مہینے تنخواہ تو نہ ملتی ہو گی اور چیف آخر کتنا چیک دے دیتا ہو گا اس لئے عمران واقعی تنگ رہتا ہو گا۔ بتاؤ سلیمان کتنا ادھار ہے۔ سچ سچ بتاؤ"....... جولیا نے کہا۔

" مس جولیا کس ادھار کی بات کر رہی ہیں آپ"....... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ ادھار تو ادھار ہی ہوتا ہے۔ اس میں کس ادھار کا کیا مطلب ہوا"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" میرا مطلب ہے ایک تو ادھار میری تنخواہیں، اوور ٹائم، الاؤنسز ہیں۔ دوسرا ادھار مارکیٹ کے دکانداروں کا ہے جہاں سے کھانے پینے کا سامان، لباس اور جوتے وغیرہ آتے ہیں۔ تیسرا ادھار حکومت کا

ہے جس میں گیس، بجلی اور فون کے بل شامل ہیں اور ایک اور ادھار بھی ہے جو لوگوں سے نقد رقم کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ آپ کس ادھار کے بارے میں پوچھ رہی ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے یہاں سب کچھ ادھار ہے"...... جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ابھی تو ایسے ایسے ادھار ہیں جنہیں واپس نہیں کیا جاتا۔ مثال کے طور پر ہمسایوں سے مرچیں، نمک اور چینی مانگی تو ادھار جاتی ہیں لیکن انہیں کبھی واپس نہیں کیا جاتا"...... سلیمان نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" توبہ ہے۔ تم لوگوں سے بات کر کے تو انسان آدھا پاگل ہو جاتا ہے"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مس صاحبہ مزید کافی لے آؤں"...... سلیمان نے کہا تو اس بار عمران کے ساتھ ساتھ صفدر بھی بے اختیار ہنس پڑا اور سلیمان بھی مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

" کیا مطلب۔ اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا سلیمان عمران سے بھی دو ہاتھ آگے رہنے والا ہے۔ ایک کپ کافی پی کر آپ نے ادھار پوچھا ہے اور اس کے بعد ان سے آپ نے ادھار چکانے کی بجائے الجھنا شروع کر دیا ہے تو سلیمان نے

کہا کہ دوسرا کپ لے آؤں تاکہ آپ سے واقعی رقم حاصل کی جا سکے"۔ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب میں آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ رین بو کلب میں جوانا اور ٹائیگر نے کیوں قتل عام کیا ہے اور یہ سنیک کلرز کون سی تنظیم ہے"...... اچانک صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

" ارے ہاں میں بھی یہ بات پوچھنا چاہتی تھی"...... جولیا نے کہا۔

" تم نے چیف سے پوچھ لینا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ چیف کا اس سے کیا تعلق"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہارے چیف کو چیف بننے کا جنون ہے اس لئے وہ صرف سیکرٹ سروس کا ہی چیف نہیں رہنا چاہتا۔ چنانچہ اس نے فور سٹارز تنظیم کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا اور خود چیف بن گیا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن فور سٹارز کا چیف تو صدیقی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" وہ تو ہے اس طرح کا چیف جیسے مشن کے دوران میں چیف ہوتا ہوں۔ اصل چیف وہی نقاب پوش ہی ہے۔ صدیقی اسے

باقاعدہ رپورٹ دینے کا پابند ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سنیک کلرز کا چیف بھی وہی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ویسے اس تنظیم کا چیف جوانا ہے لیکن اصل چیف وہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز لیکن کیا یہ تنظیم اس لئے بنائی گئی ہے کہ جوانا قتل عام کرتا پھرے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں وہ تو جوانا صاحب کو موقع مل گیا اور اس نے اپنا کوٹہ پورا کر لیا۔ چیف تو اسے پھانسی کے پھندے پر پہنچانے کے لئے تیار ہو گیا تھا لیکن سر سلطان کی منت خوشامد کام آ گئی اور چیف نے حکم دے دیا کہ آئندہ اگر ایسا ہوا تو جوانا کو چوک پر پھانسی دے دی جائے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کریں گے کیا"...... جولیا نے کہا۔

"سانپوں کے سر کچلیں گے اور اس میں تمہارا چیف بھی شامل ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ چیف کیسے سانپ بن گیا"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی تو خزانے پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار جولیا اور صفدر دونوں ہی ہنس پڑے۔

"کیا اس تنظیم میں ٹائیگر بھی شامل ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ارے نہیں وہ میرا شاگرد ہے اس لئے بے چارہ میری طرح فری لانسر ہے اور چیف تو چلو رو پیٹ کر کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے جوانا نے کیا دینا ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں ہنس پڑے۔

"تو پھر یہ تنظیم صرف جوانا پر مشتمل ہے کیا"...... جولیا نے کہا۔

"جوزف اور جوانا دونوں اس کے مستقل رکن ہیں۔ ٹائیگر بخ کے طور پر شامل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بخ وہ کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لفظی طور پر تو اس کا مطلب ہے پابندی۔ روک ٹوک لیکن ایک اور اصطلاحی معنی بھی ہیں اس کے لئے تمہیں مثال دے کر سمجھانا پڑے گا۔ چھوٹے شہروں میں بار برداری کے لئے گدھا گاڑی استعمال ہوتی ہے لیکن اکثر شہروں میں بڑے گدھے کے ساتھ ایک چھوٹا گدھا بھی جتا ہوا ہوتا ہے جو بیچارہ ساتھ ساتھ دوڑتا رہتا ہے حالانکہ وزن وہ بڑا گدھا ہی کھینچ رہا ہوتا ہے لیکن وہ یہ سمجھتا ہے کہ دوسرا گدھا بھی اس کے ساتھ وزن کھینچنے میں شامل ہے اس لئے وہ مطمئن رہتا ہے۔ اس چھوٹے گدھے کو اصطلاحاً بخ کہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ جو بے چارہ ساتھ ساتھ دوڑتا رہے مشقت کرتا رہے تو جوانا کے ساتھ ٹائیگر بھی بخ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے"...... عمران

نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی لیکن اس سے پہلے کہ مزید
کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع مس جولیانا
فٹزواٹر اور جناب صفدر یار جنگ بہادر بول رہا ہوں"...... عمران
نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ان کے نام لئے تھے کہ اگر بلیک زیرو
کا فون ہو تو وہ ان کے نام سن کر سنبھل جائے۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز
سنائی دی۔

" مطلب ہے سچ بول رہے ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور
جولیا بے اختیار ہنس پڑے۔

" سچ۔ کیا مطلب باس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے
لہجے میں کہا گیا۔

" یہ مطلب تمہیں نہیں سمجھایا جا سکتا ورنہ تم تو خیر کیا ناراض ہو
گے البتہ جوانا ناراض ہو جائے گا اور پھر اگر اس نے تجھے بھی سنیک
قرار دے دیا تو میں بے چارہ مفت میں مارا جاؤں گا"...... عمران نے
جواب دیا۔

" میں رانا ہاؤس سے ہی بول رہا ہوں باس۔ جس لڑکی کو آریہ
محلے سے اغوا کیا گیا تھا اسے یہاں کے ایک بہت بڑے سیٹھ اور
سماجی شخصیت کے پاس پہنچایا گیا تھا لیکن اس غیرت مند لڑکی نے

دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کر لی تھی۔ اس سیٹھ کا نام تو سامنے آ
گیا ہے اور جوانا تو اس کا سر کچلنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا لیکن میں
نے اسے کہا کہ میں پہلے آپ سے بات کر لوں کیونکہ مجھے معلوم ہے
کہ اس سیٹھ کے خلاف ہمارے پاس سوائے چند افراد کے بیانات
کے اور کوئی ثبوت نہیں ہے اور اس سیٹھ کے تعلقات بہت وسیع
ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے"...... ٹائیگر
نے کہا۔

" کیا نام ہے اس شیطان کا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

" سیٹھ راحت"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوہ نام تو سنا ہوا ہے۔ اکثر اخبارات میں آتا رہتا ہے لیکن کیا یہ
کنفرم ہے کہ اصل آدمی وہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ایسے آدمی کو گولی مار دینے سے معاشرے کو کوئی فائدہ نہیں ہو
گا اس طرح تو وہ ہمیشہ کے لئے نیک نام بنا رہ جائے گا اور اخبارات
اور رسائل میں اس کی نیک نامی پر مضامین شائع ہونا شروع ہو
جائیں گے۔ ایسے آدمیوں کا اصل کردار عوام کے سامنے آنا چاہئے معہ
ثبوت کے تاکہ عوام خود ان کے منہ پر تھوکیں اور ان سے نفرت
کریں۔ اس طرح کے دوسرے لوگوں کو بھی عبرت ہو گی"۔ عمران
نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس میرا بھی یہی خیال ہے۔ میں نے جوانا سے کہا ہے کہ اسے باقاعدہ ٹریپ کیا جائے اور پھر اسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر عوام کے سامنے لایا جائے لیکن جوانا شدید غصے میں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جوانا سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایسے آدمی کو خاموشی سے ہلاک کر دینا اس کا سر کچلنا نہیں ہے بلکہ اس کی معاشرے میں شہرتوں کے ساتھ نمائش ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے ماسٹر لیکن پھر مقدمہ بازی کا سلسلہ چل پڑے گا۔ پھر معلوم نہیں اسے سزا بھی ملتی ہے یا نہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ سزا تو پھر بھی دی جا سکتی ہے کیا پولیس حوالات میں یا جیل میں لوگ قتل نہیں ہو جاتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ لیکن مجھے کیا کرنا ہو گا ماسٹر کیا اسے اغوا کر کے اس سے اقرار جرم کرانا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں اس طرح تو وہ ہر بات سے صاف مکر جائے گا۔ یہ کام ٹائیگر کرے گا اسے رسیور دو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر اس آدمی کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے پورا ڈرامہ سٹیج کرو۔ وہاں خفیہ کیمرے لگا دو اور عین موقع پر سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون کر کے ریڈ کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری باس یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے گا"...... ٹائیگر نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا اور صفدر بھی چونک پڑے تھے کیونکہ ٹائیگر کا اس طرح عمران کو جواب دینا ان کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز تھا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس میں کسی لڑکی کو چاہے وہ طوائف ہی کیوں نہ ہو اس شیطان کے پاس نہیں بھجوا سکتا۔ یہ کام نہ صرف میرے ضمیر کے خلاف ہے بلکہ میں اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ تمہاری یہ بات سن کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ گڈ شو۔ ویسے میرا مطلب یہ نہیں تھا جو تم سمجھے ہو۔ یہ کام تو بہرحال کرنا ہی ہے اور اسے ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ اسے چیک کر لیا گیا ہے اس لئے لامحالہ وہ دوبارہ شیطانی کھیل کھیلے گا۔ اس وقت اس پر ریڈ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے معلوم ہو گیا ہو گا باس کیونکہ اس نے اس کام کے لئے ایک کوٹھی مخصوص کر رکھی ہے اور پھر جوزف اور جوانا نے وہاں ریڈ

کیا۔ وہاں آٹھ افراد موجود تھے جن کا انچارج ایک آدمی آصف تھا۔ وہی اس شیطانی کھیل کا اصل کارندہ ہے اور اس سے اس سیٹھ کے بارے میں سب معلوم ہوا ہے۔ ظاہر ہے اس کے بعد اس کا زندہ رہنا ناممکن تھا اس لئے اب اسے بہرحال اس کی موت کی تو اطلاع مل ہی جائے گی اور ظاہر ہے وہ اب شاید اس شیطانی کام سے کچھ عرصہ کے لئے رک جائے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ صورت حال ہے۔ ٹھیک ہے پھر اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے۔ تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ اس کے بعد مجھے بتاؤ باقی کام میں خود کر لوں گا۔ بہرحال اس کا حشر عبرتناک ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم کیا کرو گے۔ جوانا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس شیطان کو گولیوں سے اڑا دینا چاہئے"...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ چھپا ہوا شیطان ہے پہلے اس کی شیطانیت کو آشکار ہونا چاہئے اس کے بعد اس کا انجام سامنے آنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں ہے اور فور سٹارز بھی فارغ ہیں اس لئے کیوں نہ کسی اچھے مقام پر جا کر کچھ دن سیر و تفریح میں

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سیلی اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"معاف کیجئے"...... انتھونی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں شکریہ"...... وہ اٹھی تو انتھونی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ فون کی گھنٹی ویسے ہی بج رہی تھی۔ وہ تیزی سے مڑی اور دروازے سے نکل کر باہر بڑے کمرے میں آئی جہاں ملاقاتیوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور انتھونی کی سیکرٹری بیٹھی ہوئی تھی۔

"باس۔ چیری ٹائیگر کے بارے میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہے"...... سیکرٹری نے اسی لمحے انٹرکام پر انتھونی سے بات کرتے ہوئے کہا تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔ لیکن وہ رکی نہیں لیکن تیز تیز قدم اٹھاتی بجائے بیرونی دروازے کی طرف جانے کے سائیڈ میں بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے باتھ روم میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے سرخ رنگ کے ہینڈ بیگ کو کھول کر اس نے اس میں سے ایک سگریٹ کیس جتنا باکس نکالا اور اس کی سائیڈ کو دبا دیا۔

"باس میں چیری بول رہا ہوں"...... ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ٹائیگر کے بارے میں کیا رپورٹ دینی ہے تم نے"۔ انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"باس ٹائیگر اور اس کے ساتھی حبشی پر ٹاور روڈ پر فائرنگ کی گئی

ہے اور وہ دونوں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس انہیں اٹھا کر ہسپتال لے گئی ہے لیکن ان کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ دونوں زندہ نہیں بچ سکیں گے"...... چیری کی آواز سنائی دی تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ کس نے فائرنگ کی ہے"...... انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"باس میں وہاں سے گزر رہا تھا۔ میں نے خود فائرنگ کرنے والوں کو دیکھا ہے۔ فائرنگ کرنے والے دارالحکومت کے مشہور بدمعاش گروپ راجو کے آدمی تھے۔ ان کی تعداد چار تھی۔ وہ سیاہ رنگ کی کار میں سوار تھے۔ ٹائیگر اور جوانا کی کار ایک چوک پر اشارہ بند ہونے پر رکی تو راجو کے آدمیوں کی دو کاریں ان کے دائیں بائیں رکیں اور پھر دونوں کاروں سے ان پر مشین گن سے برسٹ مارے گئے اور اس کے ساتھ ہی دونوں کاریں اشارہ توڑتی ہوئی نکل گئیں اور پھر سائیڈوں میں مڑ کر غائب ہو گئیں۔ میں اس وقت وہاں ایک ریستوران سے نکل رہا تھا۔ میں راجو کے آدمیوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... چیری نے کہا۔

"کیا ٹائیگر اور وہ حبشی اپنے اصل حلیوں میں تھے"...... انتھونی نے پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ہسپتال جا کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے اطلاع دینا"...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چند

لمحوں کے لئے خاموشی طاری رہی لیکن چونکہ رسیور رکھے جانے کی آواز نہ سنائی دی تھی اس لئے سیلی بھی خاموش کھڑی رہی تھی۔ چونکہ ٹائیگر کا نام سن کر انتھونی کی آنکھوں میں ایک خاص چمک ابھر آئی تھی جو سیلی سے خفیہ نہ رہ سکی تھی اس لئے سیلی نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک خصوصی ساخت کا طاقتور ڈکٹافون بٹن نکال کر آفس ٹیبل کے آگے کو نکلے ہوئے تختے کے نیچے چپکا دیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے جانے کے بعد انتھونی لازماً کوئی نہ کوئی فون اس کی آمد کے بارے میں کرے گا اور اس سے اصل صورت حال سامنے آجائے گی اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ اب یہاں کھڑی ساری باتیں سن رہی تھی۔

"ہیلو انتھونی بول رہا ہوں۔ ہوٹل ہالی ڈے سے۔ جبار خان سے بات کراؤ"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انتھونی کی آواز سنائی دی تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے ہونٹ اس انداز میں بھنچ گئے جیسے وہ اصل پارٹی تک پہنچ گئی ہو۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے چیری کی کال ختم ہونے کے بعد رسیور رکھے جانے کی آواز کیوں سنائی نہ دی تھی۔ انتھونی نے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر فون کو ڈائریکٹ کر کے اس نے نمبر پریس کر کے جبار خان سے رابطہ کیا تھا۔

"جبار خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" انتھونی بول رہا ہوں باس۔ ٹائیگر اور اس کے ساتھی حبشی کو پیشہ ور قاتلوں کے گروپ راجو کے آدمیوں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹاور روڈ کے ایک چوک پر فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا ہے اور پولیس ان دونوں کو ہسپتال لے گئی ہے اور میرے آدمی کی رپورٹ کے مطابق ان کا بچنا محال ہے اور باس ایک اور اہم بات بھی سامنے آئی ہے کہ ایکریمین ایجنٹ مادام سیلی ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے آفس میں آئی تھی وہ اس ٹائیگر کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ ٹائیگر سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ وہ اور حبشی، وکٹر گروپ کے خلاف کس کے کہنے پر کام کر رہے ہیں"۔ انتھونی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" تمہارے پاس وہ کیوں آئی تھی۔ کیا اسے شک تھا کہ تمہارا تعلق میرے گروپ سے ہے اور ہم نے اس ٹائیگر کو ان کے پیچھے لگایا ہوا ہے"...... جبار خان نے کہا۔

" نہیں باس۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہمارے آدمی چونکہ ٹائیگر کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں اس لئے اسے معلوم ہو گیا ہو گا اور وہ حالات جاننے کے لئے میرے پاس آ گئی حالانکہ ہم تو خود ٹائیگر کو اس لئے تلاش کر رہے تھے تاکہ اسے وکٹر گروپ کے خلاف استعمال کر سکیں"...... انتھونی نے کہا تو سیلی نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" بہرحال اب تو وہ دونوں ختم ہو گئے اس لئے اب یہ مسئلہ بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ رالف نے راجو گروپ

کو ہائر کیا ہو گا کیونکہ یہ لوگ ان کے آدمیوں کو یکے بعد دیگرے ختم کئے چلے جا رہے تھے"...... جبار خان کی آواز سنائی دی۔

" یس باس۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا"...... انتھونی نے جواب دیا۔

" اوکے"...... جبار خان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو سیلی نے باکس کی سائیڈ کو پریس کر کے اسے واپس ہینڈ بیگ میں رکھا اور باتھ روم سے باہر آ گئی۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ انتھونی کی سیکرٹری اپنی سیٹ پر موجود نہ تھی ورنہ ظاہر ہے سیلی کے اتنی دیر تک باتھ روم میں رہنے سے وہ شک میں پڑ سکتی تھی۔ وہ شاید کہیں اٹھ کر چلی گئی تھی اس لئے اب اسے معلوم نہ ہو سکے گا کہ سیلی کب باتھ روم سے نکلی اور کب گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آفس سے باہر آ گئی۔ وہ اب جلد از جلد رالف کو فون کرنا چاہتی تھی کیونکہ ظاہر ہے راجو کو رالف ہی ہائر کر سکتا تھا حالانکہ اس نے رالف کو منع کیا تھا کہ وہ ایسا نہ کرے تاکہ اصل بات معلوم کی جا سکے۔ اب ان کی موت کے بعد ظاہر ہے اس گروپ کو جو ٹائیگر اور اس حبشی کے پیچھے تھا آسانی سے ٹریس نہ کیا جا سکے گا۔ ہوٹل کی بیرونی دیوار کے ساتھ ہی پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ سیلی ایک فون بوتھ میں داخل ہوئی اور اس نے جیکٹ کی جیب سے کارڈ نکال کر فون پیس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

" مادام سیلی بول رہی ہوں رالف سے بات کراؤ"...... سیلی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

" سیلی بول رہی ہوں رالف۔ مبارک ہو راجو نے تمہارا کام کر دیا ہے"...... سیلی نے کہا۔

" راجو نے کام کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... رالف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" راجو کے آدمیوں نے ٹاور روڈ کے ایک چوک پر ٹائیگر اور اس کے ساتھی حبشی پر فائر کھول دیئے اور وہ دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ پولیس انہیں اٹھا کر ہسپتال لے گئی لیکن اب تک وہ یقیناً لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے اور ظاہر ہے راجو پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کا چیف ہے۔ وہ بغیر معاوضے کے تو اس طرح ان دونوں کو ہلاک کرنے سے رہا اور اب یہ بات تو خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے کہ راجو کو تم نے ہی ہائر کیا ہو گا"...... سیلی نے کہا۔

" اوہ نہیں سیلی۔ میں نے راجو کو نہ ہائر کیا ہے اور نہ ہی میری اس سے بات ہوئی ہے اور مجھے اسے ہائر کرنے کی ضرورت بھی کیا تھی جبکہ میرے پاس اپنا بڑا گروپ موجود ہے۔ ان پیشہ ور قاتلوں کو

تو وہ لوگ ہائر کرتے ہیں جو خود یہ کام نہیں کر سکتے اور چونکہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک ہفتے تک ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لوں گا اس لئے میں نے اپنے آدمیوں کو بھی ایکشن لینے سے منع کر دیا تھا"...... رالف نے کہا تو سیلی بے اختیار چونک پڑی۔

" تو پھر راجو کو کس نے ہائر کیا ہو گا"...... سیلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب مجھے کیا معلوم۔ ظاہر ہے ان لوگوں کے اور لوگ بھی تو دشمن ہوں گے ان میں سے کسی نے ہائر کیا ہو گا۔ بہرحال راجو کو میں جانتا ہوں اس لئے میں اس سے پوچھ لوں گا لیکن کیا تم مجھے حتمی معلومات مہیا کر سکتی ہو"...... رالف نے کہا۔

" حتمی معلومات۔ کس سلسلے میں"...... سیلی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ان دونوں کی موت کے سلسلے میں۔ کیونکہ ابھی تم نے بتایا ہے کہ وہ زخمی ہیں اور پولیس انہیں ہسپتال لے گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بچ جائیں۔ ہم لوگ دراصل علیحدہ ہی ڈھیٹ مٹی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں"...... رالف نے ہنستے ہوئے کہا تو سیلی بھی اس کی اس بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" اوکے میں معلوم کرتی ہوں لیکن اگر وہ ہلاک ہو گئے تو پھر اس معاوضے کا کیا ہو گا جو تم نے مجھے دیا تھا"...... سیلی نے کہا۔

" اگر وہ ہلاک ہو گئے تو معاوضہ واپس نہیں لوں گا لیکن اگر وہ بچ

جاتے ہیں تو پھر بہرحال ہفتہ ختم ہونے میں ابھی کچھ دن باقی ہیں"...... رالف نے کہا تو سیلی نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے اسے رالف کی بات سمجھ میں آگئی ہو۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... سیلی نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر پبلک فون بوتھ سے باہر آکر وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار جنرل ہسپتال کی طرف بڑھتی چلی جارہی تھی۔ ہسپتال پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور شعبہ حادثات کی طرف بڑھ گئی۔ استقبالیہ پر ایک نوجوان موجود تھا۔

" یس مس"...... نوجوان نے ایکریمی لڑکی کو دیکھ کر انتہائی مہذب لہجے میں پوچھا۔

" ٹاور روڈ پر دو آدمیوں کو جن میں سے ایک مقامی ہے اور دوسرا حبشی گولی ماری گئی ہے۔ ایک کا نام ٹائیگر ہے وہ میرا دوست ہے مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس انہیں یہاں لے آئی ہے۔ اب کیا پوزیشن ہے ان کی"...... سیلی نے پوچھا۔

" ان دونوں کو اعلیٰ حکام کے حکم پر کسی سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ویسے وہ انتہائی شدید زخمی تھے"...... نوجوان نے سامنے پڑے ہوئے ایک رجسٹر کے ورق الٹاتے ہوئے کہا۔

" اعلیٰ حکام کے حکم پر سپیشل ہسپتال میں۔ لیکن وہ اس حیثیت کے لوگ تو نہیں تھے۔ ان کا اعلیٰ حکام سے کیا تعلق"...... سیلی نے

حقیقتاً انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے مس کہ ان کا کیا تعلق تھا اعلیٰ حکام سے۔ بہرحال سپیشل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر اپنے ہسپتال کی ایمبولینس اور ڈاکٹر اور پورا عملہ لے کر خود یہاں پہنچے تھے اور انہیں اپنی نگرانی میں ایمبولینس میں لے کر گئے ہیں۔ سب کچھ میرے سامنے ہوا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

" کس سپیشل ہسپتال میں۔ کہاں ہے وہ سپیشل ہسپتال"۔ سیلی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم بس یہاں کاغذات میں سپیشل ہسپتال لکھا ہوا ہے اور انچارج ڈاکٹر صدیقی کے وصولی پر دستخط ہیں"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

" کیا کہیں سے معلوم نہیں ہو سکتا تاکہ میں ان کے بارے میں معلوم کر سکوں"...... سیلی نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ کہتی ہیں تو میں پوچھ کر بتا سکتا ہوں۔ یہاں ایک سینئر سٹاف نرس ہے اسے معلوم ہے کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ سپیشل ہسپتال میں کام کرتی رہی ہے"...... نوجوان نے کہا۔

" بے حد شکریہ"...... سیلی نے اور زیادہ مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ نوجوان اس کی مسکراہٹ پر ہی یہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ نوجوان نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے

سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے شیراز بول رہا ہوں مس افشاں سے بات کرائیں"۔ نوجوان نے کہا۔

" ہیلو مس افشاں میں شیراز بول رہا ہوں۔ جن مریضوں کو سپیشل ہسپتال منتقل کیا گیا ہے ان کی ایک عزیزہ یہاں کاؤنٹر پر موجود ہے وہ اس سپیشل ہسپتال کا پتہ پوچھ رہی ہے تاکہ ان کی خبر گیری کر سکے"...... شیراز نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر تو ظاہر ہے نہیں بتایا جا سکتا۔ اوکے"...... نوجوان نے چونک کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سوری مس یہ ٹاپ سیکرٹ ہے اس لئے نہیں بتایا جا سکتا"...... شیراز نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سیلی کا کام نہ کر کے شرمندگی سی ہو رہی ہو۔

"مس افشاں سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... سیلی نے کہا۔

" اس وقت تو وہ ڈیوٹی پر ہے اس لئے ملاقات نہیں ہو سکتی البتہ ایک گھنٹے بعد وہ ڈیوٹی سے آف ہو جائے گی۔یہاں نرسز کالونی بنی ہوئی ہے وہاں اس کی رہائش گاہ ہے چار نمبر اے بلاک وہاں ملاقات ہو سکتی ہے"...... شیراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے شکریہ"...... سیلی نے کہا اور واپس مڑ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ویسے اس کے ذہن میں واقعی آندھیاں سی چل رہی

تھیں کہ ٹائیگر اور اس حبشی کا تعلق اس قدر اعلیٰ حکام سے کیسے ہو گیا کہ انہیں کسی سپیشل ہسپتال میں شفٹ کیا گیا ہے۔ یہ بات واقعی اس کے لئے حیران کن تھی۔اس نے پارکنگ سے کار نکالی اور اپنی قیام گاہ کی طرف بڑھ گئی۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ شام کو اس نرس سے مل کر اس سے بہرحال کسی بھی طرح خصوصی ہسپتال کے بارے میں اگلوا لے گی اور یہ بھی معلوم کرے گی کہ ان کی اصل حیثیت کیا ہے۔

عمران جولیا اور صفدر کے ساتھ جب سپیشل ہسپتال پہنچا تو وہاں جوزف بھی موجود تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"آپریشن جاری ہے باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف نے"...... جوزف نے مختصر سا جواب دیا تو جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"چیف نے تمہیں اطلاع دی ہے۔ کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ آپریشن تھیٹر کے باہر برآمدے میں موجود تھے۔

"میں سنیک کلرز کا سیکنڈ چیف ہوں اور جوانا اور ٹائیگر پر سنیک کلرز کی کارروائی کے دوران فائرنگ ہوئی ہے"...... جوزف نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنیک کلرز کا چیف کون ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف چلا گیا تھا اس لئے برآمدے میں وہ تینوں کھڑے تھے۔

"اور تم سیکنڈ چیف ہو۔ ویری گڈ۔ پھر تو تمہاری اور مس جولیا کی حیثیت ایک ہو گئی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہیں اور سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے جبکہ میں سنیک کلرز کا سیکنڈ چیف ہوں اور سنیک کلرز کا چیف جوانا ہے۔ ایکسٹو سپر چیف ہے اور پھر مس جولیا باس کی ساتھی ہیں جبکہ میں باس کا غلام ہوں اس لئے میری اور مس جولیا کی حیثیت ایک کیسے ہو سکتی ہے"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں جوزف۔ ہم سب کے دلوں میں تمہاری بے حد عزت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہ بھی ہو مس جولیا تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میں باس کا غلام ہوں اور بس"...... جوزف نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ ظاہر ہے جولیا نے تو جوزف کا دل رکھنے کے لئے یہ بات کی تھی لیکن جوزف نے الٹا جواب دے کر اس کی توہین کر دی تھی۔

"جوزف تمہیں تو تمہارا کوئی نہ کوئی وچ ڈاکٹر پہلے ہی بتا دیتا ہے
اس لئے تمہارا کیا خیال ہے ٹائیگر اور جوانا بچ تو جائیں گے"۔ صفدر
نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جوزف
عمران سے اس معاملے میں دو ہاتھ آگے ہے اور جولیا نے اگر غصہ
دکھایا تو معاملات مزید بھی بگڑ سکتے ہیں۔
"یس مسٹر صفدر۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ان دونوں پر ناشوما
دیوتا نے اپنا سایہ کر دیا ہے اور ناشوما دیوتا جس پر اپنا سایہ کرے وہ
شخص بہرحال تکلیف تو ضرور اٹھاتا ہے لیکن مرتا نہیں ہے"۔ جوزف
نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر تم کیوں اس قدر سنجیدہ ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہئے"۔
صفدر نے کہا۔
"میں ان لوگوں کی زندگیاں بڑھ جانے پر غصہ کھا رہا ہوں
جنہوں نے ٹائیگر اور جوانا پر فائر کھولے ہیں۔ میرے نقطہ نظر سے
انتقام لینے میں جتنی دیر ہو جائے اتنی ہی انتقام لینے کی بے عزتی ہوتی
ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔
"تو کیا تم ان کا انتقام لینا چاہتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ
ان پر کس نے حملہ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"میں معلوم کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی یقینی لہجے میں
کہا۔ اسی لمحے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں پہنچ گیا۔ اس کے چہرے پر

تاثرات دیکھ کر صفدر اور جولیا سمجھ گئے تھے کہ ان کے پاس ٹائیگر
اور جوانا کے لئے اچھی خبر ہے۔
"کیا ہوا کچھ پتہ چلا کیا پوزیشن ہے ان دونوں کی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے
پوچھا۔
"ہاں آپریشن کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کی حالت اب
خطرے سے باہر ہے لیکن ابھی ایک ہفتے تک وہ حرکت نہ کر سکیں
گے۔ ڈاکٹر صدیقی سے خصوصی فون پر آپریشن تھیٹر میں میری بات
ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے آپریشن مکمل کر لئے ہیں اب وہ فائنل ٹچ
دے رہا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے۔ یہ سب اسی کی
رحمت ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"یا اللہ تیرا شکر ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا اور صفدر نے بھی بے اختیار
خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے کہا تھا کہ ناشوما دیوتا کا ان پر سایہ ہو چکا ہے۔ بہرحال
باس کیا ان کا خون آلود لباس ایک لمحے کے لئے مل سکتا ہے"۔
جوزف نے کہا تو عمران، جولیا اور صفدر تینوں چونک پڑے۔
"کیا کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔
"میں اسے سونگھ کر حملہ آوروں کا پتہ چلاؤں گا اور پھر ان سے
انتقام لوں گا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔
"سونگھ کر تمہیں کیسے پتہ چل جائے گا۔ یہ حملہ آوروں کا لباس تو
نہیں ہے اور پھر وہ تو کاروں میں سوار تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو

کر کہا۔

" اوہ۔ پھر تو نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھا تھا کہ قریب سے گولی ماری گئی ہے اس لئے ان کے خون کے چھینٹے بھی ان پر پڑے ہوں گے۔ ٹھیک ہے بہرحال اب میں خود ہی انہیں تلاش کر لوں گا"۔ جوزف نے کہا۔

" میں خود یہ کام کروں گا۔ جہاں ان پر حملہ ہوا ہے وہاں ارد گرد سے معلومات حاصل کرنی پڑیں گی۔ تم واپس رانا ہاؤس جاؤ اسے زیادہ دیر خالی نہیں رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں باس مجھے اپنے ساتھیوں کا انتقام لینا ہے۔ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا جوانا اور ٹائیگر میرے ساتھی نہیں ہیں"۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ سنیک کلرز کی کارروائی کے دوران زخمی ہوئے ہیں باس اور سنیک کلرز سے میرا براہ راست تعلق ہے آپ کا نہیں اس لئے انتقام لینے کا حق میرا بنتا ہے"...... جوزف نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تمہاری افریقی رگ پھڑک رہی ہے۔ اوکے ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم بھی آپ کے ساتھ کام کریں گے عمران صاحب"...... صفدر

" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ تم نے بہت دیر کر دی رپورٹ دینے میں"...... سیٹھ راحت نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ہمیں آصف کے قاتلوں کے بارے میں سراغ لگانا تھا سیٹھ صاحب اس لئے دیر تو لگنی ہی تھی۔ بہرحال ان کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک زیر زمین دنیا کا معروف آدمی ٹائیگر ہے اور دوسرا کوئی حبشی جوانا ہے۔ اب میرے آدمی انہیں پورے دارالحکومت میں تلاش کر رہے ہیں جیسے ہی وہ ملے اور جہاں بھی ملے دوسرا سانس نہ لے سکیں گے"...... راجو نے کہا۔

" لیکن یہ لوگ کون ہیں اور انہوں نے میری کوٹھی پر اس انداز میں قتل وغارت کیوں کی ہے"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

" جہاں تک مجھے معلوم ہے سیٹھ صاحب یہ دونوں جو اپنے آپ کو کسی سنیک کلرز تنظیم کارکن بتاتے ہیں آریہ محلے سے اغوا ہونے والی ایک لڑکی کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے رین بو کلب میں بھی بے تحاشہ فائرنگ کی تھی اور وہاں قتل عام کر دیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی آپ کی اس کوٹھی میں لائی گئی ہو اس لئے وہ وہاں پہنچے ہوں"...... راجو نے کہا۔

" وہاں کسی لڑکی کے پہنچنے کا کیا تعلق"...... سیٹھ راحت نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا حالانکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ آریہ محلے کی نوجوان لڑکی بانو کو وہاں گولڈن نائٹ کے لئے لایا گیا تھا لیکن اس نے دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کر لی تھی اور

سیٹھ کو اس کی اس طرح موت پر بے حد کوفت ہوئی تھی کیونکہ اس کی گولڈن نائٹ برباد ہو گئی تھی۔ پھر اسے اطلاع ملی کہ اس کی کوٹھی میں موجود آصف اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام دو آدمیوں کا ہے تو اس نے ان دو آدمیوں سے آصف کا انتقام لینے کا سوچا اور راجو کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ قاتلوں کو ٹریس کر کے انہیں ہلاک کر دے۔ راجو زیر زمین دنیا کا بہت بڑا بدمعاش تھا اور اس کے پاس نہ صرف انتہائی خطرناک قاتلوں کا گروپ تھا بلکہ اس نے باقاعدہ مخبری کی تنظیم بھی بنا رکھی تھی اور اس سلسلے میں بھی اس کی بے حد شہرت تھی۔ پورے دارالحکومت میں اس کے آدمی پھیلے ہوئے تھے۔ سیٹھ راحت کو جب بھی اپنے بزنس میں کسی مخالف کو ٹھکانے لگوانا ہوتا تھا تو وہ راجو سے ہی کام لیتا تھا اور راجو نے ہمیشہ بے داغ انداز میں کام کیا تھا۔ اس طرح وہ راجو سے مختلف نوعیت کی معلومات بھی خریدتا رہتا تھا اور راجو نے آج تک اسے شکایت کا موقع نہ دیا تھا اس لئے اس نے یہ کام بھی راجو کے ذمہ لگایا تھا۔ اسے یقین تھا کہ راجو کے مخبران قاتلوں کا سراغ جلد از جلد لگا لیں گے اور پھر انہیں ہلاک بھی کر دیں گے اسی لئے وہ بے چینی سے کال کا انتظار کر رہا تھا لیکن اب راجو بتا رہا تھا کہ وہ لڑکی کے چکر میں وہاں آئے ہیں تو اس کا ذہن گھوم گیا تھا۔ اب تک تو مسئلہ صرف اس کے خاص آدمی آصف کی موت کا تھا لیکن اب سیٹھ راحت کی ذات بھی اس میں شامل ہو گئی تھی کیونکہ آصف سے یقیناً انہوں

نے معلوم کر لیا ہو گا کہ لڑکی سیٹھ راحت کے لئے لائی گئی تھی۔

"او کے جلد از جلد انہیں ہلاک کرو اور مجھے رپورٹ دو"...... سیٹھ راحت نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وکٹر سے میری فوراً بات کراؤ جہاں بھی وہ ہو"...... سیٹھ راحت نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ معاملہ تو خراب ہو گیا ہے۔ اس طرح تو میری عزت داؤ پر لگ جائے گی"...... سیٹھ راحت نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"باس وکٹر لائن پر ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"ہیلو سیٹھ صاحب میں وکٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"وکٹر پچھلی بار تم نے جو لڑکی گولڈن نائٹ کے لئے بھجوائی تھی اس نے خودکشی کر لی تھی۔ میں نے تمہیں اس لئے کال نہیں کیا تھا

کہ اس میں تمہارا قصور نہیں تھا غلطی میرے آدمیوں کی تھی کہ انہوں نے اس کا خیال نہ رکھا تھا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ کوٹھی پر میرے آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں ٹریس کرنے اور ان سے اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کے لئے راجو سے بات کی۔ اس راجو کا فون آیا ہے کہ اس نے انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ یہ ایک مقامی بدمعاش ٹائیگر ہے اور دوسرا کوئی حبشی اور اس نے بتایا ہے کہ یہ آریہ محلے سے اغوا ہونے والی کسی لڑکی کا سراغ لگا رہے ہیں۔ اس پر میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں اور کیا وہ لڑکی جس نے خودکشی کی تھی اور جو آریہ محلے سے اغوا کی گئی تھی۔ اگر یہ وہی ہے تو پھر میری عزت خطرے میں ہے۔ کسی بھی لمحے مجھ پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے"...... سیٹھ راحت نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب ہم پہلے ہی ان دونوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں جیسے ہی وہ نظر آئے ان کے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو جائیں گے۔ یہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جناب اس لئے آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے خلاف کسی کو کوئی ثبوت نہیں مل سکتا اور اگر مل بھی جائے تو اس آدمی کی لاش دوسرے لمحے گٹر میں پہنچ جائے گی۔ اس کے علاوہ یہاں کی پولیس اور آفیسر بھی ہماری مٹھی میں ہیں اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے وکٹر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سیٹھ راحت کے دل میں موجود بے چینی بھی

سکون میں تبدیل ہو گئی۔

" اوکے اب میں مطمئن ہوں۔ ویسے میں ایک ہفتے کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں۔ بزنس ٹور پر اس دوران تم نے ہر حالت میں ان کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ ویسے تو وہ راجو بھی ان کے خلاف کام کر رہا ہے لیکن تم بھی کرو میں انہیں ہر صورت میں لاشوں میں تبدیل کرانا چاہتا ہوں"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب ایسا ہی ہو گا"...... وکٹر نے جواب دیا۔

" لیکن کیا اس لڑکی کی اتنی اہمیت تھی کہ اس کے پیچھے اس حد تک قتل و غارت شروع ہو گئی ہے"...... اچانک ایک خیال کے تحت سیٹھ راحت نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے معلومات کرائی ہیں۔ اس لڑکی کا باپ غریب درزی تھا۔ وہ درزی اور اس کے دوسرے گھر والے اس لڑکی کے اغوا ہوتے ہی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ اس لڑکی کی لاش بھی پولیس نے ایک خیراتی ادارے کے ذریعے دفن کرائی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ دونوں کسی دوسرے گروپ سے متعلق ہیں اور یہ گروپ اس لڑکی کو خود اغوا کرانا چاہتا ہو گا لیکن ان سے پہلے ہم نے ایسا کر دیا اس لئے وہ گروپ اب انتقامی کارروائیاں کرا رہا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اگر ایسا ہوا بھی سہی تو نہ صرف یہ دونوں ہلاک ہوں گے بلکہ وہ پورا گروپ بھی دوسرا سانس نہ لے

سکے گا۔ وکٹر کے مقابلے میں یہاں دارالحکومت میں کوئی سر نہیں اٹھا سکتا"...... وکٹر نے کہا۔

"او کے"...... سیٹھ راحت نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس انداز میں اطمینان بھرا سانس لیا جیسے اس کے سر سے بہت بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔

"ہاں اب بتاؤ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے ہسپتال سے رانا ہاؤس پہنچ کر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوانا اور ٹائیگر پر حملہ کرنے والوں کا خاتمہ باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن پہلے انہیں تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں کر لوں گا باس"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی نچلے طبقے کے مجرم ہیں اس لئے ان کا سراغ اس طرح نہیں لگایا جا سکتا جس طرح تم سوچ رہے ہو۔ مجھے اس کے لئے ایک اور طریقہ استعمال کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

بولنے والا اپنے لہجے سے ہی کوئی ملازم لگتا تھا۔

" ارباب صاحب ہیں۔ ان سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" خوش قسمت ارباب بول رہا ہوں عمران صاحب اس لئے کہ اتنے عرصے بعد ہی سہی بہرحال خوش قسمتی نے فون کی گھنٹی بجا ہی دی ہے"...... دوسری طرف سے ارباب کی آواز سنائی دی۔

" اچھا اتنے طویل عرصے تک کے لیۓ فون کٹا رہا ہے تمہارا کہ گھنٹی کی آواز بجنا بھی تمہارے لئے خوش قسمتی کا باعث بن گئی ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کیا لیلیٰ کی آئس کریم کھانے کی رفتار طوفانی ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ارباب بے اختیار ہنس پڑا۔

" خوش قسمتی اس لئے کہ آپ نے یاد کیا ہے۔ جہاں تک لیلیٰ کے آئس کریم کھانے کا تعلق ہے اس نے آئس کریم پارلر ہی کھول لیا ہے اور اس پارلر کی وہ اکلوتی گاہک ہے"...... دوسری طرف سے ارباب نے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے معاشی استحکام پیدا ہو چکا ہے۔ ماشاء اللہ کتنی عمر ہو گئی ہے اس کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ارباب پہلے سے زیادہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ابھی کہاں عمران صاحب۔ ابھی لیلیٰ کا ہنی مون ہی ختم ہونے میں نہیں آرہا"...... ارباب نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا معاشی استحکام سے مطلب بچہ ہے۔

" گھبراؤ نہیں بچپن کی شادی میں تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ دولہا کو طویل عرصے تک دولہا رہنا پڑتا ہے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار ارباب اس قدر زور سے ہنسا کہ عمران نے رسیور کان سے ذرا فاصلے پر کر دیا۔

"آپ سے میں نہیں جیت سکتا عمران صاحب۔ آپ واقعی مجھ سے جوتے آگے ہیں"...... ارباب نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لیکن میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ نے جوتوں کی گنتی شروع کر دی ہے۔ چھوڑو گنتی کو اسے مقدر کا لکھا سمجھ کر برداشت کر لو"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر ارباب بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے ایسے ہی سہی۔ بہرحال فرمائیے کیسے یاد کیا ہے"۔ ارباب نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرے ساتھی جوانا اور میرے شاگرد ٹائیگر پر ٹاور روڈ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ دونوں شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے کہ ان کے بروقت آپریشن ہو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نئی زندگی دے دی ہے لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کس کا کام ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری سیڈ۔ بہرحال اللہ کا فضل ہو گیا ہے لیکن کیا کوئی سیکرٹ سروس کا سلسلہ تھا"...... ارباب نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں خود ان حملہ آوروں کا سراغ لگا لیتا۔ جوانا اور جوزف دونوں رانا ہاؤس میں بے کار رہ کر تنگ آ گئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے طور پر ایک تنظیم قائم کر لی ہے جس کا نام انہوں نے سنیک کلرز رکھ لیا۔ اس تنظیم کا دائرہ کار انہوں نے نچلے درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں سے شریف آدمیوں کو بچانا اور ان سانپوں کے سر کچلنا طے کر لیا۔ پھر انہوں نے پہلے کیس کے طور پر اخبار میں شائع ہونے والی ایک خبر کو بنیاد بنا لیا جس کے تحت غنڈوں نے آریہ محلے کی کسی کالج میں پڑھتی ہوئی نوجوان لڑکی کو دن دہاڑے اس کے گھر میں گھس کر اغوا کر لیا تھا اور اس کے غریب درزی باپ اور دوسرے گھر والوں کو مزاحمت کرنے پر گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ ٹائیگر چونکہ زیر زمین دنیا میں کام کرتا ہے اس لئے انہوں نے ٹائیگر کو بھی اپنی امداد پر آمادہ کر لیا۔ میں ان دنوں ملک سے باہر تھا۔ پھر ٹائیگر نے کسی جونی کا سراغ لگایا جسے معلوم تھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے لیکن جونی نے بتانے سے انکار کر دیا جس پر جوانا اور ٹائیگر رین بو کلب گئے اور وہاں جوانا نے اپنی عادت کے مطابق قتل عام کر ڈالا اور پھر جونی سے پوچھ گچھ کی۔ جونی نے انہیں کسی جاسٹر کے متعلق بتایا لیکن دوسرے روز اخبارات نے اسے دہشت گردی کا

کیس بنا دیا اس پر پوری حکومت میں بھونچال آ گیا۔ میں اسی روز واپس آیا تھا۔ مجھے جب حالات معلوم ہوئے تو میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو ساری بات بتائی تو انہوں نے حکومت کی طرف سے وضاحت کرا دی کہ یہ دہشت گردی کا کیس نہیں بلکہ غنڈوں کی آپس میں لڑائی کا شاخسانہ ہے اس طرح یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ میں نے جوانا کو سمجھا دیا کہ وہ آئندہ ھانہ کرے اس کے بعد اس جاسٹر کو گھیرا گیا تو اس نے کسی رچرڈ کا نام لیا۔ پھر رچرڈ گھیرا گیا تو اس نے کسی رالف اور وکٹر کا نام لیا اور اس کوٹھی کی نشاندہی کر دی جہاں اس لڑکی کو لے جایا گیا تھا اور اس نے وہاں خودکشی کر لی تھی۔ پھر اس کوٹھی کے آدمیوں سے معلوم ہوا کہ یہ کوٹھی سیٹھ راحت کی خفیہ عیاشی کا اڈا ہے۔ وہی سیٹھ راحت جو بزنس مین ہے لیکن اس نے سیاسی اور سماجی طور پر معاشرے میں اپنی عزت بنا رکھی ہے۔ سنیک کلرز ابھی اس سیٹھ راحت کو تلاش کر رہے تھے کہ ان پر ٹاور روڈ پر فائرنگ ہو گئی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنیک کلرز واقعی خوبصورت اور بامعنی نام ہے۔ اگر میں آپ سے ایک درخواست کروں تو کیا آپ میری درخواست منظور کریں گے"...... ارباب نے کہا۔

"تحریری درخواست کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"تحریری بھی کر دوں گا۔ پہلے زبانی سن لیں کہ جوانا کو کہہ دیں

کہ وہ اس نیک کام میں مجھے شامل کر لے مخبری کی حد تک "۔ ارباب
نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن یہ تو خدائی فوجدار قسم کی تنظیم ہے اور تم بڑے بھاری
معاوضے لیتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب اس سے تو بہتر تھا کہ آپ مجھے جوتے مار لیتے۔ کیا
اب اس نیک کام کے لئے میں معاوضہ لوں گا"...... ارباب نے
بڑے شکوے بھرے لہجے میں کہا۔

" جہاں تک جوتے مارنے کا تعلق ہے تو یہ کام پہلے ہی لیلیٰ بج
انداز میں کر رہی ہے۔ بہرحال جوانا چیف ہے میں اسے تمہاری
سفارش کر دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ مجھے یہ کام کر کے بے حد مسرت ہو گی۔ اب آپ
بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ صرف ان حملہ آوروں کے بارے میں
تفصیل یا کوئی اور کام بھی"...... ارباب نے جواب دیا۔

" فی الحال تو ان حملہ آوروں کے بارے میں تفصیل چاہئے کیونکہ
سنیک کلرز کے ڈپٹی چیف جوزف کی افریقی رگ انتقام تیزی سے
بھڑک رہی ہے اور میں نے اسے بڑی مشکل سے روک رکھا ہے
باقی کام بعد میں کیونکہ وہ لڑکی تو بہرحال شہید ہو گئی ہے۔ اب تو
سانپوں کا سر کچلنا ہی ہے کچل لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں"...... ارباب
نے کہا۔

" رانا ہاؤس سے"...... عمران نے کہا۔

" اوکے میں نصف گھنٹے کے اندر اندر آپ کو اطلاع دیتا
ہوں"...... دوسری طرف سے ارباب نے کہا تو عمران نے اس کا
شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

" جوزف"...... عمران نے رسیور رکھ کر جوزف کو آواز دیتے
ہوئے کہا۔

" یس باس"...... فوراً ہی جوزف نے دروازے پر نمودار ہوتے
ہوئے کہا۔ وہ ظاہر ہے دروازے کے پاس موجود تھا یہ اس کی عادت
تھی کہ جب بھی عمران رانا ہاؤس میں موجود ہوتا تو وہ اس کے
احکامات کی فوری تعمیل کے لئے ہمیشہ قریب ہی رہتا تھا۔

" ارباب کے بارے میں تو تم جانتے ہو۔ وہ سنیک کلرز کے
سلسلے میں تمہاری مدد کرنے کا خواہش مند ہے اس لئے ضرورت
پڑنے پر تم اس سے مدد لے سکتے ہو۔ مخلص آدمی ہے اس لئے وہ
تمہارے لئے خاصا مفید ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرے لئے کافی لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف واپس چلا
گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف کافی لے آیا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... عمران نے کہا۔

" ارباب بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے

ارباب کی آواز سنائی دی۔

" ارے اتنی جلدی معلوم بھی کر لیا۔ کیا کسی ڈائری میں لکھا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ بڑی معمولی سی بات تھی عمران صاحب کیونکہ اس واقعے کا زیر زمین دنیا میں بڑا چرچا ہے"...... ارباب نے جواب دیا۔

" اچھا۔ کس نے سرانجام دیا ہے یہ بہادرانہ کام"...... عمران نے کہا۔

" یہاں ایک گروپ ہے جس کا چیف ایک راجو نامی بدمعاش ہے۔ انتہائی تھرڈ کلاس غنڈہ ہے۔ اس نے پیشہ ور قاتلوں کا باقاعدہ گروپ بنایا ہوا ہے۔ اس گروپ کو راجو گروپ کہا جاتا ہے انتہائی سفاک لوگ ہیں لیکن ان سب کا تعلق تھرڈ کلاس طبقے سے ہے۔ جوانا اور ٹائیگر پر یہ حملہ راجو گروپ کے آدمیوں نے کیا ہے"۔ ارباب نے کہا۔

" راجو کہاں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دارالحکومت کے مشرقی علاقے میں منگرا روڈ پر ایک ہوٹل ہے جسے چیتا ہوٹل کہا جاتا ہے۔ راجو اس ہوٹل کا مالک ہے اور وہیں رہتا ہے۔ وہ صرف احکامات دیتا ہے اس کا سارا کام اس کا نائب دلیا کرتا ہے جسے وہاں سب لوگ کالا ناگ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہی کالا ناگ ہی اس قاتلوں کے گروپ کا انچارج ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس حملے کی قیادت خود کالا ناگ کر رہا تھا"...... ارباب نے

کہا۔

" اوکے بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جوزف وہیں موجود تھا اور عمران نے ارباب کا نام سنتے ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے جوزف نے بھی ارباب کی بتائی ہوئی ساری تفصیل سن لی تھی۔

" تم نے سن لیا جوزف"...... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ اس کالے ناگ کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ دارالحکومت کے غنڈوں کو پتہ لگ سکے کہ سنیک کلرز کیوں وجود میں آئی ہے"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا تم بھی جوانا کی طرح وہاں قتل عام کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

" نہیں باس میں تو وہاں صرف کالے سانپوں کا شکار کرنے جاؤں گا۔ میں نے ایک بار وچ ڈاکٹر شمولی کے شاگرد کے ساتھ افریقہ کے ایک جنگل میں سانپوں کا شکار کھیلا تھا۔ وچ ڈاکٹر شمولی کا یہ شاگرد سانپوں کا بہت بڑا شکاری تھا"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" گو یہ سانپ تو ہیں لیکن بہرحال انسانی شکل میں ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس وہاں بھی انسان ہی تھے لیکن وچ ڈاکٹر شمولی کے شاگرد نے بتایا تھا کہ یہ اصل میں سانپ ہیں لیکن انہوں نے دھوکہ دینے

کے لئے انسانوں کا روپ دھار رکھا ہے"...... جوزف نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید پہلے وہ جوزف کی بات سن کر یہ سمجھا تھا کہ وہ لوگ واقعی افریقہ کے کسی علاقے میں سانپوں کے شکار کے لئے گئے ہوں گے لیکن اب جوزف بتا رہا تھا کہ وہ انسان تھے۔

"کس طرح کھیلا گیا تھا شکار۔ کیا فائرنگ کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ان دنوں وہاں یہ بندوقیں وغیرہ نہ تھیں۔ وچ ڈاکٹر شمولی کے شاگرد کے پاس ایک بڑی سی سوئی تھی جس کی نوک پر آسو بوٹی کا رس لگا ہوا تھا۔ وہ جس سانپ کو یہ سوئی مار دیتا وہ رقص کرنا شروع کر دیتا۔ سانپ رقص اور پھر اس کے جسم کے روئیں روئیں سے خون فوارے کی طرح ابلنا شروع ہو جاتا اور پھر وہ سانپ خون کے ایک بڑے فوارے کی شکل اختیار کر جاتا تھا اور جب اس کے جسم میں خون ختم ہو جاتا تو وہ زمین پر گر کر ہلاک ہو جاتا اور شکار مکمل ہو جاتا"...... جوزف نے کہا۔

"اس کے دوسرے ساتھی کیا کرتے تھے کیا تماشہ دیکھتے رہتے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں پتہ ہی نہ چلتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے"...... جوزف نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیکن یہ کیسا شکار ہوا کہ شکار کو پتہ بھی نہ چلے اور اسے شکار کر لیا جائے۔ شکار کا لطف تو تب آتا ہے جب شکار جان بچانے کے لئے بھاگتا ہے۔ شکاری کو ڈاج دیتا ہے اور پھر شکاری کی مہارت کی بناء پر شکار ہو جائے یا پھر وہ اس قدر خونخوار ہو کہ وہ شکاری پر حملہ کر دے اور شکاری کو بھی اس کے حملے سے سو فیصد موت کا خطرہ ہو اور پھر بھی وہ اسے شکار کر لے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کام وچ ڈاکٹر شمولی کا شاگرد تو نہیں کر سکتا تھا البتہ میں کروں گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو تم بھی اس کے جسم میں کوئی زہر انجیکٹ کرو گے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس وقت جب وہ اپنی ساری کوشش میرے خلاف مکمل کر لے گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے پاس وہ زہر ہے جو وچ ڈاکٹر شمولی کا شاگرد شکار کے جسم میں سوئی کے ذریعے انجیکٹ کرتا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ بوٹی یہاں رانا ہاؤس میں موجود ہے البتہ اس کے رس کو ایک خاص انداز میں تیار کرنا پڑتا ہے اور وہ میں کر لوں گا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کتنی دیر لگاؤ گے اس زہر کو تیار کرنے میں"...... عمران نے پوچھا۔

" صرف ایک گھنٹہ لگے گا باس"...... جوزف نے کہا۔

" اوکے جاؤ اور اسے تیار کرو۔ میں بھی یہ تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" کیا آپ ساتھ جائیں گے"...... جوزف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں کیوں۔ کیا مجھے ساتھ نہیں جانا چاہئے "...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ بات نہیں ہے باس آپ کی موجودگی تو میرے لئے باعث عزت ہے لیکن یہ کام تو سنیک کلرز کا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ کیا میں سنیک کلرز نہیں بن سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ کو میک اپ میں جانا ہوگا باس کیونکہ اب سنیک کلرز اور ان بدمعاشوں کے درمیان ایک مستقل جنگ شروع ہو چکی ہے اور آپ کو بہت سے لوگ پہچانتے ہیں اس طرح انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ سنیک کلرز کی کوئی سرکاری حیثیت ہے اور اس کے بعد شکار کا سارا لطف ہی ختم ہو جائے گا۔ سانپ سنیک کلرز کو دیکھتے ہی بلوں میں چھپ جایا کریں گے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" حیرت ہے۔ تنظیم میں شامل ہوتے ہی تم نے دانشوروں جیسی باتیں سوچنی اور کرنی شروع کر دی ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے

کہا۔

" میں تو آپ کا غلام ہوں اور بس"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو میں میک اپ بھی کر لوں گا اور میری حیثیت وہاں بالکل تم جیسی ہو گی۔ میرا مطلب ہے جس طرح تم وچ ڈاکٹر شمولی کے شاگرد کے ساتھ گئے تھے اس طرح میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے ڈاکٹر صدیقی کا خصوصی نمبر ڈائل کیا تھا اس لئے ڈاکٹر صدیقی سے اس کا رابطہ بھی براہ راست ہو گیا تھا۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صدیقی۔ جوانا اور ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہیں عمران صاحب۔ ان کے بارے میں آپ قطعاً فکر نہ کریں لیکن انہیں ہر صورت میں ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا ہو گا البتہ میں نے انہیں سپیشل وارڈ میں منتقل کر دیا ہے۔ میں ابھی انہیں وہاں منتقل کرا کر ہی واپس آیا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں کیا کوئی خطرہ محسوس کیا تھا آپ نے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ویسے تو جب چیف آف سیکرٹ سروس نے مجھے ان دونوں کو سول ہسپتال سے یہاں لانے کا حکم دیا تھا تو ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ ان کی خصوصی نگہداشت کی جائے کیونکہ اگر ایک بار ان پر حملہ ہو سکتا ہے تو دوسری بار بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں نے انہیں سپیشل وارڈ میں رکھا تھا لیکن بعد میں سول ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ میں جن دو مریضوں کو وہاں سے لے آیا تھا ان کے بارے میں ایک ایکریمی لڑکی نے استقبالیہ کاؤنٹر سے پوچھ گچھ کی۔ اسے جب بتایا گیا کہ انہیں سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے تو اس نے سپیشل ہسپتال کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کی استقبالیہ پر موجود اس لڑکے کو علم نہ تھا البتہ اسے یہ علم تھا کہ اس وارڈ کی سینئر سٹاف نرس افشاں سپیشل ہسپتال میں کام کرتی رہی ہے تو اس نے ایکریمی لڑکی کے کہنے پر افشاں سے فون پر سپیشل ہسپتال کا پتہ پوچھنے کی کوشش کی لیکن نرس افشاں نے بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ نرس جب ڈیوٹی ختم کر کے اپنی رہائش گاہ پر گئی تو وہی ایکریمی لڑکی وہاں پہنچ گئی۔ اس نے افشاں سے کہا کہ وہ ٹائیگر کی دوست ہے اس لئے وہ اس سے ہر صورت میں ملنا چاہتی ہے۔ اسے ہسپتال کا پتہ بتایا جائے لیکن نرس افشاں نے جب اسے بتانے سے

انکار کیا تو اس نے نرس افشاں پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کیں اور اپنی طرف سے اسے ہلاک کر کے چلی گئی لیکن نرس افشاں کی زندگی باقی تھی۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسی لمحے اس کی ساتھی نرس وہاں گئی تو اس نے افشاں کی یہ حالت دیکھ کر اسے ہسپتال منتقل کر دیا۔ نرس افشاں نے ہوش میں آنے پر جب یہ ساری بات بتائی تو اس ڈاکٹر نے مجھے یہ رپورٹ دی جس پر میں نے فوری طور پر ان دونوں کو سپیشل وارڈ میں منتقل کرا دیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ایکریمی لڑکی یہاں ہسپتال پہنچی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ویسے میں نے اس بارے میں ہدایات دے دی ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"کیسی ہدایات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ ایسی لڑکی کو ہسپتال میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور میں کیا کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"کمال ہے اس سے بڑی بدذوقی کیا ہو گی کہ ایک خوبصورت اور نوجوان ایکریمی لڑکی در دل پر دستک دینے کے لئے آئے اور آپ اسے لفٹ ہی نہ کرائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب تو نہ دل رہا ہے عمران صاحب اور نہ در دل۔ میں دراصل

یہاں کسی قسم کی ڈسٹربنس نہیں چاہتا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"اس نرس افشاں سے اس کا حلیہ معلوم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں اگر آپ چاہیں تو میں سول ہسپتال فون کر کے ڈاکٹر کو کہہ دیتا ہوں وہ اس نرس افشاں سے آپ کی بات کرا دیں گے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ انہیں کہہ دیں اور مجھے ڈاکٹر صاحب کا نام اور ان کا فون نمبر بھی بتا دیں اور ساتھ ہی میرا تعارف بطور سپیشل پولیس آفیسر پرنس کے طور پر کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر انچارج کا نام ڈاکٹر حشمت ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے میں دس منٹ بعد اسے فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمین لڑکی یہ کس چکر میں وہاں تک پہنچ گئی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ یہ بات تو طے تھی کہ کسی ایکریمین لڑکی کا ان نچلے درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں سے تو کوئی تعلق نہیں ہو سکتا جن کے خلاف سنیک کلرز کام کر رہی تھی۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ڈاکٹر صدیقی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر حشمت بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک

بھاری آواز سنائی دی۔

"سپیشل پولیس آفیسر پرنس بول رہا ہوں آپ کو ڈاکٹر صدیقی نے میرے بارے میں بریف کیا ہو گا"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"نرس افشاں جس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے میں نے اس سے حملہ آور لڑکی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد دوبارہ ڈاکٹر حشمت کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نرس افشاں سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سسٹر افشاں میں سپیشل پولیس آفیسر پرنس بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ میں افشاں بول رہی ہوں"...... ایک کمزور سی نسوانی آواز سنائی دی۔

" مسز افشاں جس ایکریمین لڑکی نے آپ پر حملہ کیا ہے اس کا حلیہ پوری تفصیل سے بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل سے حلیہ بتا دیا گیا بلکہ حلیے کی وہ تفصیلات بھی بتا دیں گئیں جو شاید عمران بھی نہ بتا سکتا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ عورتیں جب دوسری عورت کو دیکھتی ہیں تو ان کا انداز مردوں کی طرح دیکھنے کا نہیں ہوتا وہ ناک کی اونچائی اور موٹائی تک کی پوری تفصیل چیک کرتی ہیں۔

" اس کے لباس کی تفصیل اور قدوقامت"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے یہ تفصیل بھی بتا دی گئی۔

" شکریہ۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ مسز افشاں سے میری بات ہو گئی ہے۔ اب مجھے ٹائیگر سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی بہتر۔ آپ پانچ منٹ بعد انہی نمبروں پر کال کریں تو ٹائیگر سے آپ کی بات ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ

بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی نحیف سی آواز سنائی دی۔

" اس قدر نحیف سی آواز ٹائیگر کی تو نہیں ہو سکتی۔ وہ تو دھاڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس اپنی طرف سے تو میں دھاڑ ہی رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہرحال نئی زندگی ملنے پر مبارک باد قبول کرو۔ تم تو سانپوں کو کچلنے نکلے تھے لیکن سانپوں نے تمہیں ڈس لیا"...... عمران نے کہا۔

" باس یہ سب کچھ اچانک ہو گیا۔ ہمیں سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل سکا"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

" تو تمہارا خیال تھا کہ حملہ آور پہلے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تفصیلی اعلانات کراتے، سڑکوں پر ڈھول بجا بجا کر اعلان کرتے اور پھر تم پر حملہ کرتے تاکہ تم اس دوران سنبھل سکو"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

" باس یہ بات نہیں دراصل میرے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس طرح کھلے عام ہم پر حملہ کر دیا جائے گا ورنہ"...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" یہ لفظ ورنہ کہنے والوں کو قسمت سے ہی یہ لفظ کہنے کا موقع ملتا

ہے۔ تمہیں ہر لحاظ سے ہر بات کے لئے ہوشیار رہنا چاہئے تھا۔ تم پر حملہ کرنے والے تو انتہائی تھرڈ کلاس بدمعاش تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے تمہارا تعاقب کیا ہو گا پھر تم پر حملہ کیا ہو گا۔ اگر تم ہوشیار ہوتے تو کم از کم اس تعاقب کو چیک کر سکتے تھے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف یس باس کہنے پر ہی اکتفا کیا۔ ظاہر ہے اس کے پاس عمران کی بات کا کوئی جواب موجود نہ تھا۔

"اصل میں تم نے صرف اسی لئے لاپرواہی کی ہے کہ تم نے اپنے مقابل افراد کو اپنی سطح سے بہت کم سمجھا ہے حالانکہ یہی لوگ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں"...... عمران نے خود ہی اس کے حق میں دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے باس۔ اصل معاملہ واقعی یہی ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک ایکریمین لڑکی کا حلیہ بتا رہا ہوں۔ تم نے بتانا ہے کہ یہ لڑکی کون ہے اور کس طرح تمہاری واقف ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرس افشاں کا بتایا ہوا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اس حلیے کی کسی لڑکی کو میں نہیں جانتا باس۔ کون ہے یہ"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ایکریمی لڑکی

کے سول ہسپتال پہنچنے سے لے کر سسٹر افشاں پر حملہ کرنے تک کی روئیداد بتا دی۔

"یہ کون ہو سکتی ہے۔ میں نے تو کبھی اس کی شکل بھی نہیں دیکھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہو۔ بہرحال اب تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی سے میری بات ہو گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تم دونوں کو ہر صورت میں ایک ہفتہ یہاں رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس مجھے بھی ڈاکٹر صدیقی نے بتایا تھا حالانکہ میں سخت بے چین ہوں کہ یہ معلوم کر سکوں کہ ہم پر حملہ کن لوگوں نے کیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے کوئی راجو گروپ جس کا کرتا دھرتا کالا ناگ کہلاتا ہے اب جوزف میرے ساتھ اس کالے ناگ کا پھن کچلنے کے لئے جا رہا ہے۔ جوانا کہاں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھ سے زیادہ زخمی ہے باس۔ اسے ڈاکٹروں نے انجکشن لگا کر سلایا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے جب وہ نیند سے بیدار ہو تو اسے کہہ دینا کہ میں نے فون کیا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔

"آپ میک اپ کر لیں باس میں نے شکار کا سامان تیار کر لیا ہے"...... جوزف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم میک اپ نہیں کرو گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس اس لئے کہ ہم تو سنیک کلرز ہیں"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے میں میک اپ کر لیتا ہوں لیکن بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس راجو گروپ کو جوانا اور ٹائیگر پر حملہ کرنے کے لئے کس نے بک کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے میں ایک فون کر لوں پھر میک اپ کرتا ہوں تم اس دوران کار تیار کراؤ"...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... اس بار دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر کے زخمی ہونے کے بعد ایک ایکریمین لڑکی اسے تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ اس نے سپیشل ہسپتال کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کے لئے سول ہسپتال کی ایک سینئر سٹاف نرس پر جان لیوا تشدد بھی کیا ہے۔ میں نے اس نرس سے اس کا حلیہ معلوم کر لیا ہے اور ٹائیگر سے بھی میری بات ہوئی ہے۔ ٹائیگر اسے نہیں پہچانتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی میک اپ میں ہو یا پھر واقعی ٹائیگر کے لئے اجنبی ہو۔ میں تمہیں اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ تم جولیا کو آرڈر دے دو کہ وہ تمام ممبرز کو اس لڑکی کی کلبوں اور ہوٹلوں میں تلاش شروع کر دیں اور جولیا اور صفدر دونوں کی ڈیوٹی سپیشل ہسپتال کے باہر لگوا دو۔ وہ لڑکی لازماً سپیشل ہسپتال پہنچے گی۔ گو ڈاکٹر صدیقی نے اسے اندر آنے سے روکنے کے احکامات دے دیئے ہیں اس لئے وہ اندر تو شاید نہ جا سکے لیکن بہرحال وہ سپیشل ہسپتال پہنچے گی ضرور۔ جولیا اور صفدر کو کہہ دو کہ اگر یہ لڑکی وہاں پہنچے تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیں اور اگر کسی اور ممبر کو نظر آئے تب بھی اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچانے کے احکامات دے دینا"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا اس لڑکی کی کوئی خاص اہمیت ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اہمیت معلوم کرنے کے لئے تو میں اسے اغوا کرا رہا ہوں کیونکہ سنیک کلرز تو غنڈوں اور بدمعاشوں کے خلاف کام کر رہی

ہے اور کسی ایکریمین لڑکی کا ان عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے ایسا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا ٹائیگر کو تلاش کرنا ظاہر کر رہا ہے کہ اس معاملے میں کوئی پارٹی بھی کام کر رہی ہے اور میں اس بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر یہ لڑکی دانش منزل پہنچ جائے گی تو میں آپ کو اطلاع کہاں دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے جوانا اور ٹائیگر پر حملہ کرنے والے گروپ کا سراغ ارباب کے ذریعے لگایا ہے اور اب میں جوزف کے ساتھ وہاں جا رہا ہوں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کیا اس گروپ کے پیچھے بھی عام غنڈے ہیں یا یہ واردات کسی اور پارٹی نے کسی اور مقصد کے لئے کرائی ہے۔ وہاں سے واپسی پر میں سیدھا دانش منزل آؤں گا لیکن اگر میرے آنے سے پہلے یہ لڑکی دانش منزل پہنچ جائے تو تم اس سے خود ہی پوچھ گچھ کر لینا اس لئے میں نے تمہیں تفصیل سے بتا دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جولیا کا فون آیا تھا وہ مجھے بتا رہی تھی کہ ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال نہ بھیجنے کی وجہ سے آپ کو مجھ پر بے پناہ غصہ آیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"غصہ تو ظاہر ہے آنا ہی تھا۔ ٹائیگر میرا شاگرد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی احتیاطوں کی وجہ سے مجھے آپ کے ساتھیوں کی طرف سے سفاک اور ظالم کے خطاب ملتے رہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے تو کیا جولیا نے تمہیں سفاک اور ظالم قرار دے دیا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ الفاظ تو نہیں کہے لیکن مطلب یہی بنتا تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ تمہارا رعب و دبدبہ قائم رکھنے کے لئے یہ سب کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ کی خاطر سب کچھ بھگت رہا ہوں اور بھگتتا رہوں گا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اپنی اپنی قسمت ہے۔ اوکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ میک اپ کر کے جوزف کے ساتھ کالے ناگ کے شکار کے لئے روانہ ہو سکے۔

سیلی نے کار گولڈن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن مین گیٹ میں داخل ہونے کی بجائے وہ برآمدے سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر سائیڈ پر موجود ایک بند دروازے پر اس نے مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور ایک مسلح نوجوان باہر آگیا۔

"اوہ مادام سیلی آپ۔ آئیے باس آپ کے منتظر ہیں"...... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور سیلی تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کو کراس کر کے اندر داخل ہوئی اور پھر ایک بند راہداری سے گزر کر وہ ایک دروازے پر پہنچ گئی۔ یہ دروازہ بھی بند تھا۔ سیلی نے اس پر بھی مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے درمیان بنی ہوئی چھوٹی سی بند کھڑکی کھل گئی۔

"میں سیلی ہوں"...... سیلی نے اندر سے جھانکتے ہوئے آدمی سے

کہا۔

"یس مادام"...... اندر سے جواب ملا اور اس کے ساتھ ہی کھڑکی بند ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور سیلی اندر داخل ہوئی۔ سائیڈ میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر ایک اور راہداری میں پہنچی۔ یہاں چار مسلح آدمی موجود تھے۔ سیلی ان کے درمیان سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر راہداری کے آخر میں موجود دروازے پر اس نے دستک دی۔

"یس کم ان"...... اندر سے گولڈن کلب کے رالف کی آواز سنائی دی اور سیلی نے دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

"آؤ سیلی میں تمہارا شدت سے منتظر ہوں"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تک پہنچنے کے لئے اس قدر پراسرار کارروائی کرنی پڑتی ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے کسی شہزادے سے ملاقات کرنی ہو"...... سیلی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میں کسی شہزادے سے کم ہوں"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیلی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں اب بتاؤ"...... تم نے فون پر جس تشویش کا اظہار کیا تھا وہ کیا ہے"...... رالف نے کہا۔

"میں ٹائیگر سے ملنے سول ہسپتال گئی تو وہاں سے پتہ چلا کہ اعلیٰ حکام کے احکامات کی بنا پر ٹائیگر اور اس کے حبشی ساتھی دونوں کو

کسی سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے اور سپیشل ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر ایمبولینس اور ڈاکٹروں کی باقاعدہ ٹیم لے کر وہاں پہنچا اور ان دونوں کو جو شدید ترین زخمی تھے اپنے ساتھ لے گیا۔ میں اعلیٰ حکام کے الفاظ سن کر چونک پڑی کیونکہ ٹائیگر تو ایک عام سا بدمعاش ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ اعلیٰ ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا پھرتا رہتا ہے لیکن اس کی بہرحال کوئی سرکاری حیثیت کبھی سامنے نہیں آئی۔ میں نے جب سپیشل ہسپتال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حکوست کا ٹاپ سیکرٹ ہے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس ہسپتال کی ایک نرس سپیشل ہسپتال میں کام کر چکی ہے۔ چنانچہ شام کو میں اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئی تو اس نے سیدھے ہاتھوں کچھ بتانے سے انکار کر دیا جس پر مجھے اس پر تشدد کرنا پڑا۔ تب اس نے اس ہسپتال کا محل وقوع بتایا اور خاص بات یہ سامنے آئی کہ وہاں سنٹرل سیکرٹری یول کے لوگوں کا علاج ہوتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس کے ٹاپ ایجنٹوں کا بھی ہنگامی علاج ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر مجھے اس لڑکی کو گولی مارنا پڑی کیونکہ وہ زندہ رہتی تو لامحالہ میرے بارے میں رپورٹ سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس تک پہنچ جاتی اور میں چونکہ ایکریمین ہوں اس لئے لازمی بات ہے کہ وہ سب میرے خلاف حرکت میں آ جاتے۔ بہرحال ٹائیگر اور اس حبشی کی یہ حیثیت سن کر مجھے بے حد حیرت بھی ہوئی اور تشویش بھی۔ اس کا مطلب

ہے کہ یہ کسی عام سی لڑکی کے اغوا کا چکر نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے کوئی اور سلسلہ ہے۔ پھر میں نے بڑے ہوٹلوں اور کلبوں سے اس ٹائیگر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو مجھے پتہ چلا کہ ٹائیگر کا تعلق ایک مسخرے سے آدمی علی عمران سے بتایا جاتا ہے اور یہ علی عمران نہ صرف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کا لڑکا ہے بلکہ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس فیاض کا بے حد گہرا دوست ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور یقین مانو یہ باتیں سن کر میں تو انتہائی خوفزدہ ہو گئی ہوں اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے اور اب یہاں آئی ہوں کہ اب میں اس ٹائیگر کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتی۔ تم بے شک اپنی رقم واپس لے لو بلکہ میرا خیال ہے کہ میں کچھ عرصے کے لئے پاکیشیا ہی چھوڑ دوں"...... سیلی نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے سیلی کہ عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کا تعلق کسی سرکاری تنظیم سے ہو پھر ان دونوں نے جس طرح رین بو کلب میں قتل عام کیا کوئی سرکاری آدمی اس طرح کر ہی نہیں سکتا اور پھر دوسرے روز اخبارات میں سب تفصیلات چھپیں اور اسے دہشت گردی قرار دیا گیا۔ اگر ان دونوں کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہوتا تو ظاہر ہے اس قسم کی خبریں چھپ ہی نہ سکتی تھیں اور اگر فرض کیا یہ دونوں سیکرٹ سروس یا ملٹری انٹیلی جنس یا سنٹرل انٹیلی جنس سے متعلق ہوتے تو اس انداز میں کام نہ کرتے۔ سرکاری

ایجنٹوں کے کام کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے"...... رالف نے کہا۔

" تو پھر انہیں اعلیٰ حکام کے حکم پر سپیشل ہسپتال میں کیوں منتقل کیا گیا ہے"...... سیلی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ کام اس ٹائیگر کے دوست علی عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے خود بتایا ہے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے اور انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کا دوست ہے اور ٹائیگر اس کا دوست ہے۔ یہ کام دوستی کے سلسلے میں ہوا ہے تاکہ ان کا علاج اعلیٰ پیمانے پر ہو سکے"...... رالف نے کہا تو سیلی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ہاں یقیناً ایسا ہی ہو گا۔یہاں پاکیشیا میں سب کچھ ممکن ہے۔ ٹھیک ہے تم نے میرے ذہن پر پڑ جانے والا بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے"...... سیلی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو رالف بے اختیار مسکرا دیا۔

" اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ تم اس سپیشل ہسپتال جاؤ گی"۔ رالف نے کہا۔

" نہیں۔ میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں۔ مجھے وہاں جانے کے لئے لامحالہ کسی اعلیٰ ترین افسر کا ریفرنس چاہئے ورنہ وہاں عام لوگوں کو کون گھسنے دے گا"...... سیلی نے جواب دیا۔

" ریفرنس کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ہمارے تعلقات اعلیٰ ترین افسروں سے بھی ہیں لیکن تمہارے وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا

کیونکہ ٹائیگر ظاہر ہے نہ تمہیں پہچانتا ہے اور نہ وہ کچھ بتائے گا البتہ اگر وہ بچ جائے تو پھر تم کسی کلب میں اس سے مل کر اس سے دوستی کرو اور پھر اسے ٹٹولو"...... رالف نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ ویسے جس قدر وہ زخمی بتایا گیا ہے اس کا بچنا محال ہے۔ پھر بھی اگر بچ گیا تو میں اسے ڈیل کر لوں گی"...... سیلی نے کہا۔

" ظاہر ہے ٹائیگر مرد ہے اور تم چاہو تو اسے ایک لمحے میں ڈیل کر سکتی ہو"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیلی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" اوکے میں اب چلتی ہوں"...... سیلی نے اٹھتے ہوئے کہا اور رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سیلی تھوڑی دیر بعد اس خفیہ راستے سے نکل کر واپس پارکنگ میں پہنچی اور چند لمحوں بعد اس کی کار کلب سے نکل کر دائیں طرف مڑی۔ اب وہ اپنے فلیٹ پر جا رہی تھی تاکہ وہاں سے ایکریمیا میں اپنے باس سے بزنس کے سلسلے میں بات کر سکے۔ اس کی رہائش ذیشان پلازہ میں تھی۔ اس نے پلازہ کی پارکنگ میں مخصوص جگہ پر کار روکی اور پھر اطمینان سے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑی تو ایک کار اس کے قریب آ کر رکی اور دوسرے لمحے کار کا عقبی دروازہ کھول کر ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آگیا۔

" معاف کیجئے مس۔ آپ کو اس طرح آواز دینی پڑی"...... اس

نوجوان نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ فرمایئے "...... سیلی نے اس کے مہذب انداز پر مسکراتے ہوئے کہا۔

" کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ جاؤ ورنہ "...... اچانک اس مہذب نوجوان کا لہجہ بھیڑیئے جیسا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نوجوان کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل نظر آنے لگ گیا تھا۔

" کک۔ کک۔ کیا مطلب یہ "...... سیلی اس اچانک افتاد پر بے اختیار بوکھلا سی گئی۔

" ایک لمحہ دیر کی تو ٹریگر دبا دوں گا۔ بیٹھو۔ ہم نے صرف تم سے چند باتیں پوچھنی ہیں۔ بیٹھو "...... نوجوان نے پھنکارتے ہوئے کہا تو سیلی بے اختیار کار کے کھلے دروازے سے اندر سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی نوجوان بیٹھ گیا اور کار کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر چکر کاٹ کر وہ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے سیلی کے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان نے اچانک اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے لاشعوری طور پر جدوجہد کرنے کی کوشش کی لیکن ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کا ذہن اس طرح تاریک پڑ گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جس طرح اس کا ذہن اچانک تاریک ہوا تھا اسی طرح اچانک اس میں روشنی کی لہر سی دوڑی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن آنکھیں کھلتے ہی جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا وہ بے

اختیار اچھل پڑی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ دیکھ کر دھماکہ سا ہوا کہ وہ ایک لوہے کی کرسی پر موجود ہے اور اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا ہے اور کار کی بجائے ایک عجیب سے کمرے میں دیوار کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔

" یہ۔ یہ سب۔ کیا مطلب ہوا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہو رہا ہے "...... سیلی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

" کیا نام ہے تمہارا "...... اچانک ایک سخت اور کھردری سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ یہ آواز سامنے دیوار میں موجود ایک سیاہ رنگ کے دائرے سے نکل رہی تھی۔

" مم۔ مم۔ میرا نام سیلی ہے۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے "...... سیلی نے لاشعوری طور پر انتہائی حیرت اور خوف سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے "...... اسی آواز نے پوچھا۔ لہجہ بھی اسی طرح کرخت تھا۔

" تنظیم۔ کیا مطلب۔ میں تو یہاں ایک ایکریمین کمپنی میں ملازم ہوں "...... سیلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو تم چاہتی ہو کہ تمہارے جسم کو تیزاب کے تالاب میں ڈال دیا جائے۔ بولو یہی چاہتی ہو "...... اچانک بولنے والے کا لہجہ اس قدر

سرد ہو گیا کہ سیلی کے جسم میں بے اختیار خوف کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں زلاسی کمپنی کے سیلز آفس میں ملازم ہوں۔ زلاسی پلازہ میں اس کمپنی کا آفس ہے تم وہاں سے چیک کر سکتے ہو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... سیلی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم سول ہسپتال گئیں اور تم نے ایک زخمی غنڈے ٹائیگر کے بارے میں پوچھ گچھ کی جسے اعلیٰ حکام کے خصوصی احکامات پر سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ پھر تم نے اس سپیشل ہسپتال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک نرس پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے باوجود تم کہہ رہی ہو کہ تم صرف ایک فرم کی ملازم ہو"...... بولنے والے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بول نہ رہا ہو کوڑے مار رہا ہو اور سیلی کے جسم میں خوف کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ وہ اب سمجھ گئی تھی کہ اس پوچھ گچھ کی وجہ سے وہ کسی سرکاری ایجنسی کی نظروں میں آ چکی ہے۔

"مم۔ مم۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا"...... سیلی نے لاشعوری طور پر کہا کیونکہ اچانک اسے خیال آیا تھا کہ اس نرس کو تو اس نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے وہ تو اس کے بارے میں نہیں بتا سکتی۔

"تم نے جس نرس کو اپنی طرف سے ہلاک کر دیا تھا وہ بچ گئی ہے اور اس نے تمہارا حلیہ تفصیل سے بتا دیا ہے"...... بولنے والے

نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ غلط ہے۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... سیلی نے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انکار کرتی رہے گی کیونکہ وہ اگر رالف کے بارے میں بتا بھی دیتی تب بھی سرکاری ایجنسیوں نے اس پر یقین نہ کرنا تھا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"...... بولنے والے نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ تمہیں غلط بتایا گیا ہے۔ میں بے گناہ ہوں"...... سیلی نے کہا لیکن دوسرے لمحے کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی شعاعیں اس کے جسم پر پڑیں اور ایک لمحے کے لئے اس کا جسم جیسے ان سرخ شعاعوں نے گھیر سا لیا۔ دوسرے لمحے شعاعیں غائب ہو گئیں۔ سیلی حیران تھی کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ شعاعیں کیوں اس پر ڈالی گئی تھیں کہ اچانک اسے اپنے جسم پر خارش ہونے کا احساس ہوا لیکن چونکہ اس کے ہاتھ جکڑے ہوئے تھے اس لئے وہ کھجا نہ سکتی تھی اور خارش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے کرسی پر بے چینی سے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم راڈز میں اس بری طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ زیادہ حرکت نہ ہی کر سکتی تھی اور خارش اس کے نہ صرف پورے جسم میں پھیل گئی تھی بلکہ لمحہ بہ لمحہ وہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور سیلی کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو جائے گی۔ اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئی

تھیں۔

" یہ خارش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جائے گی سیلی اور نہ تم مر سکو گی اور نہ جی سکو گی اس لئے جب تم اصل حقائق بتانا چاہو تو بتا دینا اور تمہاری خارش مزید نہ بڑھے گی"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور سیلی یکلخت ہذیانی انداز میں چیخ پڑی۔

" رو کو۔ رو کو اس عذاب کو۔ رو کو فار گاڈ سیک رو کو۔ میں بتاتی ہوں۔ رو کو"...... سیلی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ مسلسل چیخنے لگی۔ اس کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اچانک چھت سے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی نارنجی رنگ کی روشنی کی لہریں اس کے جسم پر پڑیں اور پھر غائب ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے ٹھنڈے پانی کے تالاب میں دھکیل دیا ہو۔ خارش اس روشنی کے پڑتے ہی غائب ہو چکی تھی اور اسے یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے وہ کسی انتہائی تیز آگ کے الاؤ سے نکل کر انتہائی ٹھنڈے پانی سے نہا رہی ہو۔ اس کے پورے جسم میں سکون سا پھیلتا چلا گیا اور سیلی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ گاڈ۔ کس قدر خوفناک عذاب تھا۔ اوہ۔ اوہ"...... سیلی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" یہ عذاب اس سے زیادہ خوفناک بھی ہو سکتا ہے اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو"...... بولنے والے نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ میں نے اس لئے نہ بتایا تھا کہ تم سرکاری لوگ شاید میری بات پر یقین نہ کرو"...... سیلی نے کہا اور پھر اس نے اپنے بارے میں سب کچھ تفصیل سے بتانے کے ساتھ ساتھ رالف کے بارے میں بتایا اور پھر رالف سے ہونے والے سودے سے لے کر اپنے رہائشی پلازہ میں پہنچنے سے پہلے رالف سے ہونے والی ملاقات اور وہاں ہونے والی تمام باتیں پوری تفصیل سے بتا دیں۔ وہ اس طرح مسلسل بول رہی تھی جیسے اس کے منہ میں ٹیپ ریکارڈر فٹ ہو جسے آن کر دیا گیا ہو۔

" ٹائیگر اور اس کے ساتھی پر قاتلانہ حملہ کس نے کرایا ہے اور کیوں"...... بولنے والے نے پوچھا۔

" مجھے رالف نے بتایا ہے کہ حملہ راجو گروپ نے کیا ہے لیکن رالف کا کوئی تعلق راجو گروپ سے نہیں ہے اور نہ ہی اس نے راجو گروپ کو اس بارے میں یہ ٹاسک دیا تھا کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ خود یہ کام کر سکتا تھا"...... سیلی نے جواب دیا۔

" تم جانتی ہو راجو اور اس کے گروپ کو"...... بولنے والے نے پوچھا۔

" نہیں۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے"...... سیلی نے جواب دیا۔

" اس رالف یا اس کے باس وکٹر کا سیٹھ راحت سے کیا تعلق ہے"...... بولنے والے نے پوچھا۔

"سیٹھ راحت۔ کون سیٹھ راحت میں تو یہ نام پہلی بار سن رہی ہوں"...... سیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے چونکہ تم نے سچ بول دیا ہے اس لئے فی الحال تم زندہ رہو گی"...... بولنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو"...... سیلی نے چیختے ہوئے کہا لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو وہ خاموش ہو گئی۔ ظاہر ہے اب وہ کب تک چیخ سکتی تھی۔ پھر اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور زرد رنگ کی تیز روشنی اس پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرے اور تاریک اندھے کنویں میں گرتی چلی جا رہی ہو۔ یہ احساس بھی اسے صرف چند لمحوں کے لئے ہوا پھر اس کے احساسات بھی اس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے

جوزف کار چلاتا ہوا سڑک پر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران موجود تھا۔ عمران کے چہرے پر کسی خوفناک غنڈے جیسا ماسک میک اپ تھا۔ اس نے غنڈوں کا مقبول لباس جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں سرخ رنگ کا رومال بھی باندھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک سرائے نما ہوٹل کے سامنے جا کر رک گئی۔ یہ راجو کا ہوٹل تھا۔ کار جیسے ہی رکی عمران اور جوزف دونوں نیچے اترے۔ جوزف نے کار لاک کی۔

"چلیئے باس"...... جوزف نے عمران سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس وقت تم باس ہو۔ میں تو صرف تمہارا ساتھی ہوں اور میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ آپ کا حکم ہے باس"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ چلو"...... جوزف نے اس بار بڑے سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ہوٹل کا ہال انتہائی گندہ تھا۔ وہاں منشیات کا انتہائی غلیظ دھواں بھرا ہوا تھا اور میزوں پر موجود عورتیں عام طوائفیں اور مرد عام غنڈے نظر آ رہے تھے اور وہاں سستی قسم کی شراب عام پی جا رہی تھی۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس پر دو پہلوان نما غنڈے موجود تھے جن میں سے ایک غنڈوں جیسے ویٹرز کو سپلائی دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر جینز تھی اور اس نے بھی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات بھی کافی تعداد میں تھے۔ سر سے گنجا تھا اور جسم کسی سانڈ کی طرح پھیلا ہوا تھا اس لئے جسمانی طور پر وہ خاصا مضبوط نظر آ رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔ جوزف اور اس کے پیچھے عمران اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس پہلوان نما کاؤنٹر مین کی نظریں اب ان پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے شاید وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کالے ناگ سے کہو کہ جوزف دی گریٹ آیا ہے"...... جوزف نے کاؤنٹر کے قریب جا کر انتہائی سخت لہجے میں اس پہلوان نما غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوزف دی گریٹ۔ کون جوزف دی گریٹ"...... غنڈے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام جوزف دی گریٹ ہے"...... جوزف نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس ٹھنڈے لہجے پر بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران جانتا تھا کہ جوزف جوانا کی نسبت زیادہ ٹھنڈے مزاج اور ٹھنڈے ذہن کا مالک ہے اور پھر ظاہر ہے عمران بھی اس کے ساتھ تھا۔

"کالا ناگ یہاں موجود نہیں ہے۔ تم مجھے بتاؤ کیا کام ہے"۔ کاؤنٹر مین نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"میرا نام سیفو ہے"...... اس پہلوان نما غنڈے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم بتا دو کہ راجو کہاں ملے گا"...... جوزف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو اس بار سیفو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا چیف سے کیا تعلق ہے"...... سیفو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے ایک کام دینا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"سوری جوزف۔ نہ ہی کالے ناگ سے تمہاری ملاقات ہو سکتی ہے اور نہ چیف سے کیونکہ تم دونوں اجنبی ہو اور اجنبیوں سے ملاقات نہیں ہو سکتی"...... سیفو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ کیا وہ دونوں یہاں موجود ہیں یا نہیں لیکن سچ بتانا"...... جوزف کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ سیفو جھوٹ بولتا ہے۔ نانسنس۔ چلو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ شکل گم کرو ورنہ"...... سیفو نے اس بار تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے اب ذمہ داری میری نہیں رہی"...... جوزف نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہال کی طرف مڑ گیا۔

"سنو میری بات سنو"...... اچانک جوزف نے چیختے ہوئے کہا تو ہال میں برپا شور یکلخت ختم ہو گیا اور سب چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا نام جوزف ہے اور میرا تعلق سنیک کلرز سے ہے۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ سنیک کلرز نے رین بو کلب میں کیا کیا تھا لیکن وہ میرا ساتھی تھا وہ سانپوں کے ساتھ ساتھ سنپولیوں کو بھی ہلاک کر دیتا ہے لیکن میرا نام پرنس جوزف ہے میں صرف بڑے سانپوں کے سر کچلتا ہوں اس لئے تم میں سے جو اپنی جان بچانا چاہتا ہے وہ ایک منٹ کے اندر اندر یہاں سے چلا جائے"...... جوزف نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... سیفو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا

ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی سیفو چیختا ہوا اچھل کر اپنی پشت پر موجود شراب کی بوتلوں کے ریک سے ٹکرایا اور نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت مشین پسٹل کے چار بار مسلسل دھماکے ہوئے اور ہال کے کونوں میں موجود مسلح افراد جو اب تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ بھی جوزف کی طرف سے ہی کی گئی تھی۔ اب تو ہال میں بھگدڑ مچ گئی اور عورتیں اور مرد چیختے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ سیفو نیچے گر کر واپس اٹھا ہی نہ تھا البتہ دوسرا آدمی کونے میں لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر اب شدید خوف کے تاثرات تھے۔

"کہاں ہے وہ کالا ناگ"...... جوزف نے اس کی طرف پلٹتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"وہ۔ وہ باس اپنے دفتر میں ہے"...... اس آدمی نے خوف سے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلاؤ اسے یہاں۔ اسے بتا دو کہ یہاں کیا ہوا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے روبوٹ کے سے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"مائیکل تم گیٹ پر ٹھہرو اور کسی کو اندر مت آنے دینا"۔ جوزف نے مڑ کر خاموش کھڑے عمران سے بڑے تحکمانہ لہجے میں

کہا۔

" یس باس"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ گیٹ پر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اگر اس نے جوزف کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحے کی بھی دیر کر دی تو نجانے کیا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

" باس۔ باس میں کاؤنٹر سے مارٹن بول رہا ہوں۔ دو آدمی کاؤنٹر پر آئے ہیں جن میں سے ایک حبشی ہے۔ اس نے اپنا نام پرنس جوزف دی گریٹ بتایا ہے۔ اس نے سیفو سے کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں تو سیفو نے انکار کر دیا تو اس نے ہال والوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کا تعلق سنیک کلرز سے ہے اور اس نے سب ہال والوں کو باہر جانے کا کہہ دیا۔ سیفو نے مداخلت کرنا چاہی تو اس نے اسے گولی مار دی اور ہال میں موجود ساٹو، راشیل، باؤ اور شیدے کو بھی پرنس نے ہلاک کر دیا ہے"...... اس آدمی جس نے اپنا نام مارٹن بتایا تھا، بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس باس دو آدمی ہیں اور مسلح ہیں"...... دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد مارٹن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" بب۔ بب۔ باس آ رہا ہے"...... مارٹن نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" کہاں سے آئے گا۔ بولو"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں

کہا۔

" ادھر۔ ادھر راہداری سے۔ راہداری سے"...... مارٹن نے جوزف کے غرانے پر اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ جوزف نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور مارٹن دل پر گولی کھا کر چیختا ہوا سیفو کی طرح شراب کے ریک سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر گیا۔ اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو جوزف بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر راہداری کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے ایک بھینسے کی طرح پلا ہوا آدمی جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی دوڑتا ہوا راہداری سے باہر آیا ہی تھا کہ جوزف کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور آنے والا چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن اڑتی ہوئی کافی دور مین گیٹ کے قریب کھڑے عمران کے قریب جا گری۔ عمران نے جھپٹ کر مشین گن اٹھا لی۔ نیچے گرنے والا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے اس کے چہرے پر موجود اعصاب میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہو۔

" تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم کالے ناگ پر ہاتھ اٹھاؤ"...... آنے والے نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہاتھ کہاں اٹھایا ہے۔ پیر اٹھایا ہے اور میں سانپوں پر ہاتھ اٹھانا

اپنی توہین سمجھتا ہوا اور پیروں سے ان کا پھن کچل دیتا ہوں"۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو گیٹ کے پاس کھڑا عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا"...... کالے ناگ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اچھل کر پوری قوت سے جوزف پر حملہ کر دیا لیکن اس کا انداز عام غنڈوں جیسا تھا تربیت یافتہ لڑاکوں جیسا نہ تھا۔ جوزف اپنی جگہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کالے ناگ کا بھینسے جیسا جسم اچھل کر دو فٹ دور ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جوزف کی لات حرکت میں آئی اور کالے ناگ کی پسلیوں میں پڑنے والی زوردار ضرب نے اسے کسی فٹ بال کی طرح رول ہونے پر مجبور کر دیا۔ جوزف کی دونوں لاتیں اب مسلسل حرکت میں آگئیں اور چند لمحوں بعد ہی کالا ناگ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو چکا تھا۔

" بس کافی ہے۔ اب اس سے پوچھ گچھ کرو"...... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے جھکا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے بے ہوش پڑے ہوئے کالے ناگ کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے نزدیک پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کے ساتھ

ہی اس کا دوسرا ہاتھ گھوما اور کالے ناگ کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا۔ پھر تو جیسے جوزف نے یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر دی اور شاید چھٹے یا ساتویں تھپڑ پر کالا ناگ چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو جوزف نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال کالے ناگ کے سینے پر رکھ دی۔

" خبردار اب اگر حرکت بھی کی تو گولی دل میں اتر جائے گی"۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم کون۔ یہ۔ یہ مجھے۔ مجھے تم نے مار گرایا ہے۔ مجھے "...... کالے ناگ نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ اب شاید جوزف سے ذہنی طور پر مرعوب ہو گیا تھا۔

" تم نے اور تمہارے آدمیوں نے میرے ساتھیوں پر ٹاور روڈ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا بولو کس کے کہنے پر یہ کام ہوا۔ بولو"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں نہیں جانتا"...... کالے ناگ نے رک رک کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ جوزف نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں نیزے کی طرح اس کی ناک میں گھسیڑ دیں جبکہ دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل ابھی تک کالے ناگ کے سینے پر جما ہوا تھا۔

" بولو ورنہ "...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف بوٹ سے کالے ناگ کی پنڈلی پر زوردار ضرب لگائی

بلکہ اپنی انگلیوں کو اوپر کی طرف زوردار جھٹکا دیا اور کالے ناگ کا جسم بری طرح تڑپا اور اس کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔

" بولو کس نے تمہیں یہ کام دیا ہے۔ بولو"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

" سس۔ سیٹھ راحت نے۔ سیٹھ راحت نے"...... اس بار کالے ناگ کے حلق سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکلے۔

" ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ اسے ختم کرو اور چلو"...... دروازے پر کھڑے عمران نے کہا تو جوزف نے نتھنے میں گھسی ہوئی انگلیاں ایک جھٹکے سے کھینچیں اور اس کے ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور کالے ناگ کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم اس بری طرح سے تڑپا کہ وہ کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ جوزف نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا اور اس بار بھی گولیاں اس کالے ناگ کے سینے پر پڑیں اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جوزف نے جھک کر خون آلود مواد میں لتھڑی ہوئی اپنی دونوں انگلیاں کالے ناگ کے لباس سے صاف کیں اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران پہلے ہی دروازے سے باہر جا چکا تھا۔ باہر ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا اور پھر جوزف اس کی وجہ بھی سمجھ گیا۔ کچھ دور لوگ موجود تھے اور وہ وہاں آنے والوں کو ہال کی طرف جانے سے

روک رہے تھے اور انہیں تفصیلات بتا رہے تھے۔ عمران اپنی کار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

" وہ تماشہ تو رہ گیا باس"...... جوزف نے کہا۔ وہ شاید اس زہر کی بات کر رہا تھا جس کے بعد انسان کے جسم کے ایک ایک روئیں سے خون فوارے کی طرح نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

" ابھی تو ایک سنیک ہلاک ہوا ہے اور یہاں دارالحکومت ان سنیکس سے بھرا پڑا ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے جواب دیا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باس اب اس سیٹھ راحت کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے۔ اصل سنیک تو وہی ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جوزف نے کہا۔

" ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اب سیکرٹ سروس اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آئے گی اور پھر اس پر تم وہ زہر انجیکٹ کر دینا۔ اس کی موت واقعی عبرتناک ہونی چاہئے"...... عمران نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار رانا ہاؤس میں داخل ہوئی اور پورچ میں جا کر رک گئی تو عمران کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر رسیور اٹھایا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو

کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر رانا ہاؤس سے اس ایکریمی لڑکی کے بارے میں کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں وہ چوہان اور نعمانی کو ایک رہائشی پلازہ میں جاتی ہوئی مل گئی تھی۔ وہ اسے دانش منزل چھوڑ گئے اور اب وہ اسے دن میں مقید ہے۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کا نام سیلی ہے"۔ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیلی سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بھی دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ ایکریمیا کے کسی عام سے مجرم گروپ کی یہاں نمائندہ ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"پھر اسے بے ہوش کر کے دانش منزل سے باہر پھنکوا دو"۔ عمران نے کہا۔

"اسے ختم نہ کر دیا جائے بہرحال مجرم تو ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس جیسے مجرم تو یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں تو بہرحال موجود ہوں گے۔ یہ کام ہمارا نہیں ہے سنیک کلرز کا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ کیا پوزیشن ہے ٹائیگر اور جوانا کی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے بس یہی پوچھنا تھا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ چہرے پر موجود میک اپ صاف کرنے کے ساتھ ساتھ ڈھنگ کا لباس بھی پہن لے۔ میک اپ ختم کر کے اور لباس تبدیل کر کے وہ پورچ میں پہنچ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

"میں اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں جوزف"...... ٹائیگر اور جوانا تیزی سے صحت یاب ہو رہے ہیں جب وہ ٹھیک ہو جائیں گے تو پھر خود ہی اس سیٹھ راحت اور اس وکٹر گروپ وغیرہ سے نمٹ لینا"۔ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے کار سٹارٹ کر کے اسے موڑا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے کی ایک آرام کرسی پر وکٹر
نیم دراز تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا کہ پاس تپائی پر
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس وکٹر بول رہا ہوں"...... وکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"رالف بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے رالف کی
آواز سنائی دی تو وکٹر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ رالف سوائے
ایمرجنسی کے اسے فون نہ کیا کرتا تھا اس لئے وہ اس کی اس طرح
اچانک کال پر چونک پڑا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... وکٹر نے سخت لہجے میں
پوچھا۔

"باس اس آریہ محلے والی لڑکی والا معاملہ دن بدن خراب ہوتا جا

رہا ہے"...... رالف نے کہا۔

"کیوں کیا ہوا ہے"...... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس اس کے پیچھے سرکاری ایجنسیاں کام کر رہی ہیں"۔ رالف
نے کہا تو وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ سرکاری ایجنسیوں کا اس عام سی لڑکی سے کیا
تعلق ہو سکتا ہے"...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو تو معلوم ہے کہ راجو گروپ نے سنیک کلرز کے
لئے کام کرنے والے ٹائیگر اور جوانا پر سڑک پر ہی فائر کھول دیا
تھا"...... رالف نے کہا۔

"ہاں اور وہ یقیناً ہلاک ہو چکے ہوں گے"...... وکٹر نے جواب
دیا۔

"نہیں باس۔ پولیس نے انہیں سول ہسپتال پہنچایا تھا لیکن پھر
کسی سرکاری حکام کے احکامات پر ان دونوں کو کسی خفیہ سپیشل
ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"اعلیٰ سرکاری حکام کے احکامات پر۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب
کیا سرکاری حکام غنڈوں اور بدمعاشوں کا علاج کراتے پھر رہے
ہیں"...... وکٹر نے کرخت سے لہجے میں کہا۔

"باس ایکریمیا کے میگ گروپ کی لڑکی سیلی یہاں منشیات کے
دھندے میں ملوث ہے اور وہ میری دوست ہے۔ سیلی ٹائیگر کو جانتی
ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ وہ ٹائیگر سے مل کر اس سے یہ معلوم کرے

گی کہ ٹائیگر کس کے کہنے پر ہمارے خلاف کام کر رہا ہے لیکن اس
دوران ٹائیگر اور اس کے حبشی ساتھی پر راجو گروپ نے فائر کھول
دیا۔ اس لڑکی سیلی نے ہی مجھے اس کی اطلاع دی تھی۔ پھر وہ سو
ہسپتال گئی تاکہ وہاں سے معلوم کر سکے کہ یہ دونوں زندہ بچے ہیں یا
مر گئے ہیں۔ وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ سرکاری حکام کے خصوصی
احکامات پر انہیں سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ جب اس نے
سپیشل ہسپتال کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو اسے ٹال دیا گیا لیکن
اسے پتہ چل گیا کہ وہاں کام کرنے والی ایک نرس یہاں کام کرتی
ہے۔ وہ شام کو اس کے کوارٹر میں گئی اور وہاں اس نے اس پر تشدد
کر کے سپیشل ہسپتال کا پتہ معلوم کر لیا لیکن اس کے بعد اسے
کر کے بے ہوش کر دیا گیا۔ ہوش میں آنے کے بعد اس کی آنکھ ایک
انتہائی عجیب سے کمرے میں کھلی جہاں وہ راڈز میں جکڑی ہوئی تھی
پھر ایک پراسرار سی آواز نے اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ وہ
سے یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ وہ ایکریمین ہو کر کیوں اس ٹائیگر
بارے میں پوچھتی پھر رہی ہے اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ سیلی
اس نرس پر تشدد کر کے اس سے سپیشل ہسپتال کا پتہ معلوم
ہے۔ پھر ہمارے بارے میں اس سے پوچھ گچھ کی گئی اور پھر کسی
کی مدد سے اسے بے ہوش کر دیا گیا۔ جب وہ ہوش میں آئی تو
نیشنل پارک میں پڑی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے فون کیا اور سارے
حالات بتائے۔ ادھر باس یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ راجو گروپ

خاص ہوٹل میں سنیک کلرز کا ایک اور حبشی جس نے اپنا نام پرنس
جوزف بتایا ہے اس کے ساتھ ایک اور مقامی آدمی تھا جس کا نام
مائیکل بتایا گیا ہے انہوں نے وہاں فائرنگ کی اور پھر راجو کے خاص
آدمی کالا ناگ سے پوچھ گچھ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا اور نکل گئے۔
وہاں انہوں نے چھ سات افراد کا خاتمہ کر دیا ہے"...... رالف نے
تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے۔ سرکاری ایجنسیاں آخر ہمارے پیچھے کیوں پڑ
گئی ہیں"...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات پر تو میں خود حیران ہوں اور باس میں نے اس پر کافی
غور کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اب غفلت نہیں
کرنی چاہئے۔ ہمیں اس کا اصل پس منظر جاننا چاہئے۔ جہاں تک میرا
خیال ہے کہ یہ کام جبار خان کا ہو سکتا ہے کیونکہ سیلی نے یہ بات
ٹریس کی ہے کہ ہالی ڈے ہوٹل کا مینجر انتھونی بھی اس ٹائیگر کے
بارے میں معلومات کرا رہا ہے اور اس کا تعلق جبار خان سے ہے
حالانکہ انتھونی میرا بھی دوست ہے لیکن اس نے آج تک مجھے اس
بات کی ہوا نہیں لگنے دی کہ اس کا کوئی تعلق جبار خان سے بھی
ہے۔ جب سیلی نے مجھے بتایا تو میں نے خفیہ طور پر تحقیقات کرائی
تب معلوم ہوا کہ انتھونی تو جبار خان کا خاص الخاص آدمی ہے اس
لئے میرا خیال ہے کہ جبار خان نے کسی ذریعے سے سرکاری
ایجنسیوں کو ہمارے گروپ کے خلاف کام پر لگایا ہے تاکہ ہم خوفزدہ

ہو کر کام ختم کر دیں یا پھر ہمارے اہم آدمی ختم ہو جائیں اور ہم کمزور ہو جائیں اور وہ مارکیٹ پر قبضہ کر لے "...... رالف نے کہا۔

" آج تک تو ایسا نہیں ہوا اور دوسری بات یہ کہ اب تک ہماری کسی سپلائی میں تو کوئی رکاوٹ نہیں پڑی اور نہ ہی سپلائی سے متعلق گروپ کے کسی آدمی پر ہاتھ ڈالا گیا ہے اس لئے جو کچھ تم سوچ رہے ہو ایسا نہیں ہے "...... وکٹر نے کہا۔

" تو پھر آخر یہ سرکاری لوگ کیوں ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں "۔ رالف نے کہا۔

" ہاں البتہ یہ معلوم کرنا پڑے گا۔ تم فکر مت کرو۔ تم نے مجھے یہ ساری تفصیل بتا کر اچھا کیا ہے۔ میں اب خود ہی معلوم کر لوں گا لیکن اب تمہیں محتاط رہنا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم پر ہاتھ ڈال دیں کیونکہ اس سیلی سے انہوں نے لامحالہ پوری تفصیل معلوم کر لی ہو گی "...... وکٹر نے کہا۔

" میں پوری طرح محتاط ہوں باس۔ مجھ تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتے "...... رالف نے کہا۔

" اوکے "...... وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" فاسٹر کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" وکٹر بول رہا ہوں۔ فاسٹر سے بات کراؤ "...... وکٹر نے کہا۔

" یس سر ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو فاسٹر بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" وکٹر بول رہا ہوں فاسٹر۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے "...... وکٹر نے کہا۔

" محفوظ اوہ اچھا ایک منٹ "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد فاسٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہاں ہو گیا ہے فون محفوظ "...... وکٹر نے کہا۔

" ہاں لیکن کیا بات ہے جو اس قدر احتیاط برت رہے ہو "۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

" ایک انتہائی اہم کام ہے فاسٹر۔ سرکاری ایجنسیوں کے سلسلے میں۔ کیا تم میرے پاس آ سکتے ہو میرے آفس میں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے۔ ویسے فکر مت کرو تمہیں اس کام کا پورا پورا معاوضہ ملے گا "...... وکٹر نے کہا۔

" پھر تو واقعی کوئی اہم بات ہی ہو گئی ہے کہ تم اس طرح کھلے عام معاوضے کی بات کر رہے ہو لیکن کیا تم فون پر نہیں بتا سکتے "۔ فاسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پہلے میرا خیال تھا کہ فون پر ہی بات کر لوں اس لئے میں نے

فون کے محفوظ ہونے کی بات کی تھی لیکن مجھے طویل گفتگو کرنی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم خود ہی آجاؤ"...... وکٹر نے کہا۔

"اوکے میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وکٹر نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تاکہ اپنے آفس میں پہنچ سکے۔ ایک بند راہداری سے گزر کر وہ ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے میز کی دوسری سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیری فاسٹر کلب کا فاسٹر آرہا ہے اسے میرے آفس بھجوا دینا میں اس کا منتظر ہوں"...... وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ فاسٹر پاکیشیا میں ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی کا نمائندہ ہے اور اس کا تعلق یہاں کے انتہائی اعلیٰ حکام سے بڑا گہرا ہے اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ فاسٹر کی مدد سے اس سنیک ککرز کی اصلیت کا کھوج لگائے گا اس لئے اس نے اسے بلایا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا ایکریمی اندر داخل ہوا اور وکٹر اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے جو تم اس قدر پراسرار بن رہے ہو"۔ فاسٹر نے مصافحہ کرنے کے بعد میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور وکٹر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ یہ تو تم نے انتہائی عجیب بات بتائی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سارے معاملے کے پیچھے ہے لیکن کیوں"...... فاسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی خاص تنظیم ہے"...... وکٹر نے حیران ہو کر پوچھا تو فاسٹر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے مختصر طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعارف کرایا تو وکٹر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"لیکن اس قسم کی تنظیم کا ہم سے کیا تعلق۔ وہ تو غنڈے اور بدمعاشوں سے لڑ رہے ہیں اور کھلے عام فائرنگ کر رہے ہیں۔ آدمیوں کو مار رہے ہیں"...... وکٹر نے کہا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہو رہا ہوں"...... فاسٹر نے کہا۔

"لیکن تم نے کیسے اندازہ لگایا کہ سیکرٹ سروس اس معاملے کے پیچھے ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"تم نے ٹائیگر اور دو حبشیوں جوانا اور جوزف کا نام لیا ہے"۔ فاسٹر نے کہا۔

"ہاں کیوں"...... وکٹر نے کہا۔

"ٹائیگر علی عمران کا شاگرد ہے اور جوزف اور جوانا اس کے ساتھی ہیں اور ایک عظیم الشان عمارت رانا ہاؤس میں رہتے ہیں اور یہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اگر صرف بات ٹائیگر تک

محدود ہوتی تو میں سمجھتا کہ بدمعاشوں اور غنڈوں کا سلسلہ ہے کیونکہ ٹائیگر زیر زمین دنیا میں ہی کام کرتا ہے لیکن جوزف اور جوانا کا زیر زمین دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر وہ ٹائیگر کے ساتھ کام کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران کے حکم پر ایسا کر رہے ہیں اور جہاں عمران دلچسپی لے رہا ہو وہاں معاملہ لازمی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ہو سکتا ہے"...... فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو کیا منشیات کا دھندہ بھی سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں آتا ہے"...... وکٹر نے کہا۔

" نہیں وہ صرف ایسے کیسز میں کام کرتی ہے جس کا تعلق پاکیشیا کی ملکی سلامتی سے ہو اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس منشیات کے خلاف کام کر رہی ہوتی تو تم مجھے یہ سب کچھ بتانے کے لئے زندہ نہ ہوتے۔ یہ لوگ اس قدر تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں کہ بجلی بھی شاید اس رفتار سے حرکت نہ کر سکتی ہو"...... فاسٹر نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آرہی۔ کیا تم یہ مسئلہ حل کر سکتے ہو"...... وکٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ یہ سنیک کلرز کس قسم کی تنظیم ہے اور اس کا دائرہ کار کیا ہے"...... فاسٹر نے کہا۔

" تم کس طرح معلوم کرو گے"...... وکٹر نے کہا۔

" ہر محکمہ کے اعلیٰ ترین حکام سے میرے اچھے تعلقات ہیں۔ اگر اس تنظیم کی کوئی سرکاری اہمیت ہے تو میں یہیں بیٹھے بیٹھے معلوم

کر سکتا ہوں"...... فاسٹر نے کہا۔

" تو کرو معلوم"...... وکٹر نے کہا تو فاسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا چونکہ فاسٹر اکثر وکٹر کے آفس میں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کون سا فون ڈائریکٹ ہے اور کون سے کا تعلق سیکرٹری سے ہے۔

" وی آئی پی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" فاسٹر بول رہا ہوں۔ فاسٹر کلب سے۔ شیر دل صاحب یہاں موجود ہوں گے ان سے بات کرنی ہے"...... فاسٹر نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو شیر دل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" فاسٹر بول رہا ہوں شیر دل۔ تمہارے لئے میں نے ایک ہزار ڈالر کا کام نکالا ہے کیا خیال ہے ضرورت ہے تمہیں"...... فاسٹر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ جلدی کام بتاؤ مجھے تو انتہائی سخت ضرورت ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے پھر ایک نمبر نوٹ کرو اور کسی محفوظ فون سے اس نمبر پر کال کرو"...... فاسٹر نے کہا اور وکٹر نے اس ڈائریکٹ فون کا نمبر بتا

کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ شیر دل کون ہے"...... وکٹر نے پوچھا۔

"یہ وزارت خارجہ میں سیکشن آفیسر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وزارت خارجہ ہی ڈیل کرتی ہے اس لئے اگر اس سنیک کلرز کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو گا تو لازماً اس کا نوٹیفکیشن وزارت خارجہ کی طرف سے ہی جاری کیا گیا ہو گا اور شیر دل کو اس کا علم ہو گا"...... فاسٹر نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فاسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں"...... فاسٹر نے کہا۔

"شیر دل بول رہا ہوں یہ فون محفوظ ہے۔ اب بتاؤ کیا کام ہے"...... دوسری طرف سے شیر دل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ایک نئی تنظیم سامنے آئی ہے جس کا نام سنیک کلرز ہے۔ اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے دو حبشی ساتھی اور اس کا زیر زمین دنیا میں موو کرنے والا شاگرد ٹائیگر کام کر رہے ہیں۔ میں نے یہ پوچھنا ہے کہ کیا اس تنظیم کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا نہیں"...... فاسٹر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس تنظیم کا کوئی نوٹیفکیشن ہماری وزارت سے جاری نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اس علی عمران کی کوئی ذاتی تنظیم ہو کیونکہ وہ خود ایسے کام کرتا رہتا ہے"...... شیر دل نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوکے تمہارا معاوضہ تمہیں مل جائے گا"...... فاسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ سنیک کلرز کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس یا حکام سے نہیں ہے"...... فاسٹر نے کہا۔

"تو پھر اس ٹائیگر اور جوانا کو کیوں سرکاری احکامات پر سپیشل ہسپتال میں منتقل کیا گیا"...... وکٹر نے کہا۔

"کیونکہ وہ عمران کے ساتھی ہیں اور عمران کے کہنے پر وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسروں نے ایسا کیا ہو گا۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے اس کے گہرے تعلقات ہیں اور ویسے بھی وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے"...... فاسٹر نے کہا تو وکٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہمیں مطمئن ہو جانا چاہئے۔ میں تو سرکاری تعلق کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا"...... وکٹر نے کہا۔

"نہیں۔ اب اس کا اصل مقصد معلوم کرنا ہو گا۔ ویسے یہ سلسلہ شروع کیسے ہوا"...... فاسٹر نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ ایک عام سی لڑکی کے اغوا سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے"...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکی عام نہیں تھی۔ اس کا کوئی نہ کوئی تعلق بہرحال کسی نہ کسی طرح اس عمران سے لازماً ہو گا اس لئے اس

کے ساتھی اس لڑکی کو اغوا کرنے والوں کے خلاف حرکت میں آگئے ہیں"...... فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ میرے آدمیوں نے جسے عام لڑکی سمجھ کر اغوا کیا ہو وہ عام نہ ہو"...... وکٹر نے جواب دیا۔

"تو اب تم کیا کرو گے"...... فاسٹر نے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ اب کام میرے آدمیوں نے کرنا ہے۔ اب اس علی عمران کو ٹارگٹ بنایا جائے گا اور اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا"...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ عمران انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اگر اسے ذرا سا بھی شبہ ہو گیا تو پھر تم سمیت تمہارا پورا گروپ ختم ہو جائے گا"...... فاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں معلوم ہی نہیں ہے فاسٹر کہ وکٹر گروپ کا شہر پر کس قدر ہولڈ ہے اور عمران بہرحال اسی شہر میں رہتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک گولی سے بچ جائے گا لیکن یہاں تو ہر دوسرے لمحے اس پر فائرنگ ہو گی اور وہ کس کس سے بچے گا"...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو تمہاری مرضی تم جو چاہو کرو لیکن میرا ایک مشورہ ہے کہ تم اس عمران کو ختم کرنے کی کوئی فول پروف منصوبہ بندی کرنا اور جب تک یہ ختم نہ ہو جائے اس وقت تک تم ملک سے باہر رہنا"...... فاسٹر نے کہا۔

"ارے تم فکر مت کرو۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مجھے صرف یہ فکر تھی کہ کہیں حکومت کی ایجنسیاں تو ہمارے خلاف کام نہیں کر رہیں کیونکہ ایسی ایجنسیوں کے پاس بے شمار افراد ہوتے ہیں۔ ایک کو ختم کر دیا جائے تو دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا سامنے آجاتا ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک۔ اب مجھے اجازت دو"...... فاسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو ایک منٹ بیٹھو"...... وکٹر نے چونک کر کہا جیسے اسے کسی بات کا اچانک خیال آگیا ہو۔

"کیا ہوا"...... فاسٹر نے بھی چونک کر پوچھا۔

"مجھے اب خیال آیا ہے کہ تم عمران اور اس کے سب ساتھیوں کو جانتے ہو اس لئے مجھے ان کے پتے وغیرہ بتا دو تاکہ میں ان کے خلاف اپنے گروپ کو حرکت میں لے آؤں"...... وکٹر نے کہا۔

"عمران خود تو کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے ایک باورچی کے ساتھ رہتا ہے اس کے دو حبشی ساتھی رابرٹ روڈ پر قلعہ نما عمارت رانا ہاؤس میں رہتے ہیں جبکہ ٹائیگر زیر زمین دنیا میں موو کرتا ہے اور سنا ہے کہ کسی ہوٹل میں رہتا ہے۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے البتہ تم چاہو تو اس کی رہائش گاہ کا پتہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہو"...... فاسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ اب میں خود ہی ان سب سے نمٹ لوں

گا"...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاسٹر اٹھ کھڑا ہوا۔ وکٹر نے میز کی دراز کھولی اور بڑی مالیت کے نوٹوں کی چار گڈیاں نکال کر فاسٹر کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ رکھ لو اس شیر دل کو بھی تم نے معاوضہ دینا ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں تھینک یو"...... فاسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور گڈیاں اٹھا کر اس نے مختلف جیبوں میں ٹھونسیں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد وکٹر نے سامنے پڑا سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"رالف سے بات کراؤ"...... وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وکٹر نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ رالف صاحب لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... وکٹر نے کہا۔

"ہیلو چیف میں رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رالف

کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رالف میں نے مکمل انکوائری کرا لی ہے۔ سنیک کلرز کا کوئی تعلق حکومت یا حکومت کی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے۔ اس کے پیچھے سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک ایجنٹ علی عمران نامی ہے جو کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے ایک باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ دونوں حبشی اور وہ ٹائیگر اس کے ملازم ہیں۔ دونوں حبشی رابرٹ روڈ کی ایک قلعہ نما عمارت رانا ہاؤس میں رہتے ہیں جبکہ ٹائیگر کسی ہوٹل میں رہتا ہے۔ چونکہ اس وقت ٹائیگر اور ایک حبشی کسی خفیہ ہسپتال میں ہیں اس لئے ان کا خاتمہ بعد میں کر دیا جائے گا البتہ اس عمران اور اس دوسرے حبشی جوزف کے خاتمے کے لئے اپنے پورے گروپ کو کلنگ آرڈر دے دو۔ اس عمران اور اس حبشی جوزف پر پے در پے قاتلانہ حملہ کئے جائیں۔ پورے شہر میں اپنے آدمی پھیلا دو۔ اس عمران کے فلیٹ اور اس رانا ہاؤس کو بھی میزائلوں سے اڑا دو جس کار میں یہ نظر آئیں اس کار کو اڑا دو، جس ہوٹل میں نظر آئیں اس پورے ہوٹل اور کلب کو میزائلوں سے اڑا دو۔ ان پر پے در پے حملے کرو۔ اپنے جتنے آدمی ان کے ہاتھوں مر جائیں ان کی پرواہ نہ کرو میں انہیں ہر صورت میں مردہ دیکھنا چاہتا ہوں اور جب یہ ٹائیگر اور وہ حبشی جوانا ہسپتال سے باہر آئیں تو ان پر بھی اسی طرح پے در پے حملے کرو۔ اس سنیک کلرز کا پوری طرح سر کچل دو تاکہ آئندہ کسی کو وکٹر گروپ کے مقابل آنے کی خواب

میں بھی جرأت نہ ہو سکے"...... وکٹر جیسے جیسے بولتا گیا اس کا لہجہ سخت سے سخت تر ہوتا چلا گیا تھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی چیف"...... رالف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا ورنہ تم سمیت تمہارا پورا گروپ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا"...... وکٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سائنسی میگزین تھا اور وہ اس کے مطالعے میں اس طرح محو تھا کہ جیسے اسے دنیا و مافیہا کی بھی خبر نہ ہو کہ اچانک سلیمان کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی ایک پیالی تھی۔ اس نے چائے کی پیالی میز پر رکھ دی۔

"یہ آپ پی لیں صاحب پانچ منٹ بعد دوسری تیار کر دیتا ہوں"...... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر رسالے سے سر اٹھا لیا۔

"کیا مطلب۔ پانچ منٹ بعد دوسری چائے۔ کیا مطلب۔ کیا آج سورج مغرب سے طلوع ہوا تھا"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سورج تو مشرق سے ہی طلوع ہوا تھا صاحب اور ہوتا رہے گا

لیکن آپ کو واقعی پانچ منٹ بعد دوسری چائے مل جائے گی اور اگر آپ چاہیں تو ہر پانچ منٹ بعد آپ کو تازہ اور گرم چائے مل سکتی ہے"...... سلیمان نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھ دیا اور پھر اس نے اپنے بازو پر اپنے ہاتھ سے زور سے چٹکی بھری اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل پڑا۔

"جاگ تو رہا ہوں لیکن کیا مطلب۔ یہ آخر کیسا انقلاب آ گیا ہے۔ کیا تم نے چائے کی فیکٹری لگالی ہے۔ آخر ہوا کیا ہے"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ہوا جناب۔ کیا ہونا ہے۔ آپ بس چائے پیتے رہیں اور مطالعہ کرتے ہیں اللہ اپنا کرم کرے گا"...... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو سلیمان مڑ گیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کا لہجہ اسی طرح مؤدبانہ تھا۔

"کیا چائے کے اس کپ میں کوئی خاص چیز ملائی ہے تم نے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں دودھ اور چینی ملائی ہے"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"میں یہ چائے اٹھا کر اپنے سر پر انڈیل لوں گا سمجھے اس لئے صاف کر بتاؤ کہ یہ فیاضی کیوں کی جا رہی ہے۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا ہونا ہے صاحب میرا کام تو چائے بنانا اور آپ کو پیش کرنا ہے۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے آپ اسے سر پر انڈیلیں یا حلق کے اندر"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور ہر پانچ منٹ بعد چائے کا گرما گرم کپ یہاں موجود ہونا چاہئے۔ اگر پانچ سے چھ منٹ گزر گئے تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ جاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور چائے کا کپ اٹھا کر اس طرح چائے پینے لگ گیا جیسے اگر اسے ذرا سی دیر ہو گئی تو شاید کپ میں موجود چائے بھاپ بن کر اڑ جائے گی۔

"جی بہتر"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"یا اللہ۔ مجھ غریب پر اپنا رحم کر اور ہر آفت سے اپنی امان میں رکھ"...... عمران نے سلیمان کے جانے کے بعد کپ واپس میز پر رکھا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر بڑے خضوع و خشوع سے دعا مانگنا شروع کر دی اور پھر اس نے چائے کا کپ اٹھایا اور گھونٹ گھونٹ چائے پینی شروع کر دی لیکن اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر ابھی اس نے چائے ختم ہی کی تھی کہ سلیمان دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ موجود تھا جس میں سے بھاپ نکل رہی تھی۔

"یہ لیجئے صاحب۔ پانچ منٹ بعد اور کپ تیار ہو جائے گا"۔ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسرا کپ میز پر رکھ کر اس نے پہلے والا خالی کپ اٹھایا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے دروازے کے قریب رک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ اور اماں بی کو فون کر کے بتاؤ کہ تم ہر پانچ منٹ بعد مجھے چائے پینے پر مجبور کر رہے ہو"...... عمران نے نیا داؤ کھیلتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... سلیمان نے انتہائی فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور واپس آکر اس نے خالی کپ میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں ڈائل پر جمی ہوئی تھیں اور جیسے جیسے سلیمان نمبر ڈائل کرتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں کیونکہ سلیمان واقعی کوٹھی کے نمبر ہی ڈائل کر رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی تم اماں بی کو یہی کہو گے"۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

"جی آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے صاحب"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں آئندہ فلیٹ میں نہ آؤں۔ کیوں"۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ہی فلیٹ ہے صاحب۔ آپ کو یہاں آنے سے کون روک

سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"دیکھو سلیمان اب میں واقعی یا تو خودکشی کر لوں گا یا تمہیں گولی مار دوں گا۔ بولو کیا چکر ہے۔ بولو ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی زچ ہو گیا ہو۔

"آپ مالک ہیں صاحب جو آپ کا جی چاہے کریں میں آپ کو کیسے روک سکتا ہوں۔ بہرحال آپ یہ چائے پی لیں میں تیسرا کپ لے آتا ہوں"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے کپ اٹھا لیا۔

"کیا رقم چاہئے تمہیں۔ بولو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں صاحب۔ اللہ کا شکر ہے گزارہ ہو رہا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اپنی سابقہ تنخواہیں، الاؤنس اور اوور ٹائم کے بل چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ وہ میں نے آپ کو بخش دیئے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ سارا قرضہ وہ واقعی"...... عمران نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ اب آپ کی طرف میرا کوئی بل نہیں ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس طرح آنکھیں ملنے لگا جیسے اچانک

اس کی بینائی غائب ہو گئی ہو۔

"اوہ۔ اوہ خدایا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو نے آخر سلیمان کے دل میں کیسا رحم ڈال دیا ہے"...... عمران نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں صاحب آپ کے تمام قرضے میں اتار دوں گا"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی لاٹری نکل آئی ہے تمہاری یا کہیں سے کوئی خزانہ مل گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ لاٹری تو جوا ہوتا ہے اور میں جوئے کو حرام سمجھتا ہوں اس دور میں خزانے کہاں ملتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ آخر کیا ہوا ہے۔ کچھ منہ سے تو پھوٹو"...... عمران اس بار واقعی زچ ہو گیا تھا۔

"آپ کی خدمت مجھ پر فرض ہے صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تو کیا آج اور ابھی فرض ہوئی ہے پہلے فرض نہیں تھی۔ بولو"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انسان گناہ گار ہے غلطی کر بیٹھتا ہے ویسے میں نے گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔

"چائے ٹھنڈی ہو جائے گی آپ پی لیں میں اور کپ لے آتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ لیکن عمران اسی طرح دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ موجود تھا۔ اس نے کپ میز پر رکھ دیا۔

"چلیئے آپ یہ گرم چائے پی لیجئے۔ یہ ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ میں لے جاتا ہوں"...... سلیمان نے کہا اور پہلے سے پڑا ہوا کپ اٹھا کر واپس مڑ گیا لیکن عمران کے ایکشن میں کوئی فرق نہ آیا وہ اسی طرح دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ساکت بیٹھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر کو بلاؤں صاحب۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"۔ سلیمان نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا تو سلیمان نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور عمران نے دیکھا کہ وہ واقعی ڈاکٹر صدیقی کے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ عمران نے جلدی سے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے تم جیتے میں ہارا۔ اب بتا دو کیا ہوا ہے خدا کے لئے بتا دو ورنہ میرا دماغ پھٹ جائے گا"...... عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"صاحب موت تو بہرحال آنی ہی ہے اس لئے زندگی کے جو لمحات ملتے ہیں انہیں ہنس کر گزار دیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے

اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے کسی نجومی سے میرا زائچہ بنوایا ہے کہ میں مرنے والا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نجومیوں پر اعتقاد نہیں رکھتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تو یہ کیا کسی درویش یا کسی سنیاسی نے بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر کیا ہوا ہے۔ کہاں سے تمہیں اطلاع مل گئی ہے کہ میں مرنے والا ہوں۔ کیا عزرائیل سے دوستی کر لی ہے تم نے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عزرائیل سے دوستی ہو یا دشمنی اس نے تو بہرحال وقت پر اپنا فرض انجام دینا ہی ہوتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا تمہیں الہام ہو گیا ہے"...... عمران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تو گناہ گار آدمی ہوں صاحب مجھے الہام کیسے ہو سکتا ہے"...... سلیمان نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا کیا میں خودکشی کر لوں گا یا کوئی دوسرا مجھے گولی مار دے گا یا مجھے ہارٹ اٹیک ہو گا یا میرے دماغ کی رگ پھٹے گی۔ آخر کیا ہو گا میرے ساتھ جس سے میں مر جاؤں گا"...... عمران نے ایک

دوسرے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم صاحب۔ ان باتوں کا پتہ تو کسی کے مرنے کے بعد ہی لگتا ہے کہ وہ کس طرح مرا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اور اس بات کا پتہ کس طرح لگتا ہے کہ فلاں شخص مرنے والا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آدمی بیمار ہو تو ڈاکٹر اندازہ لگا لیتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اور میں بیمار ہوں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں آپ ماشاءاللہ ہر لحاظ سے صحت مند ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"پھر کس طرح تم نے کہا ہے کہ میں مرنے والا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے صاحب۔ میں نے تو کہا ہے کہ موت تو بہرحال آنی ہے اور یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میں اماں بی کے پاس جا رہا ہوں اور اب اماں بی تم سے خود پوچھ لیں گی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"بڑی بیگم صاحبہ سے اپنے لئے دعا ضرور منگوا لیں۔ ماں کی دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ماں کی دعائیں سن کر گناہ معاف کر دے گا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے منگوا لوں گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے سے نکل کر گیلری میں سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ دروازے پر سٹیل کی فولادی چادر چڑھی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فلیٹ کا خصوصی حفاظتی نظام آن کر دیا گیا تھا۔

"یہ کیا مطلب۔ یہ خصوصی حفاظتی نظام کیوں آن کیا ہے"۔ عمران نے مڑ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ آپ اطمینان سے چائے پی سکیں اور کوئی آپ کو ڈسٹرب نہ کر سکے"...... باورچی خانے کی طرف جاتے ہوئے سلیمان نے مڑے بغیر جواب دیتے ہوئے کہا لیکن عمران تیزی سے واپس مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی تھی۔

"سلیمان"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ حفاظتی نظام کیوں آن کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فلیٹ کو میزائلوں سے تباہ ہونے سے بچانے کے لئے صاحب"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"کس نے تمہیں بتایا ہے کہ فلیٹ کو میزائلوں سے تباہ کیا جانے والا ہے اور کون کرے گا ایسا"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جوزف نے صاحب"...... سلیمان نے اس بار انتہائی شرافت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا موڈ سمجھتا تھا۔

"جوزف نے کب۔ میں تو کافی دیر سے یہاں ہوں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ لائبریری میں گئے تھے اس وقت جوزف کا فون آیا تھا اس نے بتایا کہ رانا ہاؤس پر میزائلوں سے حملہ کیا گیا لیکن وہاں حفاظتی نظام آن تھا اس لئے حملہ ناکام ہو گیا۔ جوزف نے ایک حملہ آور کو پکڑ لیا اور اس حملہ آور نے بتایا کہ اس کا تعلق ڈکٹر گروپ سے ہے اور ان کا باس گولڈن کلب کا رالف ہے۔ رالف نے پورے شہر میں اپنے آدمیوں کو پھیلا دیا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ علی عمران اور اس کے ساتھی حبشی کو جہاں بھی نظر آئے پے در پے حملے کر کے ہلاک کر دیا جائے اور رانا ہاؤس اور اس فلیٹ کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے۔ اس نے مجھے کہا کہ میں حفاظتی نظام آن کر دوں۔ چنانچہ میں نے حفاظتی نظام آن کر دیا"...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا اس بارے میں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ اب پورے شہر میں آپ کے قاتل پھیلے ہوئے ہیں اس لئے آپ کی جس قدر ممکن ہو سکے خدمت کر لوں پھر شاید موقع نہ ملے۔ اگر آپ کو پہلے بتا دیتا تو لامحالہ آپ نے چلے جانا تھا اور مجھے خدمت کا موقع نہ مل سکتا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ قاتل مجھے گولی مار دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"انسان اندھیرے کے تیر سے کہاں بچ سکتا ہے صاحب۔ ویسے میں نے طاہر صاحب کو بتا دیا تھا۔ اب تک یقیناً ان قاتلوں اور میزائل برداروں کو گرفتار کر لیا گیا ہو۔ بہرحال مجھے طاہر صاحب کی طرف سے فون کا انتظار تھا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"پھر تو مجھے اس ڈکٹر گروپ کا باقاعدہ شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے میرے تمام قرضے یکلخت ختم ہو چکے ہیں۔ میں خواہ مخواہ پریشان رہا۔ مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں خود ان کا بندوبست کراتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قرضہ تو ادائیگی کرنے سے ہی ختم ہوتا ہے صاحب"۔ سلیمان پھر پہلے والے موڈ میں آ گیا تھا۔

"ارے ابھی تم نے خود کہا ہے کہ میں نے قرضہ معاف کر دیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"قرضہ ختم ہونا اور بات ہوتی ہے صاحب اور معاف ہونا اور بات ہوتی ہے۔ معاف شدہ قرضے دوبارہ بھی وصول کئے جا سکتے ہیں جیسے آج کل حکومت کر رہی ہے البتہ ادا شدہ میرا مطلب ہے قرضہ ادائیگی کے بعد ختم ہو جائے تو پھر دوبارہ وصول نہیں کیا جا سکتا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"معاف سمجھو یا ختم بہرحال اب تم مجھ سے قرضہ مانگ نہیں سکتے"۔ عمران نے کہا۔

"اولاد کے قرضے والدین ہمیشہ چکاتے رہتے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ بڑے صاحب اور بڑی بیگم صاحبہ کا سایہ اللہ تعالیٰ قائم رکھے وہ ادا کر دیں گے"...... سلیمان نے کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ تم نے سلیمان کو فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آپ لائبریری میں مصروف تھے اس لئے میں نے اسے پیغام دے دیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس آدمی سے اور کیا معلوم ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"باس اس آدمی کا تعلق رالف اور وکٹر گروپ سے تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ وکٹر گروپ کے رالف نے ایک سو قاتلوں کو شہر میں پھیلا دیا ہے تاکہ آپ پر اور مجھ پر تابڑ توڑ حملے کئے جا سکیں اور ساتھ ہی آپ کے فلیٹ اور رانا ہاؤس پر بھی میزائلوں سے حملے کا حکم دیا گیا تھا لیکن مجھے پہلے سے اس بات کا خدشہ تھا اس لئے میں نے آپ کے جانے کے بعد حفاظتی نظام آن کر دیا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تمہیں مجھے بتانا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"سلیمان نے بتایا تھا کہ آپ لائبریری میں مصروف ہیں اور اس نے کہا تھا کہ وہ فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کر کے آپ کو بتا دے گا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس آدمی کا کیا ہوا جسے تم نے پکڑا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہلاک ہو گیا ہے"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ حفاظتی نظام آن رکھنا۔ میں پھر فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ سلیمان نے مجھے بتایا ہے کہ جوزف نے اسے کال کر کے حملے کی اطلاع دی تھی اور اس نے فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کر دیا تھا اور تمہیں فون کر دیا تھا۔ کیا کیا ہے تم نے

اب تک"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سلیمان کا فون ملنے کے بعد میں نے جولیا کو کال کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو آپ کے فلیٹ کی حفاظت کا کہہ دے اور اگر کوئی حملہ آور نظر آئے اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیا جائے۔ ابھی آپ کے فون کرنے سے چند لمحے پہلے جولیا کا فون آیا ہے کہ صفدر اور چوہان کو اس نے فلیٹ کی نگرانی کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ دو آدمیوں کو انہوں نے کور کر لیا ہے ان کے پاس میزائل گنیں تھیں اور ان دونوں آدمیوں کو وہ دانش منزل لے جا رہے ہیں۔ ابھی تک پہنچے نہیں ہیں لیکن عمران صاحب یہ کون لوگ ہیں جو اس طرح دھڑلے سے حملے کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ وہی سنیک کلرز والا سلسلہ ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ ان تھرڈ کلاس بدمعاشوں کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ میرا براہ راست اس تنظیم سے تعلق ہے اور میرے فلیٹ اور رانا ہاؤس کے بارے میں انہیں کس نے بتایا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"سلیمان نے مجھے بتایا تھا کہ جوزف نے فون کر کے اطلاع دی تھی اس لئے میں نے جولیا کو فون کرنے کے بعد جوزف کو فون کیا تھا۔ جوزف کسی گولڈن کلب کے رالف کا نام لے رہا تھا۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ سیکرٹ سروس کے ذریعے اس رالف کو اغوا کرا لیا جائے۔ لیکن پھر میں اس لئے خاموش ہو گیا کہ کہیں آپ اس معاملے

میں سیکرٹ سروس کی شمولیت کو پسند نہ کریں۔ اب آپ اجازت دیں تو میں اس رالف کو اغوا کرنے کا حکم دے دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں سیکرٹ سروس کو میں سنیک کلرز کے معاملے میں شامل نہیں کرنا چاہتا۔ جن دونوں کو صفدر اور چوہان دانش منزل پہنچائیں ان کو بھی گولی مار کر برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ ان سے میں اور جوزف خود ہی نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس نے چہرے پر مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔

" حفاظتی نظام آن رہنے دو اور تم عقبی راستے سے کوٹھی چلے جاؤ"۔ عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عقبی راستے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر اور جوانا سپیشل ہسپتال کے ایک کمرے میں بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔

" ڈاکٹر صدیقی سے کہو ٹائیگر کہ اب ہمیں چھٹی دے دے۔ مجھ سے اب مزید برداشت نہیں ہو رہا"...... جوانا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں خود تم سے زیادہ بے چین ہو رہا ہوں لیکن ڈاکٹر صدیقی بضد ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ باس عمران نے اسے خود حکم دیا ہے کہ جب تک ہم پوری طرح ٹھیک نہ ہو جائیں اس وقت تک ہمیں چھٹی نہ دی جائے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر میری ماسٹر سے بات کراؤ"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ دو ڈاکٹر اور دو نرسیں بھی تھیں۔

وہ راؤنڈ پر آیا تھا۔

" ڈاکٹر صاحب اب ہم پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہیں اب آپ پلیز ہمیں چھٹی دے دیں"...... جوانا نے ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ کو یہاں کوئی تکلیف ہے۔ اگر ایسا ہے تو مجھے بتائیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے معمول کی چیکنگ کرتے ہوئے کہا۔

" تکلیف تو نہیں ہے ڈاکٹر صاحب لیکن ہم اس طرح بے کار لیٹے لیٹے مرجانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں"...... جوانا کے بولنے سے پہلے ٹائیگر نے کہا۔

" ابھی عمران صاحب کا فون آیا تھا۔ وہ خود یہاں آ رہے ہیں"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا اور پھر چیکنگ کے بعد وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نرسیں اور ڈاکٹر بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر چلے گئے۔

" ماسٹر آئے تو میں اس سے کہہ کر ہر صورت میں چھٹی لے لوں گا"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ دونوں چونک کر اٹھنے لگے کیونکہ آنے والا عمران تھا۔

" ارے ارے لیٹے رہو"...... عمران نے انہیں اٹھتے دیکھ کر کہا۔

" نہیں ماسٹر اب ہم سے لیٹا نہیں جاتا۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب سے چھٹی کا کہا تو اس نے بتایا کہ آپ خود آ رہے ہیں۔ اب ہم بالکل

ٹھیک ہیں۔ آپ ہمیں یہاں سے چھٹی دلوا دیں"...... جوانا نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

" میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ ڈاکٹر صدیقی کو کہوں کہ اب تمہیں ایک ہفتے تک مزید یہاں رہنے اور تمہاری حفاظت کا خصوصی انتظام کیا جائے کیونکہ اس وقت پورے شہر میں سنیک کلرز کو ہلاک کرنے کے لئے قاتل پھیل چکے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے رانا ہاؤس اور میرے فلیٹ پر بھی میزائلوں سے حملے کئے ہیں۔ میں فلیٹ سے ماسک میک اپ کر کے نکلا تھا اور یہاں پہنچ کر میں نے ماسک اتارا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ کے فلیٹ پر اور رانا ہاؤس پر میزائلوں سے حملے کئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ یہ تھرڈ کلاس غنڈے ایسی جرأت کیسے کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ تم سے معلوم کر سکوں کہ وکٹر گروپ کا چیف وکٹر اور یہ رالف کون ہیں اور کہاں مل سکتے ہیں کیونکہ جوزف نے حملہ آوروں میں سے ایک کو پکڑ لیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ احکامات وکٹر گروپ کے رالف نے دیئے ہیں اور نہ صرف فلیٹ اور رانا ہاؤس کو میزائلوں سے تباہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے بلکہ شہر میں ایک سو کے قریب قاتلوں کو بھی پھیلا دیا گیا ہے تاکہ مجھ پر اور جوزف پر تابڑ توڑ قاتلانہ حملے کئے جا سکیں"...... عمران

نے کہا۔

" رالف تو گولڈن کلب کا مینجر ہے۔ وکٹر گروپ کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ منشیات کا دھندہ کرتا ہے لیکن ہم پر حملہ تو آپ نے بتایا تھا کہ راجو گروپ کے آدمیوں نے کیا تھا۔ راجو گروپ کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ زیر زمین دنیا کے تھرڈ کلاس غنڈوں پر مشتمل پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے اس وکٹر گروپ نے راجو گروپ کو ہائر کیا اور اب خود سامنے آگیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جوزف اور میں نے جا کر راجو گروپ کے نمبر ٹو کالے ناگ کو گھیرا تھا۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ اس گروپ کو سیٹھ راحت نے ہائر کیا تھا۔ سیٹھ راحت کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ ان دنوں ملک سے باہر ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا کہ جب وہ واپس آئے گا تو سنیک کلرز خود ہی اس سے نمٹ لیں گے لیکن اب اس وکٹر گروپ نے جو حرکت کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف منشیات کا دھندہ کرنے والا گروپ نہیں ہے۔ منشیات کا دھندہ کرنے والے اس طرح میزائلوں سے کھلے عام بلڈنگوں پر حملے نہیں کیا کرتے"۔ عمران نے کہا۔

" اس کا تو مطلب یہ ہے باس کہ سیٹھ راحت کا وکٹر گروپ سے تعلق نہیں ہے جبکہ لڑکی کو اغوا وکٹر گروپ نے کیا تھا اور اسے انہوں نے ہی سیٹھ راحت کی اس مخصوص کوٹھی پر پہنچایا تھا"۔

ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ سیٹھ راحت کو اس راجو گروپ پر زیادہ اعتماد ہو۔ بہر حال اب مجھے اس وکٹر کو پکڑنا ہے تاکہ اس سے معلوم کیا جا سکے کہ اس کا اصل دھندہ کیا ہے۔ ان میزائلوں کے حملوں سے تو لگتا ہے کہ وکٹر کا تعلق کسی غیر ملکی ایجنسی یا بڑی مجرم تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا۔

" ماسٹر آپ ہمیں یہاں سے چھٹی دلا دیں پھر ہم خود ہی اس وکٹر، رالف اور اس سیٹھ راحت سے نمٹ لیں گے"...... جوانا نے کہا۔

" نہیں۔ ان حملوں کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ اب یہ کیس صرف سنیک کلرز کا نہیں رہا"...... عمران نے کہا۔

" ماسٹر پلیز۔ آپ ہمیں چھٹی دلا دیں۔ پلیز"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایک شرط پر چھٹی مل سکتی ہے کہ تم مجھے بھی سنیک کلرز میں شامل کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو شامل کرنے کا کیا مطلب۔ آپ تو سنیک کلرز کے چیف ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے چیف بنا کر تمہیں کیا ملے گا۔ میں کہاں سے کیس کے اختتام پر تمہیں چیک دوں گا اس لئے چیف تم ہی رہو۔ مجھے تو بس کلرز میں شامل کر لو"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اسے سنیک کہہ رہا ہے اس لئے خود وہ

کلرز میں شامل ہو رہا ہے۔

"جیسے آپ کی مرضی ماسٹر۔ بہرحال آپ ہمیں یہاں سے چھٹی دلا دیں"...... جوانا نے کہا۔

"اوکے میں ڈاکٹر صدیقی سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوا۔

"آپ آگئے ہیں۔ میں آپ کے پاس ہی آ رہا تھا۔ جوانا اور ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا یہ کام کر سکیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ویسے تو اب یہ ٹھیک ہیں میں تو آپ کی وجہ سے انہیں چھٹی نہ دے رہا تھا کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ ابھی انہیں ایک ہفتہ یہاں مزید رکھوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت بے چین ہو رہے ہیں۔ اوکے میں اپنی سفارش واپس لیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ کے لباس دھل کر آچکے ہیں اور ساتھ ڈریسنگ روم کی الماری میں موجود ہیں۔ آپ وہ پہن سکتے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ ماسک میک اپ بھی کر لینا۔ میں ماسک میک اپ باکس اسی لئے ساتھ لے آیا ہوں اور پھر

ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں آجاؤ میں اس دوران ایک فون کر لوں"۔ عمران نے جیب سے ایک پتلا سا باکس نکال کر انہیں دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہسپتال کے گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے بھی میک اپ کر لیا تھا جبکہ ٹائیگر اور جوانا بھی میک اپ میں تھے۔

"باس آپ مجھے کسی بھی کلب کے سامنے ڈراپ کر دیں میں اس وکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہم گولڈن کلب جا رہے ہیں اس رالف کے پاس۔ اس سے وکٹر کے بارے میں معلوم ہو جائے گا اور اس رالف کے ذریعے اس کے آدمیوں کو بھی مشن آف کرنے کی کال دے دی جائے گی ورنہ یہ تھرڈ کلاس غنڈے واقعی ہمارے لئے دردسر بن جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہ کام میں کروں گا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے تم ہی سنیک کلرز کے چیف ہو۔ اس لئے یہ کام تم نے ہی کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا کی آنکھوں میں چمک آگئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار گولڈن کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور وہ تینوں کار سے نیچے اتر آئے۔

"یہ لوگ عام انداز میں اس رالف کے بارے میں نہیں بتائیں گے اس لئے آپ ہال میں بیٹھیں میں معلومات کر کے وہیں آ جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ان سے آگے چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور جوانا دونوں ہال میں داخل ہوئے تو ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا اور وہاں کا ماحول وہی تھرڈ کلاس غنڈوں کا ہی ماحول تھا۔

"آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا اور ایک طرف خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا ہونٹ بھینچے خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

"کیا چاہئے"...... ان دونوں کے بیٹھتے ہی ایک غنڈے نما ویٹر نے قریب آ کر بڑے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"ابھی ہمارا ایک ساتھی آ رہا ہے پھر آرڈر دیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو ویٹر نے برا سا منہ بنایا اور واپس چلا گیا۔

"ماسٹر کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ رانا ہاؤس چلے جائیں اور مجھے اور ٹائیگر کو یہاں چھوڑ جائیں۔ ہم اس رالف کو وہیں لے آئیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"تم پھر پہلے کی طرح قتل عام کرنا چاہتے ہو۔ اپنے آپ پر قابو رکھو جوانا۔ سنیک کلرز کے چیف ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہیں قتل و غارت کا لائسنس مل گیا ہے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ماسٹر یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر رحم کھایا جائے"۔ جوانا نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم ان پر رحم کھاؤ لیکن پورے ملک میں ایسے غنڈوں اور بدمعاشوں کی تعداد ہزاروں میں ہو گی اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اس انداز میں کارروائی کرو۔ ان چھوٹے چھوٹے غنڈوں سے لڑنے کی بجائے ان کے سرپرستوں کا سر کچلنا تمہارا اصل مقصد ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"یس ماسٹر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر انہیں اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

"پتہ چلا ہے اس کا"...... عمران نے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"یس باس لیکن اس وقت وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ راستان کلب میں ہے۔ وہاں منشیات کے سلسلے میں کسی سپلائی کے سلسلے میں پارٹی سے بات کرنے گیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ راستان کلب"...... عمران نے پوچھا۔

"رشید روڈ پر۔ ہوٹل میٹرو کے نیچے بنا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے پھر آؤ وہیں چلتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور

اس کے اٹھتے ہی جوانا اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کار میں سوار رشید روڈ کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

" اس راستان کلب میں پہنچنے کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یہ انتہائی خفیہ کلب ہے باس۔ یہاں صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح منشیات کے دھندے سے ہو اور وہاں لوگ اسے جانتے بھی ہوں ورنہ اس کا خفیہ راستہ کھولا ہی نہیں جاتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا تم کبھی گئے ہو اس کلب میں"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں باس۔ میں نے منشیات کے دھندے سے متعلق افراد سے کبھی واسطہ ہی نہیں رکھا کیونکہ یہ انتہائی گھٹیا درجے کے لوگ ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اور تم اعلیٰ درجے کے ہو۔ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس وہ بات نہیں جو آپ سوچ رہے ہیں۔ میں اس حلقے میں کام کرتا ہوں جہاں سے غیر ملکی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں"...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" تو پھر اس کلب میں پہنچنے کا کیا طریقہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اگر میں میک اپ کے بغیر ہوتا تو کوئی نہ کوئی چکر چلا لیتا لیکن

اب تو ظاہر ہے کوئی مجھے پہچانے گا بھی نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ماسٹر آپ بے فکر رہیں جوانا کے لئے راستے خود بخود کھل جایا کرتے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

" ٹھیک ہے اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ میں تو چاہتا تھا کہ حتی الوسع قتل و غارت سے بچا جائے لیکن یہ لوگ خود ہی اس کا موقع دے دیتے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر آپ ان لوگوں سے ہمدردی نہ کیا کریں۔ یہ لوگ ہمدردی کے قابل نہیں ہوتے۔ یہ شریف لوگوں پر اس قدر سفاکی سے ظلم کرتے ہیں کہ شاید کوئی آدمی اس کا تصور بھی نہ کر سکے"۔ جوانا نے کہا۔

" دراصل میں یہ چاہتا تھا کہ سنیک کلرز کے تحت صرف بڑے بڑے گرگوں کا سر کچلا جائے"...... عمران نے کہا۔

" باس یہ بڑے گرگے ان چھوٹے لوگوں کی پناہ میں رہتے ہیں اس لئے ان چھوٹے بدمعاشوں سے نمٹنا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے"...... اس بار ٹائیگر نے کہا۔

" پھر بھی میں اس طرح کھلے عام قتل و غارت پسند نہیں کرتا۔ تمہیں اپنا ہاتھ ہلکا رکھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ہوٹل میٹرو کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف موڑ دی۔

" باس پارکنگ کی بجائے دائیں ہاتھ کار موڑ دیں اور شمالی سائیڈ

سے ہو کر عقبی طرف کار لے چلیں۔ خفیہ راستہ ادھر سے ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ کار کو جب عقبی طرف لے گیا تو یہاں بھی ایک کھلی جگہ پر کئی کاریں موجود تھیں۔ کاروں کے ساتھ ہی ایک مشین گن سے مسلح آدمی بھی کھڑا تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور اس نے سر پر گول سیاہ رنگ کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ تھیں۔ وہ چہرے مہرے سے ہی کوئی خطرناک آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس کی نظریں عمران کی کار پر جیسے چپکی ہوئی تھیں۔ عمران نے جیسے ہی کار ان کاروں کے قریب جا کر روکی وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی ٹائیگر، جوانا اور عمران کار سے باہر آ چکے تھے۔

"کون ہو تم اور ادھر کیوں آئے ہو"...... اس آنے والے نے انتہائی کڑکدار اور جھٹکے دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھی دنیا کی حقیر ترین مخلوق ہوں لیکن دوسرے لمحے تھپڑ کی زوردار آواز سے ماحول گونج اٹھا اور وہ لمیم شحیم آدمی اچھل کر دو فٹ دور جا گرا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم سنئیک کلرز سے اس لہجے میں بات کرو بدی کی اولاد"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ تھپڑ بھی اس نے ہی اس آدمی کے چہرے پر رسید کیا تھا۔ نیچے گرتے ہی وہ آدمی چیختا ہوا اس طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی

جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اب آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کا بڑا سا چہرہ بھی پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور آنکھوں سے تو جیسے شعلے سے نکلنے لگے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھڑا ہو کر کوئی اقدام کرتا ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے وہ آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ اس بار اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن نکل کر دور جا گری تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا نے مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے مشین گن کا بٹ گھومتا ہوا پوری قوت سے اس اٹھتے ہوئے آدمی کے سر پر پڑا اور پچاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوتی چلی گئی۔ بالکل اس طرح جس طرح تربوز کو پتھر پر مارنے سے اس کے مختلف ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اس آدمی کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور اس کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران کار پر کہنی رکھے بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"اسے گھسیٹ کر کسی کار کے پیچھے ڈال دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جھک کر اس آدمی کی ٹانگ پکڑی اور اسے اس طرح گھسیٹتا ہوا ایک کار کے پیچھے لے گیا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی جانور کی لاش ہو جبکہ جوانا نے اب مشین گن کو نال کی بجائے بٹ سے پکڑ لیا تھا۔

"آؤ باس"...... ٹائیگر نے اس آدمی کی لاش گھسیٹ کر کار کے پیچھے لے جانے کے بعد واپس آکر کہا اور عمران اور جوانا اس کے پیچھے

ایک دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ یہ دروازہ فولاد کا تھا اور اس کے اندر ایک چوکور فریم تھا جس میں موٹی موٹی فولادی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔

" وکٹر گروپ"...... ٹائیگر نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے چیخ کر کہا تو دوسرے لمحے ایک چوکور ٹکڑے کے پیچھے لگے ہوئے اندھے شیشے کی پلیٹ ہٹ گئی اور ویسا ہی ایک چہرہ نظر آنے لگا جیسا کہ پارکنگ میں تھا اور جسے انہوں نے ہلاک کر دیا تھا۔

" دروازہ کھولو۔ باس رالف کو پیغام دینا ہے چیف وکٹر کا"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بھاگ جاؤ یہاں کوئی باس رالف نہیں ہے"...... اس بڑی بڑی مونچھوں والے نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اندھے شیشے کی پلیٹ دوبارہ سامنے آگئی۔

" مشین گن مجھے دو جوانا"...... عمران نے جوانا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو جوانا نے مشین گن اس کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے مشین گن کی نال اس فولادی دروازے کے ایک ابھرے ہوئے حصے پر رکھی اور مخصوص انداز میں اسے دبایا تو یہ ابھرا ہوا حصہ کسی ڈھکن کی طرح خودبخود سائیڈ پر ہو گیا۔ اب وہاں ایسا سوراخ نظر آنے لگ گیا جیسا دروازے میں چابی لگنے کا ہوتا ہے۔ عمران نے اس سوراخ پر نال رکھی اور ہاتھ کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے

گراری رگڑی جا رہی ہو۔ عمران نے فائرنگ بند کی اور پھر زور سے دروازے کو لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور دوسری طرف بند راہداری میں موجود دو قوی ہیکل آدمی جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

" اب تم سنبھالو میں نے دروازہ کھول دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن جوانا کی طرف اچھال دی۔

" آؤ باس"...... ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ایک آدمی کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن اس نے جھپٹ لی۔ جوانا اور عمران بھی اس کے پیچھے اندر آگئے۔ عمران نے بھاری دروازہ بند کر کے اس کے اوپر لگی ہوئی خصوصی ساخت کی چٹخنی چڑھا دی۔ چٹخنی چڑھاتے ہوئے اسے ایک لمحے میں محسوس ہو گیا تھا کہ چٹخنی زنگ آلود ہو چکی ہے۔ شاید اسے طویل عرصے سے استعمال ہی نہیں کیا گیا تھا۔ چٹخنی چڑھا کر وہ ٹائیگر اور جوانا کے پیچھے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن اس نے دوسری مشین گن نہ اٹھائی تھی اور خالی ہاتھ ہی بڑھ رہا تھا۔ راہداری جیسے ہی آگے جا کر مڑی سامنے ایک دیوار آ گئی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس دیوار میں کہیں کوئی معمولی سا رخنہ بھی نہ ہو۔

" اس دیوار کے بعد یقیناً کوئی ہال ہو گا جہاں ایک سے زائد مسلح افراد موجود ہوں گے"...... ٹائیگر نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ وہ رالف کہاں ہو گا۔ باقی آدمیوں کی بات چھوڑ دو"...... جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اس ہال کے آخر میں ایک راہداری نکلتی ہے جو اس کے خصوصی آفس کے دروازے پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس راہداری میں بھی لازماً مسلح افراد موجود ہوں گے اس لئے جیسے ہی دیوار ہٹے تم نے ہال میں موجود افراد کو سنبھالنا ہے جبکہ میں اس راہداری میں موجود آدمیوں کا خاتمہ کروں گا"...... ٹائیگر نے اندازے سے باقاعدہ پلان بتاتے ہوئے کہا۔

"اور میں گنتی کروں گا کہ کس نے کتنے مارے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کی جڑ میں ایک ابھری ہوئی جگہ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک سائیڈ پر غائب ہو گئی اور جوانا اور ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھے اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران ان کے پیچھے اس خالی جگہ کو کراس کر کے آگے بڑھا تو اس نے ٹائیگر کو فائرنگ کرتے ہوئے دوڑ کر راہداری کی طرف بڑھتے دیکھا جبکہ ہال میں چھ افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ ریٹ ریٹ کی آوازیں اور انسانی چیخیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔ جوانا بھی اب تیزی سے ٹائیگر کے پیچھے دوڑتا ہوا راہداری میں جا رہا تھا۔ پھر مشین گن کی آوازیں

سنائی دینی بند ہو گئیں۔ عمران سمجھ گیا کہ راہداری میں موجود مسلح افراد ختم ہو چکے ہوں گے۔ وہ سر ہلاتا ہوا راہداری میں گیا تو وہاں تین افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس چھوٹی راہداری کے آخر میں لکڑی کا دروازہ تھا لیکن دروازے کی ساخت ہی بتا رہی تھی کہ یہ جس کمرے کا دروازہ ہے وہ ساؤنڈ پروف انداز میں بنایا گیا ہے۔ دروازے کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"باس۔ رالف اندر موجود ہے اور ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم رالف کو پہچانتے ہو"...... عمران نے بند دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات ہی اس کی خاص پہچان ہیں۔ سنا ہے کہ وہ انتہائی مشہور لڑاکا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے دروازہ کھلتے ہی اس رالف کے علاوہ باقی سب کو ہلاک ہو جانا چاہئے۔ اس رالف سے انٹرویو میں خود لوں گا کیونکہ انٹرویو کا مجھے تم دونوں سے زیادہ تجربہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال دروازے پر موجود ہینڈل کے نیچے بنے ہوئے لاک کے سوراخ پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس نے زور سے

دروازے پر لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور
اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اچھل کر اندر داخل ہوا اور سائیڈ پر ہو گیا
تاکہ جوانا اندر داخل ہو سکے۔ اندر ایک بیضوی میز کے گرد آٹھ افراد
موجود تھے۔ وہ سب اس طرح دروازہ کھلنے پر جھٹکے سے اٹھے ہی تھے
کہ ٹائیگر اور جوانا کی مشین گنوں نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور
پلک جھپکنے میں سامنے اکیلی کرسی کے سامنے کھڑے قوی ہیکل آدمی
کے سوا سائیڈوں پر موجود ساتوں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری
طرح تڑپنے لگے۔

" خبردار اگر حرکت کی تو"...... ٹائیگر نے اس کھڑے ہوئے آدمی
کی دونوں سائیڈ پر اس انداز میں فائرنگ کرتے ہوئے کہا کہ گولیاں
اس کے جسم کی دونوں سائیڈوں سے بال برابر فاصلے سے نکلتی ہوئی
عقبی دیوار میں غائب ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی دوڑتا ہوا ٹائیگر
بجلی کی سی تیزی سے اس آدمی کی سائیڈ سے ہوتا ہوا عقب میں پہنچ گیا
جبکہ اسی دوران جوانا نے فرش پر تڑپتے ہوئے باقی افراد پر مشین گن
کا فائر جاری رکھا اور عمران دروازے کے درمیان اس انداز میں کھڑا
تھا جیسے بچے کسی دلچسپ تماشے سے محظوظ ہوتے ہیں۔ دوسرے لمحے
اس ساکت کھڑے آدمی کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے
بل سامنے میز پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کے ہاتھ
میں موجود مشین گن دوبارہ گھومی اور اس کا آہنی بٹ نیچے گر کر اٹھنے
کے لئے لاشعوری انداز میں سنبھلتے ہوئے اس آدمی کی کھوپڑی پر

دوبارہ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے
جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ پہلی ضرب
بھی ٹائیگر نے ہی اس کی کھوپڑی پر لگائی تھی۔ وہ شاید اس اچانک اور
غیر متوقع افتاد کی وجہ سے حیرت سے بت بنا رہ گیا تھا اور اس بے
پناہ حیرت کی وجہ سے ہی وہ مار کھا گیا تھا ورنہ جس انداز کا اس کا
قد وقامت اور جسم تھا وہ شاید اتنی آسانی سے مار نہ کھاتا۔

" گڈ۔ اب اسے اٹھا کر سائیڈ صوفے کی کرسی پر بٹھاؤ اور اس کی
ٹائی کھول کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھ دو"...... عمران
نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور جوانا نے مل کر اس کے
احکامات کی تعمیل کر دی۔

" تم دونوں باہر جا کر ان راستوں کی نگرانی کرو جدھر سے لوگ
اندر آ سکتے ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ بھی وہ کھیل کھیلا
جائے جو ہم نے ان کے ساتھ کھیلا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ
دونوں خاموشی سے دروازے کی طرف مڑ گئے جبکہ عمران نے پہلے
اس رالف کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر ایک ڈائری
کے علاوہ اس نے ایک مشین پسٹل اور ایک تیز دھار خنجر اس کی
جیبوں سے نکال لیا۔ اس نے خنجر اور مشین پسٹل بڑی میز پر رکھا اور
ڈائری کھول کر دیکھنا شروع کر دی۔ وہ جیسے جیسے ڈائری کے ورق
الٹاتا جا رہا تھا اس کی آنکھوں میں چمک بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے
سرسری انداز میں ڈائری دیکھ کر اسے اپنی جیب میں ڈالا اور پھر اس

نے دونوں ہاتھوں سے رالف کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب رالف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور پھر میز پر پڑا ہوا خنجر اٹھا کر اس نے ایک کرسی گھسیٹی اور رالف کے سامنے اسے رکھ کر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد رالف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اپنے دونوں پیر اس کے دونوں پیروں پر رکھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں ہاتھ بھی اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ اٹھ نہ سکا۔

" کک۔ کک۔ کون ہو تم اور یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم "۔ رالف نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام رالف ہے اور تم وکٹر گروپ کے آدمی ہو اور تم نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے اور عمران کا فلیٹ اور اس کے ساتھیوں کی عمارت رانا ہاؤس میزائلوں سے تباہ کرنے کا حکم دیا تھا"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو"....... رالف نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی خاصے مضبوط اعصاب کا مالک تھا کہ اس نے اس قدر جلد اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

" میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں

جواب دیا تو رالف کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے "....... رالف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب تعارف مکمل ہو گیا ہے اس لئے جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کون سا سوال۔ سنو تم یہاں سے زندہ باہر نہ جا سکو گے"۔ رالف نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے اچانک چیخ نکلی۔ عمران کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور رالف کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ ابھی رالف کے حلق سے نکلنے والی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور رالف کے حلق سے پہلے سے زیادہ زور دار چیخ نکلی۔ اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔

" اب تم سب کچھ بتا دو گے"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ موڑ کر خون آلود خنجر میز پر رکھ دیا۔

" یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"....... رالف نے سر کو بار بار اور مسلسل جھٹکتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سر پکڑ لیا۔ دوسرے لمحے اس کے دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر

پڑا تو رالف کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح کو کوڑے مارے جا رہے ہوں۔

"بولو جواب دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں جانتا"...... رالف نے جواب دیا تو عمران نے ایک اور ضرب لگائی اور اس بار رالف کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ چہرہ پسینے میں ڈوب گیا اور اس نے چیخ مارنے کے لئے منہ کھولا لیکن چیخ اس کے حلق سے نہ نکل سکی اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"اب بولو ورنہ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں پلیز مت مارو۔ یہ کیسا خوفناک عذاب ہے"...... رالف نے بڑی مشکل سے سانس لیتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"بولو سب کچھ بولو ورنہ اس ضرب کے بعد تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ بولو تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر بھی جا سکتا ہوں۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے یہ حکم دیا تھا۔ میں نے اپنے چیف وکٹر کے کہنے پر حکم دیا تھا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس رانا ہاؤس پر میزائلوں سے حملہ ہوا لیکن اس کا کچھ نہیں بگڑا بلکہ میرا ایک آدمی بھی غائب ہو گیا۔ اس طرح تمہارے فلیٹ پر جانے والے دو آدمی بھی غائب ہو گئے"۔

رالف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اور کتنے آدمی تم نے شہر میں اس کام کے لئے چھوڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک سو آدمی ہیں ایک سو۔ ساری سڑکوں پر ساری جگہوں پر۔ چیف وکٹر نے یہی حکم دیا تھا"...... رالف نے جواب دیا۔

"یہ وکٹر کہاں رہتا ہے۔ کہاں بیٹھتا ہے۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وکٹر کارپوریشن کے نام سے اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا دفتر ہے۔ وکٹر ہاؤس میں آصف جاہ روڈ پر۔ وہ اس کا مالک ہے۔ اس کی رہائش گاہ بھی وہیں ہے لیکن اپنی مرضی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتا"...... رالف نے جواب دیا۔

"کیا اس لڑکی کو سیٹھ راحت کے لئے وکٹر کے کہنے پر اغوا کیا گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہر ہفتے اسے نئی لڑکی چاہئے ہوتی ہے جس کا بندوبست ہم کرتے ہیں"...... رالف نے جواب دیا۔

"کیوں تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... عمران ے پوچھا۔

"اس نے وکٹر کے کاروبار میں سرمایہ لگایا ہے۔ گولڈن کلب اور ایسے کئی کلب اس کی ملکیت ہیں لیکن وہ خود اس سارے دھندے سے علیحدہ رہتا ہے اسے ہمارے پورے گروپ کی آمدنی سے باقاعدہ حصہ ملتا ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وکٹر کا حلیہ کیا ہے"....... عمران نے پوچھا تو رالف نے حلیہ بتا دیا۔

"اس کا خاص فون نمبر بتاؤ جس سے اس سے براہ راست بات ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اس کی سیکرٹری کے ذریعے بات ہوتی ہے لیکن وہ سب کی آواز پہچانتی ہے۔ اجنبی آواز پر جواب دے دیتی ہے کہ باس ملک سے باہر ہیں"....... رالف نے جواب دیا۔ اب وہ بڑے سیدھے انداز میں جواب دے رہا تھا۔

"اگر تمہیں اپنے ان سو آدمیوں کو حکم دینا پڑے تو تم کس کو آرڈر دو گے۔ کون انچارج ہے"....... عمران نے کہا۔

"رچرڈسن شائن ہوٹل کا مینجر رچرڈ۔ وہ میرے سارے گروپ کو کنٹرول کرتا ہے"....... رالف نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"....... عمران نے کہا تو رالف نے فون نمبر بتا دیا۔

"اب سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو رچرڈ سے کہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کے احکامات واپس لے لئے گئے ہیں اس لئے وہ اپنے سب ساتھیوں کو واپس بلا لے"....... عمران نے کہا۔

"وہ وکٹر کا خاص آدمی ہے۔ وہ وکٹر سے پوچھ لے گا اور پھر وکٹر مجھے زندہ نہ چھوڑے گا"....... رالف نے کہا۔

"کیا وکٹر اس سے براہ راست بات کرتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں وہ اس کا خاص آدمی ہے۔ اسے تمام رپورٹیں دیتا ہے"۔ رالف نے جواب دیا۔

"تم وکٹر سے کس نمبر پر بات کرتے ہو"....... عمران نے پوچھا تو اس نے نمبر بتا دیا۔

"تو سنو۔ میں نمبر ملاتا ہوں تم وکٹر سے بات کرو اور اسے بتاؤ کہ حملے جاری ہیں"....... عمران نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران مڑا اور اس نے بڑی میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو رالف نے وکٹر کے بتائے تھے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر فون کو کنارے پر رکھ کر اس نے رسیور کھینچ کر صوفے پر موجود رالف کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس وکٹر ہاوس"....... رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دیتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں چیف سے بات کراؤ"....... رالف نے کہا۔

"یس ہولڈ کرو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

" رالف بول رہا ہوں چیف "...... رالف نے کہا۔
" یس کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔
" میں نے رپورٹ دینے کے لئے کال کی ہے چیف۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام ہو رہا ہے لیکن باس اس رانا ہاؤس پر میزائل فائر کئے گئے لیکن کوئی میزائل نہیں پھٹا۔ اسی طرح اس عمران کے فلیٹ پر حملہ بھی ناکام ہو گیا ہے۔ وہاں پراسرار طور پر اچانک ہمارے آدمیوں پر فائرنگ ہوئی اور وہ مارے گئے "۔ رالف نے کہا۔
" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ رانا ہاؤس اس سیکرٹ سروس کا اڈا ہے اور عمران کے فلیٹ کے گرد بھی کوئی خاص حفاظتی نظام ہو گا۔ بہرحال شہر میں جہاں وہ نظر آئیں انہیں اڑا دو میں ہر صورت میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت چاہتا ہوں "...... وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
" یس چیف "...... رالف نے کہا۔
" اوکے جیسے ہی وہ ختم ہوں مجھے فوراً رپورٹ دینا "...... وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر رسیور رالف کے کان سے ہٹا کر اس نے کریڈل پر رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اس کا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

" یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم نے تو مجھے زندہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا "...... رالف نے مشین پسٹل کا رخ اپنی طرف ہوتے دیکھ کر کہا۔
" تم انسان نہیں ہو معاشرے کے لئے زہریلے سانپ ہو۔ تمہیں زندہ چھوڑنا شریف لوگوں پر ظلم کرنا ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں رالف کے چوڑے سینے میں یکے بعد دیگرے پیوست ہوتی چلی گئیں۔ اس کا جسم چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔
" باس "...... اسی لمحے ٹائیگر دروازے پر نمودار ہوا۔ وہ شاید فائرنگ کی آواز سن کر آیا تھا۔
" اس کے ہاتھ کھول دو "...... عمران نے مشین پسٹل واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے رچرڈ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" سن شائن ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔
" وکٹر بول رہا ہوں "...... عمران نے وکٹر کے لہجے میں کہا۔
" یس۔ یس سر۔ یس سر "...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
" ہیلو چیف میں رچرڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" رچرڈ رالف راشان کلب میں مصروف ہے اس لئے میں نے تمہیں براہ راست کال کیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تمام حملے روک دو اور اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو کیونکہ ان سے ہمارا معاہدہ ہو گیا ہے"...... عمران نے وکٹر کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے جواب دیا۔

" فوری احکامات دے دو۔ فوری"...... عمران نے کہا۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" فاسٹر کا فون ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری نے جواب دیا۔

" اچھا بات کراؤ"...... وکٹر نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

" ہیلو وکٹر میں فاسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد فاسٹر کی آواز سنائی دی۔

" بولو۔ کیا بات ہے"...... وکٹر کا لہجہ اسی طرح ناخوشگوار تھا۔

" تمہیں اپنے نمبر ٹو رالف کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے"۔ دوسری طرف سے فاسٹر نے کہا تو وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ رالف کی ہلاکت۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... وکٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اطلاع نہیں ملی۔ رالف راسٹان کلب میں منشیات کی سپلائی کے سلسلے میں اپنے گروپ کے مین آدمیوں کے ساتھ میٹنگ کر رہا تھا۔ اس مین سپلائرز میں ایک آدمی راجر بھی تھا۔ راجر سے مجھے ذاتی کام تھا۔ اس نے مجھے فون کیا تھا کہ وہ یہ میٹنگ اٹنڈ کر کے میرے پاس آئے گا لیکن جب اس کے دیئے ہوئے وقت سے زیادہ وقت گزر گیا تو میں نے راسٹان کلب کے خصوصی فون پر کال کی تو وہاں سے کال اٹنڈ نہ کی گئی جس پر میں نے اوپر موجود ہوٹل میں کال کی اور وہاں اپنے ایک آدمی کو کہا کہ وہ ذاتی طور پر جا کر راجر سے بات کرے اور پھر مجھے بتائے کہ وہ کب فارغ ہو رہا ہے تاکہ میں اپنا آئندہ کا پروگرام اس کے مطابق تیار کر سکوں۔ یہ آدمی جب کلب کے عقبی دروازے پر پہنچا تو اس نے وہاں پارکنگ میں ایک کار کے پیچھے پارکنگ کے چوکیدار کی لاش دیکھی۔ اس کے سر پر کوئی وزنی چیز مار کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ عقبی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور اس کے مخصوص تالے پر فائرنگ کی گئی تھی۔ وہ اندر گیا تو راہداری میں محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ پھر حفاظتی ہال میں بھی چھ لاشیں اسے نظر آئیں اور کلب کے مخصوص میٹنگ ہال کی راہداری میں بھی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اندر گیا تو وہاں راجر سمیت سات افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ رالف بھی لاش میں تبدیل ہو چکا تھا البتہ اس کی لاش ایک صوفے کی کرسی پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے

دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ مسخ تھا اور اسے دل پر گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ میز پر ایک خون آلود خنجر اور ایک مشین پسٹل بھی موجود تھا۔ اس نے مجھے اطلاع دی تو میں ساری بات سمجھ گیا کہ یہ واردات عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہے کیونکہ نتھنے کاٹ کر پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضربیں لگا کر سب کچھ معلوم کر لینا عمران کا مخصوص حربہ ہے اور اس حربے کے حوالے سے اسے پوری دنیا میں جانا جاتا ہے اور یقیناً رالف سے انہوں نے تمہارے متعلق بھی معلومات حاصل کی ہوں گی اور میرا تو خیال تھا کہ وہ اب تم تک پہنچ بھی چکے ہوں گے لیکن یہ بہرحال تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ ابھی تم تک نہیں پہنچے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم فوراً انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ یا کسی ایسی جگہ چلے جاؤ جس کے بارے میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو ورنہ یہ عمران قیامت بن کر تم پر ٹوٹ پڑے گا"...... فاسٹر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ ویری بیڈ لیکن اس طرح میں کب تک چھپا رہوں گا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو رالف نے مجھے رپورٹ دی ہے۔ مجھے تو اب تک تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا"...... وکٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بہرحال میرا فرض تھا کہ تمہیں آگاہ کر دوں آگے. تمہاری مرضی"۔ دوسری طرف سے فاسٹر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو وکٹر نے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر

دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"رچرڈ سے بات کراؤ فوراً"...... وکٹر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ اسے ہلاک ہونا چاہئے ہر صورت میں"...... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وکٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... وکٹر نے کہا۔

"رچرڈ سے بات کریں"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رچرڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت رالف نے تمہارے ذمہ لگائی تھی۔ کیا ہوا ہے اب تک"...... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف آپ نے خود ہی ابھی مجھے فون کر کے حکم دیا تھا کہ ان کے ساتھ آپ کی صلح ہو گئی ہے اس لئے میں اپنے آدمی فوراً واپس بلا لوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں تمام آدمیوں کو

فوری واپسی کا آرڈر دے دیا تھا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو نانسنس۔ میں نے کب تمہیں کال کیا ہے اور میں کیوں براہ راست تمہیں کال کرتا"...... وکٹر نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف آپ نے ابھی آدھا گھنٹہ پہلے فون کیا تھا۔ میں آپ کی آواز نہ پہچانوں گا تو کس کی پہچانوں گا۔ آپ نے کہا تھا کہ چونکہ باس رالف راستان کلب میں مصروف ہیں اس لئے آپ مجھے براہ راست حکم دے رہے ہیں"...... دوسری طرف سے رچرڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ لوگ اس قدر شاطر ہیں۔ ٹھیک ہے اب میں خود ہی ان سے نمٹ لوں گا"...... وکٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں پہنچ کر تم سے رابطہ کروں گا اور احکامات دوں گا"...... وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر تیزی سے کرسی سے اٹھا اور اسی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے بلڈنگ کے عقبی خفیہ راستے سے نکل کر سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے

بڑھتی چلی گئی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس کی کار ایک نو
تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہو گئی۔ وکٹر نے تین بار مخصوص انداز
میں ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر آ گیا۔
" پھاٹک کھولو فضلو"...... وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو آنے
والے نے جلدی سے سلام کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے واپس چلا
گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور وکٹر کار اندر لے گیا۔ اس نے
کار وسیع و عریض پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے برآمدے
میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت آدمی باہر آ گیا۔ اس کا
جسم انتہائی فولادی انداز کا تھا۔ گردن موٹی تھی اور سر پر چھوٹے
چھوٹے بال تھے۔ پیشانی بے حد تنگ تھی البتہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں
میں تیز شیطانی چمک تھی۔ اس نے جینز کی پتلون اور اس پر سرخ
رنگ کی ہاف آستین کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ
انداز میں وکٹر کو سلام کیا۔
" راوش میں یہاں تمہارے لئے آیا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ "۔ وکٹر
نے اس سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے چلتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا
برآمدے میں پہنچا اور پھر راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے سے ہال
نما کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ
کوٹھی وکٹر نے اپنی عیاشی کی غرض سے بنوائی ہوئی تھی اور وہ یہاں
اس وقت آتا تھا جب اس کا موڈ عیاشی کا ہوتا تھا۔ راوش ایکریمیا کا تھا
اور وکٹر اسے ایکریمیا سے یہاں خصوصی طور پر لایا تھا۔ وکٹر تو کبھی

کبھار ہی اس کوٹھی کا رخ کرتا تھا جبکہ راوش یہاں مستقل رہتا تھا
اور یہاں راوش کو دنیا کی ہر نعمت میسر تھی۔ اسے مکمل آزادی تھی
کہ وہ جو چاہے کرے۔ وکٹر نے کبھی اس کی مصروفیات میں مداخلت
نہ کی تھی۔ یہاں کا سیف ہر وقت بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں
سے بھرا رہتا تھا اور راوش کو پورا اختیار تھا کہ وہ جس قدر چاہے اور
جس طرح چاہے خرچ کرے۔ راوش کے ساتھ یہاں صرف ایک
ملازم فضلو رہتا تھا۔ یہ فضلو بھی بہترین لڑاکا تھا لیکن بہرحال اس کا
راوش سے کوئی مقابلہ نہ تھا جبکہ راوش ایکریمیا کا مارشل کنگ کہلاتا
تھا۔ اس کے علاوہ اس کے جسم میں قدرتی طور پر اس قدر طاقت تھی
اور اس کا جسم اس قدر سخت اور فولادی تھا کہ شاید ریوالور کی گولی
بھی اس میں نہ گھس سکتی تھی۔
" بیٹھو راوش "...... وکٹر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے سامنے
موجود ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
" یس باس "...... راوش نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے
لہجے میں حیرت تھی۔
" کیا تم ایک سیکرٹ ایجنٹ کی گردن توڑ سکتے ہو "...... وکٹر نے
کہا تو راوش بے اختیار چونک پڑا۔
" سیکرٹ ایجنٹ کا کیا مطلب ہوا باس۔ کیا یہ کسی وحشی سانڈ کا
نام ہے "...... راوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور وکٹر بے
اختیار ہنس پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ راوش انتہائی موٹے دماغ کا آدمی

ہے اس لئے اسے سیکرٹ ایجنٹ کا مطلب سرے سے معلوم ہی نہ ہو گا۔

"سنو۔ حکومت چند ایسے آدمیوں کا انتخاب کرتی ہے جو انتہائی مضبوط جسم اور بہترین ذہنوں کے مالک ہوتے ہیں۔ پھر انہیں مارشل آرٹ، نشانہ بازی اور ایسے ہی مختلف فنون کی انتہائی سخت ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جب وہ پوری طرح تیار ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں دوسرے ملکوں کے سیکرٹ ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجتی ہے اس لئے سیکرٹ ایجنٹ وہ ہوتا ہے جو مارشل آرٹ اور ایسے ہی دوسرے فنون میں انتہائی مہارت رکھتا ہے"...... وکٹر نے اپنے طور پر سیکرٹ ایجنٹ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس یہ تو پھر بھی انسان ہی ہے۔ اگر یہ وحشی سانڈ بھی کیوں نہ ہوتا تو راوش اس کی گردن توڑ دیتا۔ آپ حکم دیں"...... راوش نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے باس نے اس کے سامنے کسی انسان کی تعریف کر کے اس کی توہین کی ہو لیکن وہ باس کے احترام کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکتا ہو۔

"یہاں ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے علی عمران۔ جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ انتہائی بہترین لڑاکا اور انتہائی ذہین آدمی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے سامنے اس کی ہڈیاں توڑو"...... وکٹر نے کہا۔

"وہ کہاں ہے اس وقت"...... راوش نے بے چین سے لہجے میں

کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں پہنچ جائے"...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نجانے کب آئے گا۔ آپ اسے بلوا لیں پھر دیکھیں کہ راوش کیا کرتا ہے"...... راوش نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے تم باہر جاؤ اور فضلو کو میرے پاس بھیج دو"...... وکٹر نے کہا تو راوش اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھولنے والا لحیم شحیم آدمی جس کا نام فضلو تھا اندر داخل ہوا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"فضلو میں چند آدمیوں کو یہاں بلوانا چاہتا ہوں۔ یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں اور یہ حکومتی لوگ ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا راوش کے ہاتھوں خاتمہ کرا دوں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں آکر اندر آنے سے پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اس لئے تم نے اس وقت تک تہہ خانے میں رہنا ہے۔ جب تک میں تمہیں دوسرے احکامات نہ دوں اور تم نے تہہ خانے میں موجود تمام مشینوں کو آن کر دینا ہے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ یا کوئی آدمی تمہیں اس کوٹھی کے گرد نظر آئے تم نے انہیں چیک کرنا ہے۔ اگر وہ اندر کوئی گیس فائر کریں تو تم نے اس کا توڑ کرنا ہے اور پھر جب یہ لوگ اندر داخل ہوں تو تم نے

انہیں بے ہوش کر کے اس کمرے میں پہنچانا ہے البتہ جب یہ لوگ مشین پر نظر آئیں تو تم نے مجھے اور راوش کو زیرو کاشن دینا ہے۔ ہم فوری طور پر سپیشل روم میں چلے جائیں گے۔ پھر تمہارا دوبارہ کاشن ملنے پر ہم یہاں آئیں گے لیکن تم نے اس وقت تک تہہ خانے میں رہنا ہے جب تک میں تمہیں خصوصی احکامات نہ دوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ دو گروپوں کی صورت میں آئیں"...... وکٹر نے تفصیل سے فضلو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں باس اور آپ بے فکر رہیں سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا"...... فضلو نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں کہا۔ وکٹر نے اس کوٹھی کے نیچے تہہ خانے میں ایسی مشینری نصب کر رکھی تھی جس سے نہ صرف کوٹھی کے اندر بلکہ کوٹھی کے باہر چاروں طرف چار پانچ سو گز کے فاصلے پر ریز کی مدد سے چیکنگ ہو سکتی تھی اور اس کوٹھی کے اندر ایسے حفاظتی نظام موجود تھے کہ جس کی مدد سے چند افراد تو کیا پوری فوج کو بے ہوش یا ہلاک کیا جا سکتا تھا اور راوش چونکہ ذہنی طور پر کند تھا جبکہ فضلو ذہنی طور پر انتہائی تیز آدمی تھا اس لئے وکٹر نے اس فضلو کو اس مشینری کو آپریٹ کرنے کی باقاعدہ تربیت دلائی تھی اور اس پوری مشینری کو یہ فضلو انتہائی مہارت سے آپریٹ کر لیتا تھا۔

"میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ میں نے حملہ آوروں کو بے ہوش کرنے کا کہا ہے کہیں تم جذبات میں انہیں ہلاک نہ کر

دینا"...... وکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ انہیں راوش کے ہاتھوں مروانا چاہتے ہیں"...... فضلو نے کہا۔

"ہاں اس لئے کہ میں پہلے ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ کس کے کہنے پر ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں تاکہ ان کی موت کے بعد میں ان لوگوں کو بھی عبرتناک انجام تک پہنچا سکوں"...... وکٹر نے کہا اور فضلو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اوکے۔ اب تم تہہ خانے میں جاؤ لیکن اس سے پہلے اس موٹے دماغ کے راوش کو بھی سب کچھ سمجھا دینا"...... وکٹر نے کہا اور فضلو سرہلاتا ہوا اٹھا اور پھر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد وکٹر نے سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وکٹر ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وکٹر بول رہا ہوں"...... وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں سپیشل پوائنٹ پر پہنچ چکا ہوں۔ میرے چند دشمنوں نے تمہارے پاس پہنچنا ہے وہ اگر تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو انہیں تم نے بتا دینا ہے کہ میں سپیشل پوائنٹ پر ہوں اور انہیں

پوری تفصیل بتا دینا کہ سپیشل پوائنٹ کہاں ہے اور پھر مجھے اطلاع دے دینا"...... وکٹر نے کہا۔

"چیف ابھی تھوڑی دیر پہلے باس رالف کی کال آئی تھی۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ آپ سپیشل پوائنٹ پر گئے ہیں تو باس رالف نے مجھ سے سپیشل پوائنٹ کے بارے میں تفصیل پوچھنی چاہی لیکن چونکہ آپ کا حکم نہ تھا اس لئے میں نے بتانے سے انکار کر دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جو رالف کی آواز میں بات کر رہے ہوں گے"...... وکٹر نے کہا۔

"نہیں چیف باس رالف کی آواز میں پہچانتی ہوں"...... سیکرٹری نے کہا۔

"نانسنس رالف ہلاک ہو چکا ہے اور مردے نہیں بولا کرتے۔ اب اگر رالف کا فون آئے تو اسے سپیشل پوائنٹ کا بتا دینا اور پھر مجھے فون کر دینا"...... وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے اس طرح چونک کر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے اسے اچانک کسی بات کا خیال آ گیا ہو۔ اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیو بیوٹی ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"وکٹر بول رہا ہوں۔ جیریکو سے بات کراؤ"...... وکٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف میں جیریکو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"جیریکو تمہیں رالف کے بارے میں اطلاع ملی ہے یا نہیں"۔ وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ باس رالف کو راستان کلب میں اس کے سارے محافظوں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے اور چیف ابھی آپ کی کال آنے سے چند لمحے پہلے رچرڈ کے بارے میں بھی اطلاع ملی ہے کہ اس کے ہوٹل میں بے پناہ قتل و غارت ہوئی ہے اور رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... جیریکو نے کہا تو وکٹر کا چہرہ غصے کی شدت سے بے اختیار مسخ ہو گیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ لوگ اب حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اب انہیں عبرت ناک موت مارنا ضروری ہو گیا ہے"...... وکٹر نے سانپ کے سے انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ چیف"...... دوسری طرف سے جیریکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقامی طور پر ایک تنظیم بنائی گئی ہے جس کا نام سنیک کلرز ہے۔ اس تنظیم کا سربراہ ایک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران ہے۔ اس

کے دو حبشی ساتھی اور ایک مقامی غنڈہ ٹائیگر رکن ہیں۔ یہ لوگ ہمارے گروپ کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کیا دھرا ان کا ہے"۔ وکٹر نے کہا۔

"اوہ تو یہ سنیک کلرز ہیں۔ چیف ان کی شہرت تو یہاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ سب لوگ ان سے انتہائی خوفزدہ ہیں۔ میری سمجھ میں نہ آیا تھا کہ اچانک یہ کون لوگ سامنے آئے ہیں۔ اب آپ نے تفصیل بتائی ہے لیکن یہ ہمارے خلاف کیوں کام کر رہے ہیں چیف"...... جیریکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میں نے انہیں مارنے سے پہلے معلوم کرنی ہے۔ بہرحال اب میرا حکم سن لو۔ اب رالف کی جگہ تم گروپ کے انچارج ہو اور رچرڈ کی جگہ تم اپنی مرضی سے کوئی آدمی تعینات کر دو۔ گروپ کا تمام کام اسی طرح ہونا چاہئے جیسا کہ رالف کے وقت ہو رہا تھا"...... وکٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لیکن سنو تم نے سنیک کلرز کے خلاف اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کرنی جب تک میں تمہیں خصوصی طور پر اس کے احکامات نہ دوں"...... وکٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے میں تمہارے آرڈر کرا دیتا ہوں"...... وکٹر نے کہا اور

کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر اپنی سیکرٹری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ اسے حکم دے سکے کہ وہ تمام سنٹرز اور پوائنٹس پر سرکلر بھجوا دے کہ اب رالف کی جگہ جیریکو نے لے لی ہے۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ کار کی عقبی سیٹ پر ٹائیگر موجود تھا۔ یہ تینوں راشان کلب سے نکل کر سیدھے رچرڈ کے ہوٹل پہنچے تھے اور پھر وہاں اچھی خاصی قتل و غارت کے بعد انہوں نے رچرڈ کا بھی خاتمہ کر دیا۔ عمران کے نقطہ نظر سے رچرڈ کا فوری خاتمہ اس لئے ضروری تھا کہ کہیں رچرڈ رالف کی ہلاکت کی خبر سن کر وکٹر کو فون نہ کر دے اور پھر اسے معلوم ہو جائے کہ اسے وکٹر نے آرڈر نہیں دیا تھا اس طرح وہ پھر بدمعاشوں اور قاتلوں کو ان کے خلاف حرکت میں لا سکتا تھا۔ رچرڈ کے آفس سے عمران نے رالف کی آواز اور لہجے میں وکٹر ہاؤس کال کر کے وکٹر سے بات کرنی چاہی۔ وہ یہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ وکٹر وہاں موجود ہے یا نہیں لیکن وہاں موجود وکٹر کی سیکرٹری نے اسے بتایا کہ

وکٹر کسی سپیشل پوائنٹ پر چلا گیا اور جب عمران نے اس سپیشل پوائنٹ کے بارے میں پوچھا تو اس سیکرٹری نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا جس پر عمران نے اس وکٹر ہاؤس پر فوری ریڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ اس سیکرٹری سے اس سپیشل پوائنٹ کا پتہ معلوم کر کے وہاں ریڈ کیا جائے اور اس وکٹر کا خاتمہ کرنے کے بعد اس سیٹھ راحت کا خاتمہ کر کے اس لڑکی کے اغوا والے کیس کو اختتام تک پہنچایا جائے۔ اس وقت ان کی کار وکٹر ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" باس اس وکٹر کے اس طرح اچانک کسی سپیشل پوائنٹ پر جانے کا مطلب ہے کہ اسے ہمارے بارے میں اطلاعات مل چکی ہیں "...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں تمہارا اندازہ درست ہے اور یہ بات بھی اب اس سے معلوم کرنی ہے کہ اسے میرے متعلق تفصیل کس نے بتائی ہے کیونکہ رانا ہاؤس اور میرے فلیٹ پر میزائلوں سے حملوں کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ میرے بارے میں فیڈ کیا گیا ہے اور لازماً یہ یہاں کے کسی ایسے آدمی کا کام ہے جس کا تعلق کسی بین الاقوامی سرکاری یا مجرم تنظیم سے ہی ہو سکتا ہے "...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار وکٹر ہاؤس کی لمبی چوڑی عمارت کے سامنے پہنچ گئی۔ باہر وکٹر کارپوریشن کا جہازی سائز کا نیون سائن بورڈ موجود تھا اور اندر باقاعدہ پارکنگ بنی ہوئی تھی اور

کاروباری لوگ آجا رہے تھے۔

" کار اندر پارکنگ میں روک لو اور سنو یہ کاروباری آفس ہے یہاں فائرنگ نہیں کرنی ورنہ بے گناہ لوگ بھی مارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یس ماسٹر"...... اس بار جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہوئے۔ ایک طرف باقاعدہ استقبالیہ کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

" یس سر"...... عمران جیسے ہی اس کاؤنٹر پر پہنچ کر رکا اس لڑکی نے چونک کر پوچھا لیکن اس کی آواز سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ سیکرٹری کے طور پر فون پر جواب دینے والی یہ لڑکی نہیں ہے۔

" وکٹر صاحب کی خصوصی سیکرٹری سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" مس مارتھا۔ لیکن وہ تو چھٹی کر کے جا چکی ہیں"...... لڑکی نے چونک کر جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ وہ یہاں نہیں رہتیں"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ مس مارتھا یہاں نہیں رہتیں وہ تو شان پلازہ میں رہتی ہیں۔ ویسے وہ رات گئے تک یہاں کام کرتی ہیں لیکن

چیئرمین صاحب چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے وہ جلدی چھٹی کر کے چلی گئی ہیں"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ ہم کل آجائیں گے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" آؤ اب ہمیں شان پلازہ جانا ہے"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہ پلازہ کہاں ہے ماسٹر"...... جوانا نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

" یہاں سے قریب ہی ہے۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ تم بائیں طرف چلو میں بتا دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چار منزلہ رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ چکے تھے اور پھر انٹرنس میں موجود بورڈ پر درج تفصیلات سے انہیں معلوم ہو گیا کہ مارتھا کا فلیٹ دوسری منزل پر ہے۔ اس کا نمبر اٹھاسی تھا اور وہ تینوں لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ فلیٹ نمبر اٹھاسی کے بند دروازے کے سامنے موجود تھے۔ سائیڈ پلیٹ پر مارتھا کا نام درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پش کر دیا۔

" کون ہے"...... ڈور فون سے نسوانی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سن کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ آواز پہچان چکا تھا۔ یہ وہی لڑکی تھی جو فون پر جواب دیتی تھی اور جس نے سپیشل پوائنٹ کی

تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا تھا۔

"سپیشل پوائنٹ سے مائیکل، چیف وکٹر کا پیغام ہے آپ کے لئے"....... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"اوہ اچھا"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی دروازے پر کھڑی نظر آئی تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور جوانا بھی اندر داخل ہوئے۔

"کیا۔ کیا مطلب کون ہو تم اور یہ اس طرح کیوں اندر آئے ہو"....... مارتھا نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو ورنہ"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مارتھا کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ جوانا سب سے آخر میں اندر داخل ہوا تھا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا تھا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں نے مارتھا سے صرف چند باتیں پوچھنی ہیں"....... عمران نے ٹائیگر اور جوانا سے کہا اور پھر اس نے مڑ کر مارتھا کو بازو سے پکڑا اور تقریباً گھسیٹتا ہوا دوسرے کمرے میں لے آیا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ سپیشل پوائنٹ کہاں ہے اور یہ سن لو کہ اب اگر تم نے انکار کیا تو تمہارا یہ خوبصورت چہرہ اس حد تک مسخ کر دیا جائے کہ کوئی مرد تم پر تھوکنا بھی گوارہ نہیں کرے گا"۔ عمران

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم چیف کے دشمن ہو"....... مارتھا نے اور زیادہ خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن وہ ساتھ ہی ایک کرسی پر جیسے ڈھیر سی ہو گئی تھی۔

"ہم اس کے دوست ہیں دشمن نہیں"....... عمران نے کہا اور سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مم۔ مم۔ مگر چیف نے تو کہا تھا کہ اس کے دشمن سپیشل پوائنٹ کے بارے میں پوچھیں تو میں انہیں تفصیل بتا دوں"۔ مارتھا نے رک رک کر خوفزدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم تفصیل بتاؤ۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہو جائے گا کہ ہم دشمن ہیں یا دوست لیکن یہ سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گی اسے کنفرم بھی کرنا ہو گا تمہیں۔ اس لئے غلط بیانی کر کے اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مارتھا نے جلدی جلدی نئی کالونی الرضا کی اس کوٹھی کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں جسے وکٹر سپیشل پوائنٹ کے طور پر استعمال کرتا تھا۔

"تم کتنی بار وہاں گئی ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میں وہاں ایک ہفتہ رہ چکی ہوں"....... مارتھا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

"کس حیثیت سے"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

وہ مارتھا کی نظریں جھکتے ہی سمجھ گیا تھا کہ مارتھا کس حیثیت سے وہاں رہی ہو گی لیکن وہ اسے کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"چیف وکٹر کی دوست کی حیثیت سے"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے افراد رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ۔ یہ نہیں بتا سکتی"...... مارتھا نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے چیختی ہوئی وہ اچھل کر کرسی سے نیچے جا گری۔ عمران کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"اب اگر انکار کیا تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو پلیز"...... مارتھا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ گال پر رکھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

"بیٹھو اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"وہاں۔ وہاں دو آدمی ہوتے ہیں۔ راوش اور فضلو"...... مارتھا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس بار انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون ہیں یہ دونوں۔ کیا محافظ ہیں، ڈرائیور ہیں یا ملازم ہیں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"راوش پہلوان ہے وہ خود بھی انتہائی عیاش آدمی ہے۔ جب

چیف وہاں نہیں ہوتا تو کوٹھی کا مالک وہی ہوتا ہے۔ چیف کا کہنا ہے کہ اس سے دنیا کا کوئی آدمی لڑ کر نہیں جیت سکتا۔ ایکریمین ہے اور حد درجہ سفاک اور ظالم آدمی ہے۔ دوسرا ملازم ہے وہ بھی سفاک آدمی ہے مگر وہ مقامی ہے"...... مارتھا نے اس بار تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کوٹھی میں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"حفاظتی انتظامات۔ کیا مطلب"...... مارتھا نے چونک کر پوچھا۔ اب اس نے گال سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ عمران کی انگلیوں کے نشانات گال پر انتہائی واضح نظر آ رہے تھے۔

"سائنسی حفاظتی انتظامات۔ مشینری وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہاں کوئی مشینری نہیں ہے۔ ویسے بھی اس راوش اور فضلو کی موجودگی میں کسی مشینری کی کیا ضرورت ہے"...... مارتھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو مارتھا نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"اب تم نے وکٹر سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں کیا کہوں گی"...... مارتھا نے چونک کر پوچھا۔

"سوائے اس بات کے کہ ہم یہاں آئے ہیں اور تم سے پوچھ گچھ کی ہے اور جو مرضی آئے بات کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو مارتھا نے بتائے تھے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور مارتھا کی طرف بڑھا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ واقعی وکٹر کی آواز ہے کیونکہ راشان کلب میں وہ رالف کے لہجے میں اس سے پہلے بات کر چکا تھا۔

"مارتھا بول رہی ہوں چیف"...... مارتھا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ کیا وہ لوگ پہنچ گئے ہیں تم سے پوچھ گچھ کرنے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"نہیں چیف میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لئے میں وکٹر ہاؤس سے اپنے فلیٹ پر آ گئی ہوں اور اب آپ کو فلیٹ سے ہی کال کر رہی ہوں۔ ویسے میں وہاں استقبالیہ پر کہہ آئی تھی کہ اگر کوئی مجھے پوچھنے آئے تو اسے بتا دیا جائے کہ میں فلیٹ پر ہوں"...... مارتھا نے جواب دیا۔

"اوکے بہرحال وہ لوگ جلد ہی تم تک پہنچیں گے کیونکہ تمہارے علاوہ اور کسی سے انہیں سپیشل پوائنٹ کے بارے میں تفصیل نہیں مل سکتی اور تم نے انہیں تفصیل بتا دینی ہے لیکن تم

نے انہیں اس کوٹھی کی اندرونی تفصیلات نہیں بتانی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک ہاتھ مارتھا کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے رسیور تھام کر اپنے کان سے لگا لیا۔

"لیکن چیف آپ کیوں چاہتے ہیں کہ آپ کے دشمنوں کو سپیشل پوائنٹ کی تفصیل معلوم ہو سکے"...... عمران نے مارتھا کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا تو مارتھا کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے مارتھا۔ میں اپنے دشمنوں کو ٹریپ کرنا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے مارتھا کے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مارتھا کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور کریڈل دبا کر اس نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"تم۔ تم نے میری آواز اور لہجے میں کیسے بات کی ہے"۔ مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے باہر موجود ٹائیگر کو آواز دی تو دوسرے لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔ اب اگر یہ بولے تو اس کی گردن توڑ دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر مارتھا کے قریب کھڑا ہو گیا۔ مارتھا نے خوف سے سہمے ہوئے انداز میں اپنے ہونٹ اس طرح سختی سے بھینچ لئے جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھالی ہو۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں"...... عمران نے فیاض کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر فرمائیے"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے لیکن پوری احتیاط سے کام کرنا یہ انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے کہا تو عمران نے وہی نمبر بتا دیا جو مارتھا نے بتایا تھا اور جس پر وکٹر سے بات ہوئی تھی۔

"ایک منٹ ہولڈ کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر یہ نمبر ڈاکٹر جوزف کے نام الرضا کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک میں نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سیکرٹ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"میں سمجھتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اسے کم از کم تین گھنٹوں کے لئے ہاف آف کر دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسے مارتھا کی طویل چیخ سنائی دی لیکن وہ مڑا نہیں۔

"پتہ چل گیا ہے ماسٹر"...... باہر موجود جوانا نے پوچھا۔

"ہاں اب وہ لوگ وہاں کوئی جال بچھائے ہمارے منتظر ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر بھی باہر آ گیا۔

"کیسا جال ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا اور عمران نے اسے مارتھا اور وکٹر سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" ان دو آدمیوں کے ساتھ وہ کیا جال بچھا سکتے ہیں ماسٹر "۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ عمران اس دوران دروازہ کھول کر فلیٹ سے باہر آ چکا تھا۔ جوانا اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے باہر آئے اور سب سے آخر میں آنے والے ٹائیگر نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

" اس نے جس طرح مارتھا کو ہدایت کی ہوئی تھی کہ وہ دشمنوں کو سپیشل پوائنٹ کی تفصیل بتا دے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے وہاں باقاعدہ ٹریپ بنا رکھا ہے اسی لئے میں نے مارتھا کے لہجے اور آواز میں خود بات کر کے اس سے یہ بات کنفرم کرائی ہے۔ جہاں تک دو آدمیوں کا تعلق ہے تو مارتھا نے اس وقت کی بات کی ہے جب وہ وہاں رہتی تھی۔ اب ہو سکتا ہے کہ اس نے وہاں محافظوں کی پوری فوج تعینات کر رکھی ہو "...... عمران نے کہا تو جوانا اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" آپ فکر مت کریں ہم اس فوج سے بھی نمٹ لیں گے "۔ جوانا نے کہا۔ وہ اب لفٹ کے ذریعے نیچے جا رہے تھے۔

" نہیں اس طرح وکٹر کو فرار ہو جانے کا موقع مل سکتا ہے۔ میری کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل موجود ہیں ہم پہلے اندر گیس فائر کریں گے پھر اندر داخل ہوں گے "...... عمران نے لفٹ سے باہر آتے ہوئے کہا تو جوانا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سیٹھ راحت اپنے کاروباری آفس میں موجود تھا۔ وہ دو روز قبل ایکریمیا سے واپس آیا تھا اور یہاں آتے ہی اسے چند کاروباری مسائل میں ایسا الجھنا پڑا کہ اسے فرصت ہی نہ مل سکی تھی۔ آج بھی ایک کاروباری میٹنگ سے فارغ ہو کر وہ اپنے آفس میں آیا تھا۔ اسے اچانک خیال آیا کہ اس نے راجو گروپ کے ذمے آصف کے قاتلوں کا جو ٹاسک لگایا تھا اس کے بارے میں رپورٹ لے لے۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ راجو نے اپنا کام مکمل کر لیا ہو گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راجو کبھی اپنا کام نامکمل نہیں چھوڑتا۔ اس سے پہلے بھی اس نے ایسے بے شمار کام اس سے لئے تھے اور ہر بار راجو نے کام انتہائی دلیری اور بے داغ انداز میں نمٹا دیئے تھے۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک سخت اور کھردری سے آواز سنائی دی۔

"سیٹھ راحت بول رہا ہوں راجو سے بات کراؤ"...... سیٹھ راحت نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ہولڈ کیجئے سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ہیلو راجو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔ شاید بولنے والے کی آواز قدرتی طور پر سخت تھی۔

"سیٹھ راحت بول رہا ہوں راجو۔ جو کام میں نے تمہارے ذمے لگایا تھا اس کا کیا ہوا"...... سیٹھ راحت نے پوچھا۔

"آپ کا کام تو ہو گیا سیٹھ صاحب لیکن اس کے ردعمل میں میرا سب سے اہم اور خاص آدمی ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے راجو نے کہا تو سیٹھ راحت بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں"...... سیٹھ راحت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب آپ نے جن آدمیوں کے بارے میں بتایا تھا انہیں میرے آدمیوں نے ٹاور روڈ پر کار میں بیٹھے چیک کر لیا تو وہیں سڑک پر ہی ان پر دونوں اطراف سے فائر کھول دیا اور وہ دونوں وہیں ڈھیر ہو گئے لیکن پھر دو آدمی میرے خاص آدمی کالا ناگ کے ہوٹل آئے اور انہوں نے وہاں کالے ناگ کو ہلاک کر دیا"...... راجو نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کون تھے جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ پہلے آدمی ہلاک ہو چکے تھے"...... سیٹھ راحت نے پوچھا۔

"جی دو آدمی آئے تھے۔ ان میں سے ایک حبشی اور ایک مقامی تھا اور انہوں نے بھی سنیک کلرز کا ہی نام لیا تھا۔ ان مرنے والوں کے ساتھی ہی ہوں گے۔ انہوں نے انتقامی کارروائی کی ہے۔ اب میرے آدمی مسلسل انہیں تلاش کر رہے ہیں"...... راجو نے کہا۔

"اوہ۔ ایسے کاموں میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ بہرحال تمہیں تمہارا معاوضہ مل گیا"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"میں کوئی شکایت نہیں کر رہا سیٹھ صاحب۔ ہمارا تو دھندہ ہی ایسا ہے۔ بہرحال اب میں ان لوگوں کو پاتال تک نہ چھوڑوں گا"۔ راجو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... سیٹھ راحت نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سیٹھ راحت بول رہا ہوں رالف سے بات کراؤ"...... سیٹھ راحت نے تحکمانہ لہجے میں کہا وہ دراصل رالف سے یہ بات کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ جن لوگوں نے اس کے آدمیوں کو مارا تھا کیا راجو نے واقعی انہیں ہلاک کیا ہے یا نہیں۔

"سیٹھ صاحب باس رالف ہلاک ہو چکے ہیں اب ان کا اسسٹنٹ ٹونی ہے۔ ان سے بات کیجئے"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رالف ہلاک ہو چکا ہے۔ ایک تو یہ بدمعاش لوگ مرتے بھی جلدی ہیں"....... سیٹھ راحت نے برا سا منہ بنا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ٹونی بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیٹھ راحت بول رہا ہوں۔ رالف کیسے ہلاک ہوا ہے"۔ سیٹھ راحت نے کہا۔

"اسے بدمعاشوں کی نئی تنظیم سنیک کلرز نے ہلاک کیا ہے جناب"....... دوسری طرف سے ٹونی نے کہا تو سیٹھ راحت بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن سنیک کلرز کے آدمیوں کو تو راجو نے ہلاک کر دیا تھا"۔ سیٹھ راحت نے کہا۔

"اس نے دو آدمیوں پر حملہ کیا تھا لیکن یہ تنظیم شاید زیادہ آدمیوں پر مشتمل ہے"....... ٹونی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا چیف وکٹر کہاں ہے۔ کیا وکٹر ہاؤس میں ملے گا یا کہیں اور"....... سیٹھ راحت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی ان کی کال آئی تھی وہ الرضا کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو

ایک میں موجود ہیں"....... ٹونی نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"....... سیٹھ راحت نے کہا تو ٹونی نے فون نمبر بتا دیا۔ سیٹھ راحت نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ٹونی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز سیٹھ راحت کے لئے اجنبی تھی۔

"سیٹھ راحت بول رہا ہوں مجھے گولڈن کلب سے بتایا گیا ہے کہ وکٹر یہاں موجود ہے اس سے بات کراؤ"....... سیٹھ راحت نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ کیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سیٹھ صاحب میں وکٹر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد وکٹر کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"وکٹر میں دو روز ہوئے ایکریمیا سے واپس آیا ہوں۔ ابھی میں نے رالف کو فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ رالف کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ کام سنیک کلرز نے کیا ہے حالانکہ ان کو میں نے راجو کے ذریعے ہلاک کرا دیا تھا کیونکہ انہوں نے میرے آدمی آصف اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا پھر یہ کہاں سے ٹپک پڑے ہیں"....... سیٹھ راحت نے کہا۔

"سیٹھ صاحب یہ سب اس لڑکی کے اغوا کا عذاب ہم پر ٹوٹا تھا جسے آپ کے لئے اغوا کرایا گیا تھا اور اس نے خودکشی کر لی تھی۔ یہ

سنیک کلرز تنظیم اس لڑکی کو اغوا کرنے والوں کو ختم کر رہی تھی پھر آپ نے راجو کو کہہ کر ان پر حملہ کرا دیا۔ وہ شدید زخمی ہوئے اور پولیس نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا۔ وہاں سے پتہ چلا کہ انہیں اعلیٰ حکام کے خصوصی احکامات کے تحت کسی خفیہ سرکاری ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے جس پر میں چونک پڑا۔ پھر معلوم ہوا کہ ان دونوں کے ساتھیوں نے مزید قتل و غارت کی ہے۔ میرے خاص آدمی رالف کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسرے خاص آدمی رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا جس پر میں نے تحقیقات کرائی تو پتہ چلا کہ اس تنظیم کا اصل سرغنہ ایک آدمی علی عمران ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور دو حبشی اس کے ساتھی ہیں اور ایک مقامی بدمعاش ٹائیگر بھی۔ ان میں سے ایک حبشی اور ٹائیگر راجو گروپ کے ہاتھوں زخمی ہو کر سرکاری ہسپتال پہنچے تھے اس پر میں نے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ سنیک کلرز کوئی سرکاری ایجنسی نہیں بلکہ اس عمران نے اسے بنایا ہوا ہے۔ شاید آپ جیسے بڑے لوگوں کو بلیک میل کر کے دولت حاصل کرنے کے لئے جس پر میں نے ان کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا اور آپ کو معلوم ہے کہ وکٹر جب کوئی فیصلہ کر لے تو پھر وہ ہر حالت میں پورا ہوتا ہے اس لئے اس وقت یہ عمران اپنے ایک حبشی اور ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ میں انہیں ہوش میں لا رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... وکٹر نے پوری تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں بے ہوش کیوں کیا۔ ہلاک کر دینا تھا انہیں"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"دراصل میں چاہتا ہوں کہ ان سے یہ معلوم کر سکوں کہ ان کا ہمارے خلاف کام کرنے کا اصل مقصد کیا ہے اور وہ کس کے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں کیونکہ ایک عام سی لڑکی کے لئے یہ لوگ اس قدر قتل و غارت نہیں کر سکتے"...... وکٹر نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ تو سنو میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے میرے خاص آدمیوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے میں تمہارے پاس آ رہا ہوں تم اس وقت تک ان سے پوچھ گچھ کر لو لیکن انہیں ہلاک نہ کرنا"۔ سیٹھ راحت نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ آ جائیں۔ الرضا کالونی کوٹھی نمبر ایک سو ایک اے بلاک میں۔ میں یہاں اپنے ملازم فضلو کو کہہ دیتا ہوں وہ آپ کا استقبال کرے گا"...... دوسری طرف سے وکٹر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے میں آ رہا ہوں"...... سیٹھ راحت نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں تھے۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے احساس ہو گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں لیکن وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے دائیں بائیں ٹائیگر اور جوانا بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان دونوں کے ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں بے ہوش تھے اور عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر ابھر آیا۔ وہ مارتھا کے فلیٹ سے نکل کر سیدھے الرضا کالونی پہنچے تھے اور پھر انہوں نے آسانی سے مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی تھی۔ کوٹھی کے

چاروں طرف کھلی جگہ تھی کیونکہ یہ کالونی ابھی زیر تعمیر تھی اور خالی پلاٹ جگہ جگہ موجود تھے۔ کوٹھی خاصی وسیع اور جدید ڈیزائن کی تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ٹائیگر اور جوانا نے اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کئی کیپسول دونوں اطراف سے فائر کر دیئے۔ اس کے بعد ٹائیگر پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودا اور اس نے پھاٹک کھول دیا تو جوانا بھی اندر داخل ہوا اور عمران بھی کار لے کر اندر پہنچ گیا لیکن ابھی وہ تینوں پورچ میں ہی تھے کہ اچانک سامنے برآمدے کی چھت اور دیوار کے کونے سے ان پر دودھیا رنگ کی ریز پڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یوں تاریک پڑ گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اب اسے ہوش آیا تھا تو وہ اس ہال کمرے میں اس حالت میں موجود تھا۔ ٹائیگر اور جوانا کو بے ہوش دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آگیا ہے۔ بہرحال اب یہ بات اسے سمجھ آگئی تھی کہ یہاں واقعی حفاظتی انتظامات بھی موجود تھے اور وہ لوگ پہلے سے اس سچوئیشن کے لئے تیار تھے اسی لئے ٹائیگر اور جوانا کی طرف سے فائر ہونے والی گیس سے وہ بے ہوش نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے الٹا انہیں اندر بلا کر بے ہوش کر دیا تھا۔

"ایسا کام عام غنڈے اور بدمعاش نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس وکٹر کے پیچھے کوئی بڑی تنظیم ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں پر بندھی

ہوئی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں نے اپنا کام شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد رسیاں ڈھیلی پڑیں تو اس نے اپنی کارروائی تیز کر دی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہاتھ پوری طرح آزاد کراتا اسے دروازے کی دوسری طرف تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے کھسک کر دوبارہ فرش پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن ظاہر ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار کی طرف ہی رکھے تھے اور چہرہ دروازے کی طرف۔ اس کی آنکھوں میں اس قدر جھری موجود تھی کہ وہ آسانی سے سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر ایک لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک دیو قامت آدمی اندر داخل ہوا اور عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ آنے والے کا قدوقامت جوانا سے زیادہ نہیں تھا تو کم بھی نہ تھا اور اس کا جسم فولادی انداز کا تھا۔ اس نے جینز کی چست پتلون اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کی گردن موٹی اور چہرہ بھاری تھا۔ بال چھوٹے چھوٹے تھے البتہ پیشانی بے حد تنگ تھی۔ اس کی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی اور وہ ہر لحاظ سے لڑاکا لگ رہا تھا۔ ایک ایسا لڑاکا جس میں عقل نام کی کوئی چیز نہ ہو۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہیں وہ سنیک کلرز کے لوگ لیکن ان میں عمران کون ہے"...... سوٹ والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غور

سے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہی وکٹر ہے۔

"اب یہ خود ہی بتا سکتے ہیں چیف"...... اس دیو قامت آدمی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں فضلو کو بلاؤ وہ انہیں ہوش میں لے آئے گا"...... وکٹر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دیو قامت دروازے کی طرف مڑتا دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ بھی غنڈہ ہی لگتا تھا۔

"چیف سیٹھ راحت صاحب کی کال ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"اوہ اچھا میں آرہا ہوں"...... وکٹر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"فضلو چیف نے کہا ہے کہ انہیں ہوش میں لے آؤ"...... اس دیو قامت آدمی نے آنے والے سے کہا۔

"اچھا۔ لیکن میرا خیال ہے چیف واپس آجائے پھر ان کے سامنے انہیں ہوش میں لے آئیں گے"...... فضلو نے کہا۔

"جب انہوں نے کہہ دیا ہے تو پھر"...... دیو قامت نے کہا۔

"بحث مت کیا کرو راوش۔ چیف ان معاملات میں بے حد سخت ہے"...... فضلو نے کہا تو عمران کو معلوم ہو گیا کہ یہ دیو قامت لڑاکا راوش ہے جس کے بارے میں مارتھا نے اسے بتا دیا تھا۔ ویسے اس نے بھی اس کوٹھی میں دو آدمیوں کا ہی ذکر کیا تھا اور اب تک یہ

دونوں ہی سامنے آئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وکٹر اندر داخل ہوا۔

" سیٹھ راحت خود یہاں آ رہے ہیں اس لئے ان کے آنے تک ہم انہیں ہلاک نہیں کر سکتے البتہ فضلو انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ ان سے پوچھ گچھ ہو سکے "...... وکٹر نے کہا۔

" یس چیف "...... فضلو نے کہا اور جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکال کر وہ جوانا کی طرف بڑھ گیا۔

" چیف میں ان کی ہڈیاں توڑنے کے لئے بے چین ہو رہا ہوں "...... راوش نے کہا۔

" فکر مت کرو تمہیں اس کا پورا پورا موقع دیا جائے گا "...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ ابھی فوری طور پر ان پر حملے کا پلان نہیں ہے اور پھر وہ سیٹھ راحت بھی یہاں آ رہا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب سیٹھ راحت آ جائے گا تب ہی وہ حرکت میں آئے گا۔ چند لمحوں بعد فضلو واپس پلٹا اور اس نے شیشی عمران کی ناک سے لگا دی لیکن عمران نے سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد فضلو نے شیشی ہٹائی اور ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر کراہتے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

" یہ۔ یہ۔ یہی سیکرٹ ایجنٹ ہو گا۔ یہ اس حبشی سے پہلے ہوش

میں آ گیا ہے حالانکہ حبشی کو اس سے پہلے ہوش میں لانے والی گیس سونگھائی گئی تھی "...... وکٹر نے کہا تو عمران نے گردن موڑ کر وکٹر کی طرف دیکھا۔

" یہ سب کیا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو "...... عمران نے اپنے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گیا تاکہ اس کے ہاتھوں پر موجود کٹی ہوئی رسیاں فضلو کو نظر نہ آ جائیں۔ اسی لمحے جوانا کی بھی آواز سنائی دی اور جوانا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی جبکہ فضلو اب شیشی بند کر کے واپس وکٹر کی طرف جا رہا تھا۔

" تمہارا نام علی عمران ہے "...... وکٹر نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" صرف علی عمران نہیں بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اتنا لمبا نام "...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ وکٹر واقعی ان پڑھ اور عام سا غنڈہ ہے جسے ان سائنسی ڈگریوں اور آکسفورڈ کی یونیورسٹی کے مخفف آکسن کا سرے سے علم ہی نہیں ہے۔

" یہ نام نہیں ہے ڈگریاں ہیں۔ ویسے تم پہلے آدمی ہو جس نے ان ڈگریوں کو سرے سے اہمیت نہیں دی ورنہ آج تک میں نے جب بھی اپنی ڈگریاں بتائی ہیں سننے والے احتراماً مجھے سلام کرنے پر

مجبور ہو جاتے تھے"...... عمران نے جواب دیا البتہ اس کے ہاتھ اب تیزی سے کام کر رہے تھے۔ وہ اب پوری طرح رسیاں علیحدہ کر دینا چاہتا تھا۔ ٹائیگر بھی ہوش میں آ چکا تھا اور ٹائیگر اور جوانا نے بھی عمران کی طرح دیوار سے پشت لگا لی تھی۔

"ڈگریاں۔ اوہ کیا تم کسی یونیورسٹی کے استاد ہو"...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کرائم یونیورسٹی کا استاد ہوں بلکہ سچ پوچھو تو استادوں کا استاد ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے سنیک کلرز بنائی ہوئی ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"سنیک کلرز کا چیف میرے دائیں سمت پر موجود ہے اور اس کا رکن میرے بائیں سمت پر ہے جبکہ میں تو صرف بین بجانے والا ہوں۔ تمہارا نام وکٹر ہے شاید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"بتایا تو ہے کہ استادوں کا استاد ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا نام راوش ہے"...... اچانک جوانا نے کہا تو وکٹر کے ساتھ کھڑا ہوا راوش بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں مگر تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... راوش نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے تم ناراک کے فائیو سٹار ہوٹل میں میزیں صاف کیا کرتے تھے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو راوش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت بلیک مین کہ تم راوش کا مذاق اڑاؤ"...... راوش نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور بڑے جارحانہ انداز میں فرش پر دیوار سے پشت لگا کر بیٹھے جوانا کی طرف بڑھنے لگا۔

"میری طرف اس انداز میں بڑھنے سے پہلے سن لو کہ میرا نام جوانا ہے۔ ماسٹر کلرز کا جوانا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتا ہوا راوش بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم جوانا۔ اوہ مائی گاڈ۔ نجانے کیا بات تھی کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں نے تمہیں دیکھا ہوا ہے۔ اوہ مجھے تو تمہاری نجانے کب سے تلاش تھی۔ میں یہاں آیا ہی اس لئے تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ تم ایکریمیا سے پاکیشیا شفٹ ہو گئے ہو۔ میں نے تو تم سے اپنے کزن ایڈورڈ کا انتقام لینا ہے وہ ایڈورڈ جو تمہارے ہاتھوں مارا گیا تھا"...... راوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے پر یکلخت جوانا کے لئے نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہو گا کوئی تمہارا کزن ایڈورڈ۔ میں نے تو اپنی زندگی میں نجانے کتنے ایڈورڈ موت کے گھاٹ اتار دیئے ہوں گے"...... جوانا نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے ایڈورڈ کسی انسان کی بجائے کسی مکھی کا نام ہو۔

"تمہاری موت راوش کے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... راوش نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ راوش۔ سیٹھ راحت صاحب کو آنے دو پھر تمہیں ہی یہ موقع دیا جائے گا"...... اچانک وکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس آپ نے معلومات تو اس عمران سے حاصل کرنی ہیں اس جوانا سے تو نہیں۔ اس کو تو میں ابھی ٹھکانے لگا دیتا ہوں"۔ راوش نے کہا۔

"نہیں رک جاؤ۔ واپس آجاؤ یہ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے۔ بندھے ہوئے اور بے بس ہیں۔ میں سیٹھ صاحب کو دکھانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے راجو کو ہم پر فوقیت دی تھی اب وہ خود دیکھ لیں کہ جو کام راجو نہیں کر سکتا وہ ہم نے کر دیا ہے"...... وکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور راوش ہونٹ بھینچے واپس آگیا۔

"ماسٹر کیا ہم نے بھی انتظار کرنا ہے"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار

ہونٹ بھینچ لئے جبکہ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"راجو کے نمبر ٹو کالے ناگ کو تو سنیک کلرز نے ہلاک کر دیا تھا لیکن یہ راجو کون ہے اور کہاں ہوتا ہے یہ"۔ عمران نے وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ سامنے نہیں آتا۔ ویسے اس کا مخصوص اڈا بندرگاہ پر ریڈ لائن ہوٹل میں ہوتا ہے لیکن وہاں وہ راجو کے نام سے نہیں بلکہ مارش کے نام سے جانا جاتا ہے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے وکٹر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور فضلو تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"سیٹھ راحت صاحب آئے ہیں باس"...... فضلو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں یہیں لے آؤ اور ان کے لئے کرسی بھی لے آؤ اور سنو تم بھی کوڑا لے کر یہاں آجاؤ"...... وکٹر نے کہا تو فضلو نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھا اور مخصوص انداز میں سر ہلایا تو ٹائیگر نے بھی مخصوص انداز میں سر ہلا کر اسے اشارہ کر دیا کہ وہ بھی اپنے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں کھول چکا ہے جبکہ جوانا کے بارے میں عمران ویسے ہی مطمئن تھا کہ وہ طاقت کا استعمال کر کے بھی ان رسیوں کو آسانی سے توڑ سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو سیٹھ راحت سوٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی عیاش فطرت آدمی ہے۔

اس کے پیچھے فضلو تھا جس نے ایک ہاتھ میں کرسی اور دوسرے ہاتھ میں خاردار کوڑا اٹھایا ہوا تھا۔ سیٹھ راحت کے اندر داخل ہوتے ہی وکٹر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے سیٹھ صاحب میں آپ کا ہی منتظر تھا"...... وکٹر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے میرے خاص آدمیوں کو ہلاک کیا تھا"...... سیٹھ راحت نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہی ہیں وہ لوگ سنیک کلرز۔ یہ عمران ہے اور یہ اس کے ساتھی ہیں"...... وکٹر نے کہا اور سیٹھ راحت بڑے نفرت بھرے انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جبکہ فضلو نے وکٹر کی کرسی کے ساتھ دوسری کرسی رکھ دی اور وکٹر اور سیٹھ راحت کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ فضلو ہاتھ میں کوڑا اٹھائے سیٹھ راحت کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ وکٹر کی سائیڈ پر راوش کھڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں جوانا پر جمی ہوئی تھیں۔

"تو تم ہو سیٹھ راحت جس کے لئے ایک غریب لڑکی کو اغوا کیا گیا۔ اس کے ماں باپ کو گولی مار دی گئی اور وہ غریب اور باغیرت لڑکی تمہاری شیطنیت کی وجہ سے خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئی"۔ عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے اٹھتے ہی جوانا اور

ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"ہاں میرا نام سیٹھ راحت ہے اور یہ لڑکیاں تو اغوا ہوتی اور مرتی ہی رہتی ہیں۔ یہ ان کا مقدر ہے۔ میں نے تو اسے کہا تھا کہ میں اسے دولت دوں گا لیکن اس احمق لڑکی نے دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کر لی"...... سیٹھ راحت نے منہ بناتے ہوئے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہ بتاؤ کہ تم کس کے کہنے پر ہمارے خلاف کام کر رہے ہو"...... اچانک وکٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"یہ جوانا سنیک کلرز تنظیم کا چیف ہے اور ہم اس کے رکن ہیں اور اس تنظیم کے نام سے ہی تمہیں مقصد کا علم ہو جانا چاہئے۔ تم، تمہارے آدمی اور یہ سیٹھ راحت تم سب معاشرے کے لئے زہریلے سانپ ہو اور تمہارا سر کچلنا ہی ہمارا مقصد ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اگر ہم زہریلے سانپ ہیں تو پھر یہ سانپ اب تمہیں ڈس کر ہلاک کریں گے"...... وکٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"باس اس جوانا کو گولی نہ ماریں۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"...... اچانک قریب کھڑے راوش نے کہا۔

"ٹھیک ہے پہلے میں اس عمران کا خاتمہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ

انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... وکٹر نے کہا۔

" رک جاؤ ٹائیگر"...... اچانک عمران نے کہا تو وکٹر، راوش، سیٹھ راحت اور فضلو چاروں کی گردنیں بجلی کی سی تیزی سے اس کی سائیڈ میں کھڑے ٹائیگر کی طرف مڑی ہی تھیں کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں گیا۔

" سانس روک لو"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ جیب سے باہر نکال کر ہاتھ میں موجود کیپسول کو فرش پر دے مارا اور خود سانس روک لیا۔ پلک جھپکنے میں وکٹر، راوش، سیٹھ راحت اور فضلو چاروں بے ہوش گئے۔ راوش، وکٹر اور فضلو چونکہ کھڑے تھے اس لئے وہ لہراتے ہوئے نیچے فرش پر گر گئے تھے جبکہ سیٹھ راحت وہیں کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی ڈھیر ہو گیا تھا۔ چند لمحوں تک سانس روکنے کے بعد عمران نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر زور سے سانس لے لیا۔

" اب سانس لے سکتے ہو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا جن کے چہرے سانس روکنے کی وجہ سے سرخ پڑ گئے تھے اور خود اس نے آگے بڑھ کر وکٹر کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والا مشین پسٹل اٹھایا اور اسے ٹائیگر کی طرف اچھال دیا۔

" اسے پکڑو اور باہر جا کر دیکھو اور جو بھی نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل کیچ کیا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" جوانا تم ان چاروں کے ہاتھ ان کی پشت پر باندھ دو"۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

" وہ کس لئے ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" اس وکٹر سے وکٹر گروپ کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کرنی ہیں اور سیٹھ راحت سے بھی اس کی عیاشیوں اور ناجائز کاموں کی۔ باقی یہ راوش اور فضلو کو اس لئے زندہ رہنا چاہئے کہ یہ اپنے مالکوں کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور تم یہ کام کر دو میں جا کر اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لے لوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" باس یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"...... راہداری سے ہو کر وہ جب برآمدے میں پہنچا تو ٹائیگر اسے واپس آتا ہوا مل گیا۔

" اوکے تم یہیں رکو کہیں کوئی اچانک نہ آ جائے۔ میں اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" باس ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا ہے اور نیچے ایک تہہ خانے میں انتہائی جدید مشینری بھی نصب ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

رالف کی جگہ جیریکو اب وکٹر گروپ کا نمبر ٹو بن چکا تھا اور اس وقت رالف کے آفس میں ہی موجود تھا کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جیریکو بول رہا ہوں"...... جیریکو نے سرد لہجے میں کہا۔

" چیف باس کے دوست فاسٹر کی کال ہے آپ کے نام جناب"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو جیریکو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ فاسٹر کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایکریمین ایجنٹ ہے۔ جیریکو وکٹر گروپ میں شامل ہونے سے پہلے فاسٹر کا بھی ملازم رہا تھا پھر فاسٹر نے ہی اسے وکٹر گروپ میں شامل کرا دیا تھا اس لئے وہ اسے اپنا محسن تسلیم کرتا تھا اور اس کا بے حد ادب کرتا تھا اور شاید اس کے اس موجودہ عہدے تک پہنچنے میں بھی فاسٹر کا ہی ہاتھ تھا کہ وہ وکٹر سے اس کی تعریفیں

کرتا رہتا تھا۔ ویسے جیریکو اب تک فاسٹر کے لئے وہ سب کام کرتا تھا جو فاسٹر اسے کبھی کبھار بتا دیتا تھا۔

" ہیلو جناب میں جیریکو بول رہا ہوں"...... جیریکو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مبارک ہو جیریکو مجھے بتایا گیا ہے کہ رالف کی جگہ اب تم وکٹر گروپ کے انچارج بن گئے ہو"...... دوسری طرف سے فاسٹر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یہ سب آپ کی مہربانیاں ہیں جناب۔ میں تو آپ کا بہرحال خادم ہوں"...... جیریکو نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں۔ تمہاری اپنی کارکردگی بھی انتہائی اچھی رہی ہے وکٹر اور رالف دونوں تمہارے کام سے مطمئن تھے"...... دوسری طرف سے فاسٹر نے کہا۔

" میں نے اپنے طور پر ہمیشہ یہ کوشش کی تھی جناب کہ آپ نے جس اعتماد کے ساتھ میری سفارش کی تھی اسے ٹھیس نہ پہنچے"۔ جیریکو نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وکٹر کہاں گیا ہے"...... دوسری طرف سے فاسٹر نے پوچھا تو جیریکو چونک پڑا۔

" چیف اپنے آفس میں ہوں گے"...... جیریکو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے معلوم کیا ہے۔ وہ وہاں نہیں ہے اور اس کی خصوصی

سیکرٹری بھی آفس میں نہیں ہے وہ اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہے۔ مجھے اس کی رہائش گاہ کا فون نمبر معلوم تھا۔ میں نے وہاں فون کیا تو وہاں سے کوئی رسیور ہی نہیں اٹھا رہا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... فاسٹر نے کہا تو جیریکو کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب"...... جیریکو نے کہا۔

"اس سیکرٹری مارتھا کے فون نہ اٹھانے سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ لازماً عمران کے ہاتھ لگ گئی ہو گی اور وکٹر اس عمران سے چھپنے کے لئے کسی خاص مقام پر ہو گا۔ اس کا علم لازماً اس مارتھا کو ہو گا اور عمران اس سے معلوم کر لے گا۔ اس طرح وکٹر کی زندگی لازماً شدید خطرے میں ہو گی"...... فاسٹر نے کہا۔

"عمران۔ کون عمران جناب اور چیف کی زندگی کیسے خطرے میں آسکتی ہے"...... جیریکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتانے میں کافی وقت گزر جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر وکٹر کو اطلاع کر دوں۔ وکٹر میرا دوست بھی ہے اور اس سے میرے بہت سے مالی مفادات بھی وابستہ ہیں اس لئے میں وکٹر ہاؤس کے قریب رہائشی پلازہ پر پہنچ رہا ہوں۔ تم اپنے ساتھ چار مسلح آدمی لے کر وہاں پہنچ جاؤ۔ ایسے آدمی ساتھ لینا جو انتہائی تربیت یافتہ ہوں۔ جلدی پہنچو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیریکو نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے

تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"راجر فوری طور پر ایک کار تیار کراؤ اور چار مسلح افراد جو تربیت یافتہ ہوں وہ علیحدہ کار میں میرے ساتھ جائیں گے۔ جلدی میرے خفیہ گیراج تک پہنچتے پہنچتے۔ دوسری کار میں ہر قسم کا اسلحہ ہونا چاہئے ہر قسم کا سمجھ گئے ہو"...... جیریکو نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور جیریکو نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں سوار وکٹر ہاؤس کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے دوسری کار تھی جس میں چار مسلح افراد موجود تھے جبکہ اس کار میں وہ اکیلا تھا اور خود ہی اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ اسے اس رہائشی پلازہ کے بارے میں معلوم تھا جو وکٹر ہاؤس کے قریب تھا اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے اس طرف کار بڑھائے لئے جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس کی کار شان پلازہ کی حدود میں داخل ہوئی تو اس نے پارکنگ میں ایک سیاہ رنگ کی کار سے فاسٹر کو اترتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اپنی کار اس کے قریب جا کر روکی۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی کار بھی اس کی کار کے عقب میں رک گئی۔ جیریکو تیزی سے اپنی کار سے اترا تو عقبی کار میں سوار افراد بھی باہر آ گئے۔

"تم یہیں رکو ہم آرہے ہیں"...... جیریکو نے عقبی کار سے اترنے والوں سے کہا اور پھر وہ فاسٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ میرے ساتھ "...... فاسٹر نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے عمارت میں داخل ہوئے۔ وہاں بورڈ پر انہیں مارتھا کے فلیٹ کے بارے میں معلوم ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ جیریکو نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کچھ لمحوں تک کوئی جواب نہ ملا تو اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اوہ یہ تو کھلا ہوا ہے۔ آؤ"...... فاسٹر نے چونک کر کہا اور تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جیریکو بھی اندر داخل ہوا اور پھر اسے اندرونی کمرے کے فرش پر پڑی ہوئی مارتھا نظر آ گئی۔ فاسٹر تیزی سے اس پر جھکا۔

"یہ بے ہوش ہے"...... فاسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اسے اٹھایا اور ایک کرسی پر بٹھا کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ جیریکو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ دو تین تھپڑ کھاتے ہی مارتھا ہوش میں آ گئی اور چیخنے لگی۔

"خاموش ہو جاؤ مارتھا۔ میرا نام جیریکو ہے اور میں چیف باس کا نمبر ٹو ہوں اور یہ چیف کے دوست جناب فاسٹر ہیں"...... جیریکو نے کہا تو خوف سے چیختی ہوئی مارتھا نہ صرف خاموش ہو گئی بلکہ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون آیا تھا یہاں اور کس نے تمہیں بے ہوش کیا تھا"۔ فاسٹر نے بے چین سے لہجے میں پوچھا تو مارتھا نے جلدی جلدی کال بیل بجنے سے لے کر آخر میں اچانک اپنی کنپٹی پر چوٹ لگ کر بے ہوش ہونے تک کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ یہ لوگ یقیناً علی عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ کہاں ہے وکٹر جلدی بتاؤ اس کی جان شدید خطرے میں ہے"۔ فاسٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا تو مارتھا نے انہیں الرضا کالونی کی کوٹھی کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن جناب جب چیف نے خود مارتھا کو کہا ہے کہ وہ اس کے دشمنوں کو اس سپیشل پوائنٹ کی تفصیل بتا دے تو اس کا مطلب ہے کہ چیف نے وہاں کوئی خصوصی انتظام کر رکھا ہو گا"۔ جیریکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ یہ عمران کس انداز میں کام کرتا ہے اس لئے ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہو گا"...... فاسٹر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"وہاں فون تو کر لیں"...... جیریکو نے کہا۔ وہ دراصل چیف کی کارروائی میں کسی کی مداخلت کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔

"اوہ نہیں۔ نجانے وہاں کس قسم کے حالات ہوں۔ آؤ آؤ بے فکر رہو۔ تمہارا چیف اس کارروائی پر تمہارا احسان مند رہے گا۔ آؤ"۔ فاسٹر نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے

چلے گئے۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ہیں"....... فاسٹر نے پارکنگ میں پہنچ کر جیریکو سے پوچھا تو جیریکو نے دوسری کار میں سوار افراد سے پوچھا۔

"یس باس ہیں"....... ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں نکال کر مجھے دو اور سنو تم سب نے وکٹر ہاؤس سے کم از کم پانچ چھ سو گز دور رکنا ہے۔ میں اور جیریکو وہاں جائیں گے پھر ہم تمہیں ضرورت پڑنے پر کال کریں گے"....... فاسٹر نے کہا اور جیریکو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے آدمیوں نے کار کی سیٹ کے نیچے موجود باکس میں سے گیس فائر پسٹل نکال کر فاسٹر کو دے دیا۔ فاسٹر نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سرہلا کر اس نے گیس پسٹل اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"تم میری کار میں آجاؤ جیریکو۔ تمہاری کار تمہارا آدمی لے آئے گا"....... فاسٹر نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد تین کاریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں شان پلازہ سے نکل کر الرضا کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ الرضا کالونی میں داخل ہو کر فاسٹر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"آؤ اب ہمیں یہاں سے پیدل آگے جانا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہوں"....... فاسٹر نے کہا اور جیریکو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ان کے عقب میں آنے

والی دونوں کاریں بھی رک گئی تھیں۔ فاسٹر اور جیریکو پیچھے آنے والوں کو وہیں رکنے کا کہہ کر خود تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنی مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ یہ کوٹھی چاروں طرف سے کھلی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔

"تم یہیں رکو میں اندر گیس فائر کرتا ہوں"....... فاسٹر نے جیریکو سے کہا اور پھر جیریکو کے رک جانے کے بعد وہ جیب میں ہاتھ ڈالے اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے وہ اس کالونی کا رہائشی ہو اور ٹہلتا ہوا ادھر آنکلا ہو۔ کوٹھی کی سائیڈ میں پہنچ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے چٹک چٹک کی آواز کے ساتھ گیس پسٹل سے کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گرنے لگ گئے۔ فاسٹر نے تقریباً تمام میگزین ہی اندر فائر کر دیا اور پھر خالی گیس پسٹل واپس جیب میں ڈال کر وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو آیا جدھر جیریکو موجود تھا۔

"میں نے گیس فائر کر دی ہے۔ اب ہمیں پندرہ منٹ تک انتظار کرنا پڑے گا"....... فاسٹر نے کہا تو جیریکو نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ پندرہ کیا بیس منٹ تک انتظار کرتے رہے۔

"اب اپنے آدمیوں کو بلاؤ"....... فاسٹر نے کہا تو جیریکو واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کے ساتھی موجود تھے جبکہ فاسٹر کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہونا چاہتا تھا لیکن جب کال بیل بجنے کے باوجود اندر سے کسی ردعمل کا اظہار نہ ہوا تو وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد تین کاریں کوٹھی کے گیٹ کے سامنے آکر رکیں۔ فاسٹر کی کار سے جیریکو نیچے اترا جبکہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی کاریں اس کے عقب میں تھیں اور پھر جیریکو کے چاروں ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود دو اور چھوٹا پھاٹک کھول دو"۔ فاسٹر نے ایک آدمی سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر تیزی سے لوہے کے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا تو فاسٹر اور جیریکو تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"اوہ برآمدے میں ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل بھی پڑا ہے"...... فاسٹر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے پیچھے آنے والے جیریکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ پہلے چیک کر لیں"...... فاسٹر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کوٹھی میں داخل ہو گئے۔

"ارے اوہ دیکھا تم نے"...... فاسٹر نے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا جہاں وکٹر، سیٹھ راحت، راؤش اور فضلو دیوار کے ساتھ فرش پر ایک قطار میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے جبکہ دروازے کے قریب ایک دیوہیکل حبشی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"عمران کہاں ہے اسے تلاش کرو"...... فاسٹر نے بے چین لہجے میں کہا۔

"پہلے چیف کو تو آزاد کر دوں اور ہوش میں لے آؤں"۔ جیریکو نے کہا۔

"اوہ نانسنس۔ عمران کا پتہ کرو ورنہ کسی بھی لمحے سچوئیشن بدل سکتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ اور اپنے آدمیوں کو بھی اندر بلاؤ جلدی کرو"...... فاسٹر نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جیریکو بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔

عمران آفس کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد تہہ خانے میں پہنچا اور پھر ابھی وہ وہاں نصب مشینری کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ چکرا رہا ہو۔ اس نے جلدی سے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن کی گردش اس قدر تیزی سے بڑھی کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح فرش پر گرتا چلا گیا۔ اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور پھر جب اس کے ذہن میں روشنی پھیلی تو اس کے کانوں میں ایک آواز پڑی۔

"یہی عمران ہو سکتا ہے۔ اس کا قدوقامت وہی ہے اسے فوری گولی مار دینی چاہئے"...... بولنے والا کوئی غیر ملکی تھا۔

"نہیں فاسٹر۔ میں اسے آسان موت نہیں مارنا چاہتا۔ اب میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کروں گا"...... دوسرے لمحے وکٹر کی

آواز سنائی دی۔

"فاسٹر ٹھیک کہہ رہا ہے وکٹر۔ یہ شخص واقعی انتہائی خطرناک ہے اسے فوراً گولی مار دینی چاہئے"...... اس بار سیٹھ راحت کی آواز سنائی دی۔ عمران نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں اور اس نے چیک کر لیا کہ وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے دونوں بازو اس کے سر کے اوپر کنڈے کے اندر جکڑے ہوئے ہیں جبکہ اس کے پیر بھی جکڑے ہوئے تھے۔ یہ وہ پہلے والا کمرہ نہ تھا کوئی اور بڑا کمرہ تھا۔

"آپ فکر نہ کریں سیٹھ صاحب اب یہ لوگ کسی صورت بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ اب یہ فولادی کنڈوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہم پہلے اس لئے مار کھا گئے تھے کہ فضلو نے ان کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دیئے تھے جسے انہوں نے کھول لیا تھا"...... وکٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بہرحال پوری طرح محتاط رہنا۔ اگر مجھے تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو یہ لوگ تمہیں اب تک عبرتناک موت مار چکے ہوتے"...... فاسٹر نے کہا۔

"تمہارا میں ذاتی طور پر مشکور ہوں فاسٹر۔ تم نے میری جان بچائی ہے اس لئے اب تم جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا"...... سیٹھ راحت کی آواز سنائی دی۔

"میں تو آپ کا خادم ہوں جناب"...... فاسٹر نے کہا۔

"جیریکو تمہارے آدمیوں کے پاس انہیں ہوش میں لانے والی انٹی گیس ہو گی وہ لے آؤ"...... وکٹر نے کہا۔

"میں لے آیا ہوں چیف"....... ایک اور آواز سنائی دی۔

"تو پھر ان تینوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے اور فضلو تم کوڑا سنبھال لو اور جیریکو تم باہر اپنے آدمیوں کے پاس جا کر ٹھہرو"....... وکٹر نے کہا۔ عمران نے دیکھا کہ ایک مقامی آدمی جیب سے ایک بوتل نکال کر اس کی طرف بڑھنے لگا ہے تو عمران نے آنکھیں بند کر لیں اور سانس روک لیا۔ پھر جب وہ آدمی اس کی ناک سے شیشی ہٹانے کے بعد ٹائیگر کی طرف بڑھا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے کرسیوں پر سیٹھ راحت کے ساتھ وکٹر اور اس کے ساتھ ایک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ فضلو ہاتھ میں کوڑا اٹھائے کھڑا ہوا تھا البتہ راوش وہاں موجود نہ تھا۔

"اوہ سانپوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے"....... عمران نے آنکھیں کھول کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں معلوم ہو گا کہ سانپ کسے کہتے ہیں"....... وکٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس ایکریمین سے تم نے تعارف نہیں کرایا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں کڑوں پر مسلسل رینگ رہی تھیں کیونکہ وہ ان کڑوں کے سسٹم کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"تم نے اب بہرحال ہلاک تو ہو ہی جانا ہے اس لئے میں اپنا

تعارف خود کرا دیتا ہوں۔ میرا نام فاسٹر ہے اور میں یہاں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کا نمائندہ ہوں"....... ایکریمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے بارے میں شاید اس وکٹر کو تم نے تفصیلات بتائی تھیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ورنہ یہ لوگ تو تم سے واقف بھی نہ تھے اور اب بھی مجھے ہی احساس ہوا تھا کہ تم اور تمہارے ساتھی کہیں کوئی گڑبڑ نہ کر دیں اس لئے میں اس جیریکو اور اس کے آدمیوں کو ساتھ لے کر یہاں آیا اور یہاں پہلے میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر آئے تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا"....... فاسٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کی کس ایجنسی سے تمہارا تعلق ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"تھرڈ ورلڈ ایجنسی سے"....... فاسٹر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے اس دوران اس کی انگلیاں کڑوں کو چیک کر کے ان پر جم چکی تھیں اور عمران جس لمحے چاہتا انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے کڑے کھول سکتا تھا لیکن اصل مسئلہ اس کے پیروں کا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور راوش اندر داخل ہوا۔

"آؤ راوش مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔ فضلو سے کوڑا لے لو اور اس حبشی سے اپنا انتقام پورا کر لو"....... وکٹر نے راوش سے کہا۔

"باس میں کوڑے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے اس کی ہڈیاں توڑنا چاہتا ہوں"...... راوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اسے کھولنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ"...... وکٹر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی حماقت نہ کرنا۔ یہ عمران کے ساتھی ہیں کوئی عام آدمی نہیں ہیں"...... فاسٹر نے چونک کر انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس اپنے دوست کو منع کر دیں کہ وہ میرے سامنے ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ راوش کے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ یہ جوانا کیا ان تینوں سے بھی بیک وقت لڑ سکتا ہے"۔ راوش نے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو فاسٹر یہ راوش دنیا کا بہترین لڑاکا ہے"...... وکٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ باہر موجود مسلح افراد کو اندر بلا لو تاکہ وہ مشین گنوں سے انہیں کور کر لیں ورنہ کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے"۔ فاسٹر نے کہا۔

"تم ایکریمیوں کا تو نظریہ ہے کہ تھرڈ ورلڈ انتہائی پسماندہ ہے اور تم جس طرح خوفزدہ نظر آ رہے ہو شاید ایکریمیا والے ایکریمیا کے بزدلوں کو اس تنظیم میں شامل کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جو تم سوچ رہے ہو۔ اصل میں انہیں معلوم

نہیں ہے کہ تم کیا کچھ کر سکتے ہو جبکہ مجھے معلوم ہے۔ میر تو خیال تھا کہ تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی تمہارا خاتمہ کر دیا جائے"۔ فاسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں فضلو موجود ہے اور اس کے ہاتھ میں کوڑا بھی ہے اور فضلو کے ہاتھ میں کوڑا ہو تو فضلو ان مشین گن برداروں سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ کیوں فضلو"...... وکٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں"...... فضلو نے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے اجازت ہے باس"...... راوش نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ"...... اچانک کرسی پر بیٹھے ہوئے سیٹھ راحت نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو جوانا کی طرف بڑھتا ہوا راوش یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

"فاسٹر اگر اس عمران کے بارے میں درست کہہ رہا ہے تو پھر اس کا خاتمہ واقعی فوری طور پر ہونا چاہئے۔ باقی سب کچھ بعد میں ہوتا رہے گا"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"جناب فولادی کنڈوں میں جکڑا ہوا کوئی آدمی کیا کر سکتا ہے"۔ وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے خود احساس ہو رہا ہے کہ یہ آدمی انتہائی خطرناک ہے

اس لئے تم باہر سے مسلح افراد کو منگواؤ اور پہلے اسے ختم کراؤ۔ پھر جو ہوتا رہے گا ہوتا رہے گا۔ اٹ از مائی آرڈر"...... سیٹھ راحت نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آپ کے حکم کی بہر حال تعمیل تو ہونی ہی ہے۔ فضلو جاؤ اور جا کر باہر سے جیریکو اور اس کے مسلح آدمیوں کو بلا لاؤ"...... وکٹر نے فضلو سے کہا اور فضلو سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا تو عمران نے گردن موڑ کر ٹائیگر اور جوانا کی طرف دیکھا۔ ٹائیگر کی طرف سے اشارہ ملنے پر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ ٹائیگر نے بھی کنڈوں کو کھولنے کے لئے ان کے بٹن تلاش کر لئے تھے جبکہ جوانا کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب بین بجانے کا وقت آ گیا ہے"۔ اچانک عمران نے ٹائیگر اور جوانا سے کہا۔

"یس باس۔ میں تو آپ کی وجہ سے خاموش تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... وکٹر، سیٹھ راحت اور فاسٹر تینوں نے چونک کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے فقرے مکمل ہوتے اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران اور ٹائیگر دونوں کے ہاتھوں کے گرد موجود فولادی کنڈے کھلتے چلے گئے اور جیسے ہی ان دونوں کے ہاتھ آزاد ہوئے وہ کسی ماہر ورزش کرنے والے کی طرح بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر جھک گئے جبکہ اسی

لمحے کڑاکے کی آواز سنائی دی اور جوانا کے دونوں بازو کنڈوں سمیت دیوار سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ سب"...... فاسٹر، وکٹر اور سیٹھ راحت نے بے اختیار چیختے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے جبکہ راوش یکلخت چیختا ہوا بجلی کی سی تیزی سے جوانا کی طرف بڑھنے لگا۔ ادھر فاسٹر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل باہر نکالا ہی تھا کہ راوش یکلخت چیختا ہوا اچھل کر فاسٹر سے ٹکرایا اور فاسٹر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ راوش کے سینے پر جوانا نے پوری قوت سے ہاتھ مارا تھا اور یہ اس کے ہاتھ کی قوت تھی کہ راوش جیسا لحیم شحیم اور فولادی جسم کا آدمی اچھل کر فاسٹر سے جا ٹکرایا تھا اور ابھی ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج ہی رہا تھا کہ عمران اور ٹائیگر اڑتے ہوئے ان پر جا گرے اور پھر کمرہ مزید چیخوں سے گونجنے لگا۔ البتہ ان میں ٹائیگر کی بھی چیخ شامل ہو گئی تھی کیونکہ راوش نے ٹائیگر کو اس طرح اچھال دیا تھا کہ وہ سنبھل نہ سکا اور عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا تھا جبکہ اس دوران جوانا نے بھی جھک کر اپنے پیروں میں موجود فولادی کنڈوں کو بھی کھول لیا تھا اور ٹائیگر کو اچھال کر راوش بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ جوانا کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت چیختا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر دیوار سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس ہوا تھا اور اس

کا جسم کسی بم کی طرح جوانا کی طرف بڑھتے ہوئے راوش کے سینے سے آ ٹکرایا تھا جبکہ اسی دوران عمران نے فاسٹر کو اٹھا کر وکٹر اور سیٹھ راحت پر پھینک دیا تھا اور پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے وہ مشین پسٹل جھپٹ لیا جو فاسٹر کے ہاتھ سے نکل کر قریب ہی پڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ابھی انہیں ہلاک نہ کرنا"...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑے بغیر جوانا اور ٹائیگر سے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسے یقین تھا کہ ٹائیگر اور جوانا ان سب کو آسانی سے سنبھال لیں گے جبکہ وہ جیریکو اور اس کے مسلح ساتھیوں کا خاتمہ پہلے کرنا چاہتا تھا۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے میں ہوا تھا۔ عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسی لمحے کمرے کے سامنے والے دروازے کی دوسری طرف سے کئی قدموں کی آوازیں ابھریں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک الماری کے پیچھے چھپ گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر فضلو اور اس کے پیچھے ایک غنڈہ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے یکے بعد دیگرے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے۔ عمران اس وقت تک خاموش کھڑا رہا جب تک یہ سب تیزی سے اس دروازے سے راہداری میں داخل نہ ہو گئے جہاں سے عمران کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"ارے یہ کیا یہ کیسی آوازیں ہیں"...... فضلو کی آواز سنائی دی

تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے راہداری میں واپس آ گیا۔

"سنو فضلو"...... عمران نے یکلخت عقب سے چیخ کر کہا تو فضلو سمیت باقی پانچوں افراد بھی بجلی کی سی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ عمران نے مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور اس سے پہلے کہ فضلو اور اس کے ساتھ آنے والے افراد سنبھلتے عمران کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں ان کے جسموں میں داخل ہو چکی تھیں اور وہ سب کے سب نیچے گرے لیکن عمران نے اس لمحے تک ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی تھی جب تک وہ سب ساکت نہ ہو گئے تھے۔ عمران اس وقت کوئی رسک لینے کے موڈ میں نہ تھا۔ جب وہ ساکت ہو گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر واپس اسی کمرے سے ہو کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے یہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے پوری کوٹھی گھوم لی لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا تو وہ واپس اسی کمرے سے ہوتا ہوا راہداری میں آیا۔ راہداری میں فضلو اور مسلح افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے حفظ ماتقدم کے طور پر آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تو وہاں ٹائیگر اور جوانا دونوں موجود تھے جبکہ وکٹر، سیٹھ راحت، راوش اور فاسٹر چاروں فرش پر

بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اس راوش نے تنگ تو نہیں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ جاتے ہوئے خاص طور پر انہیں بے ہوش کرنے کا نہ کہہ جاتے تو یہ راوش ہلاک ہو چکا ہوتا۔ ویسے اسے ٹائیگر نے بے ہوش کیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ٹائیگر نے۔ اچھا کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید یہ خیال ہی نہ تھا کہ ٹائیگر بھی اس فولادی آدمی کو بے ہوش کر سکتا ہے کیونکہ اس کے ذہن میں ٹائیگر کی وہ چیخ ابھی تک موجود تھی جب اس راوش نے اسے اچھال کر عقبی دیوار سے دے مارا تھا۔

"باس اس نے مجھے اچانک اچھال دیا تھا جس کی وجہ سے لاشعوری طور پر میرے منہ سے چیخ نکل گئی تھی جس کا مجھے شدت سے احساس تھا اس لئے میں نے جوانا سے خاص طور پر کہا تھا کہ مجھے اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرنے دو اور جوانا نے میری بات مان لی"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارے منہ سے نکلنے والی چیخ میرے کانوں تک پہنچ گئی تھی اور شاید تمہیں اس کا خاصا عبرتناک خمیازہ بھگتنا پڑتا لیکن تم نے بہرحال اس راوش کو بغیر کسی ہتھیار کے بے ہوش کر کے اپنی غلطی کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ کیا کیا تھا تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا تو ٹائیگر کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے یہ احساس تھا کہ عمران کے سامنے اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی اور عمران ایسے معاملات میں انتہائی سخت واقع ہوا تھا۔

"باس یہ واقعی فولادی جسم کا مالک ہے اور لڑاکا بھی ہے اس لئے میں نے اس کے حرام مغز پر ریلیسٹ کراس کا استعمال کیا جس سے کچھ دیر کے لئے اس کے اعصاب ڈھیلے پڑے تو میں نے اس کی کنپٹی کے نیچے تھرائس پوائنٹ پر پوری قوت سے ضرب لگا دی اور یہ نیچے گرا تو میں نے بوٹ کی نوک کی دو ضربیں لگائیں اس طرح یہ بے ہوش ہو گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اور اگر ریلیسٹ کراس کے ری ایکشن میں یہ بوم بام لگا دیتا تو پھر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں اس کے لئے پہلے سے تیار تھا باس۔ میں نے ریلیسٹ کراس مارتے ہی اپنے جسم کو کمان کی صورت میں موڑ لیا تھا اور اسی حالت میں ہی میں نے تھرائس پوائنٹ پر ضرب لگائی تھی"...... ٹائیگر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"گڈ شو"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر ایک بار پھر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران کے الفاظ کا مطلب یہی تھا کہ وہ ٹائیگر کے جواب سے مطمئن ہو گیا ہے اور یہ بات ٹائیگر کے لئے ظاہر ہے تمغے سے کم نہ تھی۔

"اب تم بتاؤ جوانا اس راوش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا خیال ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے بے چین ہو رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو ماسٹر۔ اگر آپ تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں تو دکھا دیتا ہوں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سنیک کلرز کے چیف ہو اور حکم مجھ سے پوچھ رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں نے تو ان کے سر بہرحال کچلنے ہی ہیں اور اب تک میں اس کام سے فارغ ہو چکا ہوتا لیکن آپ نے ہی انہیں بے ہوش کرنے کا کہا تھا۔ اب آپ جیسے کہیں۔ مرنا تو بہرحال انہوں نے ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"اوکے سوائے اس راوش کے باقی تینوں کو کڑوں میں جکڑ دو"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے ماسٹر اس راوش کو بھی جکڑ دیں۔ یہاں کڑے موجود ہیں ورنہ یہ جلد ہی ہوش میں آجائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے بھی جکڑ دو"...... عمران نے کہا تو جوانا اور ٹائیگر نے مل کر اس کے حکم کی تعمیل شروع کر دی۔

"ٹائیگر اب تم باہر جا کر ٹھہرو۔ راہداری سے مشین گن اٹھا لو

تمہیں باہر نگرانی کرنی ہے اور جوانا راہداری میں فضلو کا کوڑا موجود ہے وہ تم اٹھا لاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں خاردار کوڑا موجود تھا۔

"ان کے کڑوں کے بٹن لاک کر دو۔ خاص طور پر اس وکٹر اور فاسٹر کے۔ شاید یہ لوگ انہیں کھول لیں اور پھر سوائے راوش کے باقی تینوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے کوڑا زمین پر رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے ان تینوں کے کڑوں کے بٹن لاک کر دیئے اور پھر اس نے سوائے راوش کے باقی تینوں کے منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں ہوش میں آنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹا اور اس نے فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا۔ اسی لمحے وکٹر، فاسٹر اور سیٹھ راحت تینوں یکے بعد دیگرے کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ تم تو جکڑے ہوئے تھے"...... وکٹر نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فاسٹر درست کہہ رہا تھا وکٹر۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم کس انداز میں کام کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں تمہاری منہ مانگی دولت دینے کے لئے تیار ہوں"...... اچانک سیٹھ راحت نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہتے ہو فاسٹر"...... عمران نے فاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"میں اب کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو وکٹر سے کہا تھا کہ وہ تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دے لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ اب بہرحال مجھے اس کا خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا"...... فاسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس وقت تم وکٹر سے یہ بات کر رہے تھے اس وقت مجھے ہوش آ چکا تھا اس لئے اگر وکٹر اس وقت بھی تمہاری بات مان جاتا تب بھی صورت حال یہی ہوتی۔ بس تھوڑا سا وقت کا فرق پڑ جاتا۔ بہرحال تم تربیت یافتہ ہو اس لئے تم بہتر سمجھ سکتے ہو کہ اب تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے اس لئے اگر تم اس حشر سے بچنا چاہتے ہو تو تم اپنی یہاں تنظیم کے بارے میں سب تفصیلات خود ہی بتا دو"۔ عمران نے فاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری عمران میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ تم زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر سکتے ہو۔ کر دو"...... فاسٹر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"او کے چلو یہ بتا دو کہ تمہارا یہاں پاکیشیا میں کیا کام ہے لیکن یہ سن لو کہ مجھے سچ جھوٹ کی پہچان فوراً ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ بتایا جا سکتا ہے اور میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ میں نے

تمہیں بتایا ہے کہ میرا تعلق تھرڈ ورلڈ نامی سرکاری تنظیم سے ہے۔ ہمارا کام یہاں پاکیشیا میں ایسے لوگوں کو ٹریس کرنا ہے جو اخبارات و رسائل میں اچھا لکھنے والے ہوں اور ان کی پبلک میں شہرت بھی ہو۔ ایسے لوگوں کو ہم انتہائی بھاری معاوضے دے کر ان سے ایسی تحریریں لکھواتے ہیں جس سے یہاں پاکیشیا میں ایکریمی مفادات محفوظ رہ سکیں اور رائے عام کو ایکریمی پالیسی کے تابع کیا جا سکے۔ اسی طرح ٹی وی، ریڈیو اور ذرائع ابلاغ کے دوسرے ذرائع کو ڈیل کرنے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھانے والے ایسے لوگوں کو بھی ہم ڈیل کرتے رہتے ہیں جو ہمارے مقاصد پر پورے اتر سکتے ہوں"...... فاسٹر نے کہا۔

"لیکن ایسے لوگوں کو ڈیل کرنے کے لئے تم جیسے تربیت یافتہ افراد کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کو ڈیل کرنے کے لئے تو اسکالر ٹائپ کے افراد کی ضرورت ہو سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارا یہاں پورا سیکشن ہے۔ اس میں اسکالر بھی ہیں اور مجھ جیسے لوگ بھی ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم خریدنا چاہتے ہیں لیکن وہ دولت کے عوض نہیں بکتے تو پھر میرا سیکشن ان پر کام کرتا ہے۔ انہیں ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ ان کے بچوں کو اغوا کیا جاتا ہے۔ اس کی بیوی اور رشتہ داروں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اور پھر بھی اگر وہ نہ مانیں تو پھر ان کے خلاف بلیک میلنگ سٹف تیار کیا جاتا

ہے پھر یہ قابو میں آجاتے ہیں"...... فاسٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو تم ان غنڈوں اور بدمعاشوں سے زیادہ زہریلے سانپ ہو۔ ویری بیڈ۔ اس بات کا تو مجھے آج تک خیال ہی نہ آیا تھا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب تم اپنے پورے سیکشن کے بارے میں خود ہی بتاؤ گے"۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے فاسٹر کے قریب پہنچ کر اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور فاسٹر کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ اس کی کنپٹی پر انتہائی بھرپور ضرب پڑی تھی۔ عمران کا دوسرا بازو گھوما اور پھر تیسری ضرب کے بعد فاسٹر کی گردن ڈھلک گئی۔

"سوائے فاسٹر کے باقی سب کو گولیوں سے اڑا دو جوانا۔ فاسٹر کو ساتھ لے جانا ہے۔ یہ فاسٹر ان سب سے زیادہ خطرناک سانپ ہے اور اس کے مل جانے سے حقیقتاً سنیک کلرز کا اصل مقصد پورا ہو گیا ہے"۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو چاہے میری ساری دولت لے لو"۔ سیٹھ راحت نے خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا لیکن جوانا نے ہاتھ میں موجود کوڑا وہیں پھینکا اور تیزی سے واپس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ وہاں سے مشین گن لانا چاہتا تھا لیکن عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ پھر سیٹھ راحت اور وکٹر دونوں نے اس کی بے طرح منت سماجت شروع کر دی لیکن عمران کا چہرہ تو پتھر کا بن چکا

تھا۔ چند لمحوں بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں مشین گن موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وکٹر اور سیٹھ راحت کی چیخیں بلند ہوئیں اور پھر ان کے حلق میں ہی ڈوبتی چلی گئیں۔ راوش اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم ہو چکا تھا۔ جب سوائے فاسٹر کے باقی سب ختم ہو گئے تو جوانا نے مشین گن کے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی۔

"اس فاسٹر کو کھولو اور اسے اپنے ساتھ رانا ہاؤس لے جاؤ"۔ عمران نے جوانا سے کہا اور خود وہ تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران صاحب اس فاسٹر اور اس کے سیکشن کی جڑیں تو بہت دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ مجھے تو اس بارے میں تفصیلات پڑھ کر شدید حیرت ہوئی ہے۔ یہ لوگ تو پورے معاشرے میں انتہائی خطرناک انداز میں زہر پھیلا رہے تھے اور ہمیں اس کا خیال تک نہ آیا تھا"۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

"ہاں جب اس فاسٹر نے اپنے کام کے بارے میں تفصیل بتائی تو حقیقتاً پہلی بار مجھے بھی اس بات کا ادراک ہوا کہ معاشرے کے لئے اصل سانپ تو یہ ہیں جن کے بارے میں میں نے کبھی سوچا تک نہیں تھا اور اس وقت مجھے احساس ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں واقعی حکمت ہوتی ہے جسے ہم جیسے سطحی سوچ رکھنے والے لوگ محسوس ہی نہیں کر سکتے۔ اس لڑکی کے اغوا ہونے اور اس کی خبر

اخبار میں شائع ہونے اور پھر جوانا کے تنظیم قائم کرنے سے لے کر اس رین بو کلب میں جوانا کے قتل عام اور اس طرح مجبوراً مجھے اس تنظیم کو قائم رکھنے اور اس کا تم سے نوٹیفکیشن کرانے یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ایک خاص نظام کے تحت ہوئے ہیں ورنہ یہ فاسٹر اور اس کا پورا سیکشن کبھی سامنے نہ آ سکتا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ویسے عمران صاحب اس وکٹر اور اس کے گروپ کے بارے میں جو تفصیلات اخبار میں آئی ہیں یہ لوگ جس طرح پورے ملک میں منشیات کا زہر پھیلا رہے تھے یہ بھی واقعی انتہائی زہریلے سانپ ہیں اور اب مجھے احساس ہوا ہے کہ جوانا کی یہ تنظیم واقعی کام کی تنظیم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے اور اب یہ تنظیم نہ صرف قائم رہے گی بلکہ اب وہ زیادہ شدت سے کام بھی کرے گی لیکن اصل مسئلہ اور ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا مسئلہ"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہی چیک والا۔ جوانا تو تم سے بھی زیادہ کنجوس چیف ثابت ہوا ہے اور میں خواہ مخواہ ان کے ساتھ بھاگتا پھرتا رہا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ سے تو جوانا کو الٹا اپنا معاوضہ وصول کرنا چاہئے تھا"۔

بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وکٹر گروپ کی گرفتاری کا سارا سلسلہ آپ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے کھاتے میں ڈالا ہے تو ظاہر ہے اس کی جگہ اس کے بینک کھاتے سے بھی تو کچھ نہ کچھ نکل کر آپ کی جیب میں پہنچا ہی ہو گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ۔ وہ لیکن اب کیا بتاؤں۔ وہ آغا سلیمان پاشا۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ اس کی آنکھوں میں تو کرنسی نوٹ تلاش کر لینے کی کوئی قدرتی مشین فٹ ہے۔ تم چاہے لاکھ چھپاؤ لیکن وہ انہیں تلاش کر ہی لیتا ہے"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سلیمان سنیک کلرز کا رکن نہ سہی بہرحال زہر کشید کر لینے کا ماہر ضرور ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر ملک میں ایسی لیبارٹریاں موجود ہوتی ہیں جہاں باقاعدہ زہریلے سانپ پالے جاتے ہیں اور پھر ان زہریلے سانپوں سے زہر کشید کیا جاتا ہے اور اس زہر سے انسانوں کی جان بچانے کے لئے انتہائی قیمتی دوائیں تیار کی جاتی ہیں اور جو کچھ آپ سوپر فیاض سے وصول کرتے ہیں وہ بھی تو زہر ہی ہوتا ہے"...... بلیک زیرو نے

مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس گہرے اور خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہارے نقطہ نظر سے اگر فیاض سانپ ہے تو پھر وہ خزانے کا سانپ ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تب تو جوانا کو اس کے خلاف بھی کام کرنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ جوانا بھی تمہاری طرح چیف ہے لیکن اب وہ اتنا بھی احمق نہیں ہے کہ جانتے بوجھتے سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ آہستہ آہستہ سب کسی نہ کسی تنظیم کے چیف بن جائیں گے سوائے آپ کے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ایک بار پھر بلیک زیرو کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر انتہائی پُراسرار اور تحیر خیز ناول

شودرمان

سپیشل نمبر

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

شودرمان ـــ شیطان کے پجاریوں کی مرکزی عمارت ـــ جسے شیطانی قوتوں نے ناقابل تسخیر بنادیا تھا۔

شودرمان ـــ کافرستان کے پہاڑی جنگل میں صدیوں سے قائم ایسی عمارت ـــ جہاں مکمل شیطانی قوتوں کا راج تھا۔

کاجلا ـــ شیطانی دنیا کا ایک ایسا شیطانی مذہب جو خیر و شر کی آویزش میں شر کی قوتوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

مہامہان ـــ کاجلا کا سب سے بڑا پجاری ـــ شیطان کا خصوصی پیروکار اور شودرمان کا رکھوالا ـــ جو انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا حامل تھا۔

کاجلا ـــ جس کے پیروکاروں نے عمران کو پاکیشیا سے اغوا کر کے اپنے قبضے میں کر لیا۔ کیا عمران شیطان کا پیروکار بن گیا۔ یا ـــ؟

ـ وہ لمحہ ـــ جب خیر اور روشنی کی قوتوں نے عمران کو ہی شودرمان کی تباہی اور مہامہان کی ہلاکت کا مشن سونپ دیا۔ پھر کیا ہوا ـــ؟

- ـ وہ لمحہ ـــ جب عمران اپنے ساتھ جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کو لے کر شودرمان کی تباہی اور کاجلا کی سرکوبی کے لئے کافرستان کے قدیم پہاڑی جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ علاقہ جہاں انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا مکمل راج تھا۔
- ـ وہ لمحہ ـــ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیطانی قوتوں کے خوفناک شکنجے میں جکڑے جانے کے بعد بے بس ہو گیا۔ کیا عمران واقعی شیطانی قوتوں سے شکست کھا گیا ـــ یا ـــ؟
- ـ کیا عمران شودرمان کو تباہ کرنے اور مہامہان کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکا ـــ یا ـــ خود ان کا شکار ہو گیا ـــ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام۔
- ـ کیا عمران شیطانی قوتوں کے انتہائی خوفناک جال کو توڑنے میں کامیاب ہو سکا ـــ؟

ـ خیر و شر کے درمیان ہونے والی ایک ایسی
آویزش جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا

پُراسرار۔ حیرت انگیز۔ منفرد اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
ایک ایسا انوکھا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

لاسٹ اپ سیٹ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو فتح حاصل کرنے کے باوجود آخری لمحات میں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس کا لیڈر بلیک زیرو تھا اور عمران اس کے ماتحت کام کر رہا تھا۔ انتہائی دلچسپ چوئیشنز۔

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا۔ کیوں ——— ؟

سینیئر کنگ ایک ایسا غیر ملکی ایجنٹ جس کی کارکردگی کا مقابلہ عمران اور بلیک زیرو مل کر بھی نہ کر سکے۔ انتہائی دلچسپ کردار۔

سینیئر کنگ دیو قامت اور مارشل آرٹ کا ماہر ایجنٹ۔ جس کی دو بدو فائٹ سپریم فائٹر بلیک زیرو سے ہوئی۔ انتہائی خوفناک اور تیز رفتار فائٹ۔ نتیجہ کیا نکلا ——— ؟

وہ لمحہ جب سنسان اور ویران پہاڑیوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں، غیر ملکی ایجنٹ سینیئر کنگ اور اس کے ساتھی اور کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی ہولناک جنگ۔ ایسی جنگ جس میں تمام فریق موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

➤ بلیک زیرو، توصیف، عمران اور ٹائیگر علیحدہ علیحدہ اس مشن پر کام کرتے رہے؟

وہ لمحہ جب بلیک زیرو نے عمران کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا اور فیصلہ ایکسٹو پر چھوڑ دیا گیا اور ایکسٹو نے عمران کے مقابل بلیک زیرو کی حمایت کر دی۔ یہ تیسرا ایکسٹو کون تھا۔ انتہائی دلچسپ چوئیشن۔

وہ لمحہ جب عمران نے مشن کی کامیابی کو جان بوجھ کر شکست میں تبدیل کر دیا اور بلیک زیرو نے کھلے عام عمران پر غداری کا الزام لگا دیا۔ کیا واقعی عمران پاکیشیا سے غداری پر اتر آیا تھا ——— ؟

لاسٹ اپ سیٹ ایک ایسا مشن جس میں پہلی بار شاگل کو فتح حاصل ہوئی اور کافرستان حکومت نے شاگل کو ملک کا اعلیٰ ترین اعزاز دینے کا اعلان کر دیا۔ کیا واقعی شاگل کامیاب رہا اور عمران اور بلیک زیرو اس کے مقابل شکست کھا گئے۔

انتہائی حیرت انگیز انجام

انتہائی تیز رفتار ایکشن

وقت کی نبضیں روک دینے والا سسپنس

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے منفرد اور یادگار حیثیت کا حامل ہے